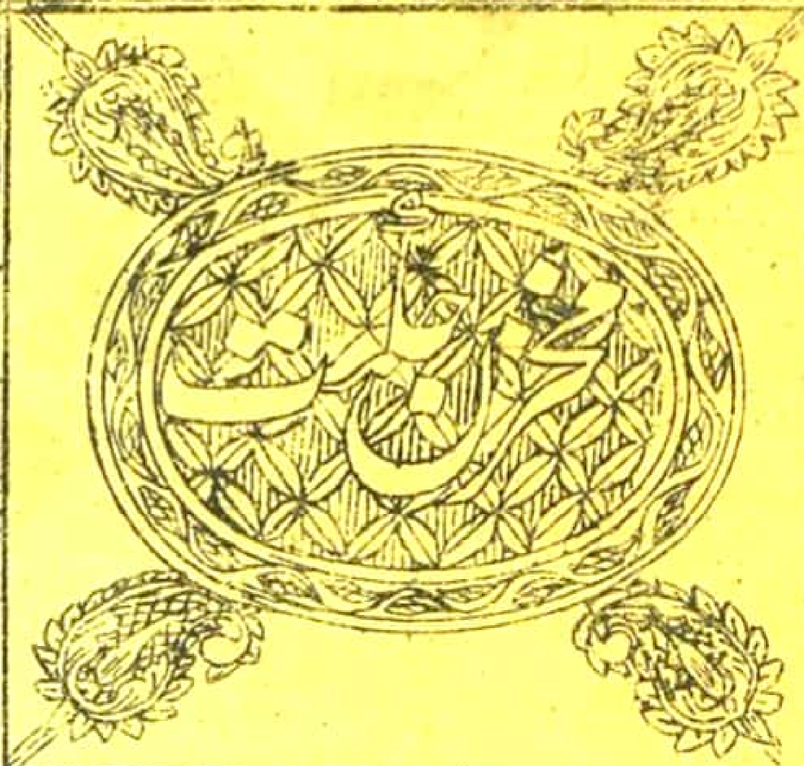
بعون مہیمن و فضل خلاق زمین و زمان



تصنیف جناب اکسٹرا اسسٹنٹ ... مولوی مفتی غلام سرور صاحب لاہوری

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں چھاپا گیا

خالی حکمت سے نہیں ہوگا کبھی فضل حکیم

خدا کے فضل و کرم سے ان ایام فرخندہ فرجام میں نسخہ ہائے
افاضت انتساب مجربہ مولفہ حکیم اندر زونسبت اسم با مسمیٰ

مخزن حکمت

مولفہ و مدونہ ذوی المجد والمناقب جامع کمالات صوری و معنوی واقف
رموز ظاہری و باطنی صاحب تصانیف و تالیف کثیر جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری کے

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بھگونی دیال صاحب نے چھپا اور شائع کیا

التماس

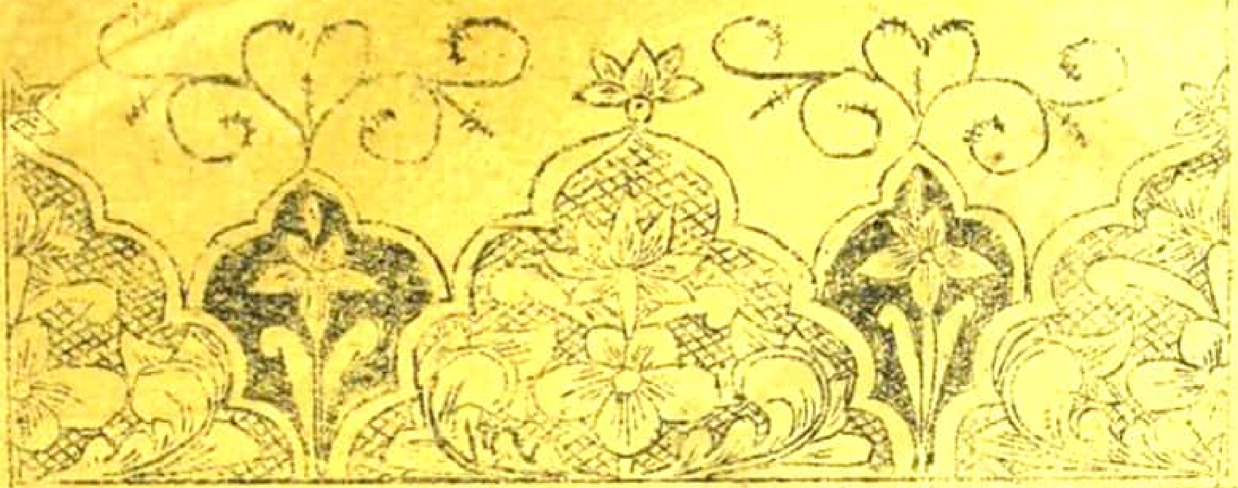
اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست
ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات معلوم
فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ
حالات انبیا و اولیا اُردو و کتب تواریخ اولیا وغیرہ فارسی و کتب متفرقات
کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردان انکو اگاہ ہون

کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا اُردو

قصص الانبیا کلان مسمی بہ روضۃ الصفیا
از مولوی محمد زاہد۔
ایضاً خرد۔ مصنفہ مولوی محمد زاہد۔
عجائب القصص بطور حالات انبیا کے اسمین درج ہین
مجموعہ فتوحات واقدی کے ہر چار حصہ کا ترجمہ
اُردو (۱) حصہ مین غزوات رسول آخر الزمان
مسمی بہ مغازی الصادقہ (۲) حصہ مین فتوح
ملک شام (۳) حصہ مین فتوح ملک مصر (۴)
حصہ مین فتوح ملک عجم۔ ترجمہ مولوی بشارت علی
خان و سید مہدی حسین اور حصص متفرق
بھی حسب شرح ذیل فروخت ہوتے ہین
(۱) مغازی الصادقہ۔ معروف بمغازی الرسول
باقی مراتب حسب مجموعۂ بالا۔
(۲ و ۳) فتوح الشام و فتوح المصر اُردو یکجائی
و دیگر مراتب حسب تصریح مجموعۂ بالا۔
(۴) غزوہ عرب معروف بہ ترجمۂ فتوح العجم
باقی مراتب حسب مجموعۂ بالا۔
مدارج النبوۃ۔ اُردو ترجمہ ہر دو جلد مدارج
النبوۃ کا و شمائل سرور عالم ترجمہ خواجہ عبد المجید خان
حدیقۂ اولیا۔ اولیاؤن کا ذکر مصنفہ مفتی
غلام سرور لاہوری۔
تذکرۃ الخلفا منظوم خلاصہ ...
والمصر و العجم۔ از حکیم امانت ...
سیر الاقطاب کا اُردو ترجمہ ...
تاریخ مکہ معظمہ۔ حالات بنائے ...
مرتبہ حاجی محمد فخر الدین خان ...
تاریخ مدینہ منورہ۔ اُردو ترجمہ ...
الی دیار المحبوب کا جو کہ تصنیف ...
محدث دہلوی کی ہے۔

کتب تواریخ بہ حالات ... و اولیا وغیرہ فارسی

عجائب القصص۔ حالات ا...
از مولوی عبد الواحد۔
احسن القصص۔ حالات از تخلیق ...
تا رسول آخر الزمان از مولوی محمد احسان ...
جذب القلوب الی دیار الـ...
از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔
روضۃ الصفا۔ سات جلد ...
محمد خاوند شاہ ہروی۔





بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا کے لایق وہ قادر بیچون صانع گوناگون خالق بوقلمون حق جل علا ذات کبریا
والی ہی جسنے ایک کن کے امر سے دونون جہان سورج و چاند زمین و آسمان
جن و انسان کل حیوان سب سامان بنایا قدرت کا جلوہ دکھلایا سب کے اعلے و اشرف
انسان کو کیا عقل کا چراغ اوسکے ہاتھ مین دیا جسکے نور سے انسان کے دل نے روشنی پائی
آنکھو مین بینائی آئی حق کو حق پہچانا خالق برحق کو جانا حقیقت کا رستہ پایا اپنے خالق کا نشان پایا

نام حق نام خدا کیا نام ہے ۔۔۔ سارے نامونسے ہی جسکو برتری
یاد کرتے ہین اوسکے نام کو ۔۔۔ جس قدر ہین آدمی جن و پری

اسلام کے امام حضرت خیر الانام سید ابرار احمد مختار محمد مصطفے سید الورا سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکی ہدایت سے لاکھون گمراہ سینہ سیاہ سیدھی راہ پر آئے مسلمان کہلائے

ذات پر جنکی نبوت ختم ہے ۔۔۔ ہین محمد مصطفے صل علے
لوگ سب پڑھتے ہین اونکے نام پر ۔۔۔ روز و شب صبح و مسا صل علے

امّا بعد احقر المحقر سراپا عیب خالی از ہنر غلام سرور خلف مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد
ولد حقیقت آگاہ مفتی محمد رحیم اللہ قریشی لاہوری عرض پرداز ہے کہ جب کمترین پہلی کتابون

خزینۃ الاصفیاء گلدستہ کرامت و گنجینہ سروری المعروف گنج تاریخ کی تحریر سے فراغت مناسب سمجھا کہ ایک اور مختصر کتاب حکماء متقدمین کی تاریخ اور اونکی احوال و افعال و اخلاق و آداب و نکات و حکایات و حکمت و پند و نصایح مین جمع کرکے طلباء کو فائدہ پہونچاؤن دنیاء فانی مین اپنے نام سی یہ نشان چھوڑ جاؤن جسکے مطالعہ سے ہر ایک شایق فیض پاوے دیکھنے والا حظ اوٹھاوے مولف کے حق مین دعا خیر کرے نام اسکا مخزن حکمت رکھا گیا اور تین حصص مین تقسیم ہوئی پہلا حصہ قدیم زمانہ کے حکیمون کے احوال اور اونکے وعظ و پند و حکمت و نصایح و اقوال و افعال و نکات و حکایات کے ذکر مین دوسرا حصہ اسلام کے ظہور کے بعد کے حکماء و فضلاء اور اونکے اقوال و افعال و نصائح و نکات و حکایات و حکمت کے بیان مین تیسرا حصہ بعض بادشاہون کے حالات و حکایات و اقوال و افعال و اخلاق و عدل و انصاف کی تشریح مین پہلے یہ مخزن دو مرتبہ [illegible] ہجری مین چھپکر تحفہ نظر ارباب بصیرت ہوا جب تیسری بار جناب منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار لکھنؤ نے جو اوسکے چھاپنے کا مصمم ارادہ کیا تو کمترین نے اوسکی نظم و نثر کو پھر دیکھا اور اپنی راے ناقص سے حتی الامکان اسکی اصلاح کی چونکہ انسان ضعیف البنیان سہو و خطا سے کبھی خالی نہین ہی ناظرین باتمکین کی خدمت مین نہایت عجز کے ساتھ التماس کرتا ہون کہ اگر وہ عند المطالعہ اسکی نظم یا نثر مین کوئی نقص پائین اصلاح فرمائین ورنہ خاموش رہین عیب جوئی و انگشت نمائی نکرین

گنہ سے آدمی کوئی نہین پاک	کوئی انسان نہین نسیان سی خالی
ہی کام اسکا جب آخر بھول جانا	تو پھر کیونکر ہو یہ نقصان سے خالی

یہ کتاب اگرچہ اردو مین لکھی گئی ہے اور نظم و نثر دونون اردو مین ہین مگر بعض قطعات و رباعی وغیرہ جو فارسی مین تحریر ہوے اونسے یہ مراد ہی کہ طالب علم مبتدی کو اوسکے پڑھنے مین دونون زبان مین وقفیت ہوجاے اور عند الملاحظہ کامل فائدہ اوٹھاے پہلا حصہ قدیم زمانہ کے حکیمون کے اقوال اور اونکے پند و نصائح و اقوال و حکایات و حکمت کے بیان مین

آغاز دیمون مصری

یہ حکیم ادریا ثانی کے نام سے مشہور ہے حکمت اور نبوت دونون مراتب اسکو حاصل تھے مصر والون پر یہ مبعوث ہوا اور لوگونکو دین حق کی ہدایت مدت مدید تک کرتا رہا بعض کا قول ہے کہ یہ نام شیث نبی کا تھا اوسیکو آغاثا دیمون کہتے تھے مگر صاحب تاریخ الحکما کا قول ہے کہ یہ حکیم شیث نبی کا شاگرد اور ادریس نبی کا اوستاد تھا شیث کو ادریا اول اور اسکو ادریا ثانی کہتے ہین اسکا قول ہے نکتہ اصلی وطن انسان کا عالم بالا ہے جہان سے یہ آیا ہے اب چند روز کے سفر و غربت کی حالت مین رہکر جہان سے یہ آیا ہے چلا جائیگا پس اسکو چاہیے کہ اپنے وطن کو نہ بھولے چند روزہ قیام پر دل نہ لگائے بلکہ ہر وقت چلنے کے لیے تیار و مستعد رہے قطعہ

ہے تراجب عالم بالا وطن ای خاکسار
پانون اب بیٹھا ہی پھیلا کر یہان کسواسطے
ایکدن اس گھر سے ای سرور سفر کر جائیگا
پھر بنا بیٹھا ہے یہ ملک و مکان کسواسطے

صائب حکیم

یہ حکیم ادریس نبی کا بیٹا اپنے وقت کا نبی اور حکیم تھا اوسکی نبوت پر بہت سے لوگ ایمان لائے جو صابی کہلاتے تھے حکمت کا علم بھی اسنے کمال کو پہونچایا اسکا قول ہے نکتہ عقل اور غضب کبھی ایک وقت ایک جسم مین جمع نہین ہوتے جب انسان کے دماغ مین غضب و غصہ دخل پاتا ہے آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہے عقل کا نام و نشان نہین رہتا اور نالایق حرکتین انسان سے ہونے لگ جاتی ہین قطعہ

کیا غضب ہوتا ہے نازل ای دریغ
سمجھیے ہنگام غضب ای بے شعور
عقل کا نام و نشان رہتا نہین
ظاہر و باطن ترے نزدیک و دور

نکتہ صلح کے ذریعے سے انسان ایسے مقام پر پہونچ سکتا ہے کہ ظلم اور سختی سے نہین پہونچتا قطعہ

صلح ہے اصلاح کار دو جہان
صلح ہے جسپر ہے دنیا کا مدار
ظلم اور سختی بہت بد کام ہین
جسنے ہے بدنام ظالم نابکار

نکتہ مالک کو چاہیے کہ اپنے نوکرون پر اونکے افعال حمیدہ کی حیثیت سے اعتماد رکھے اور عزت بڑھائے اونکی ظاہری خوبی اور حسن جوانی پر فریفتہ ہو کر اپنے کام کا مدار اونپر نچھوڑدے

فرد

چاہیے صورت کو صورت پرست
مایل سیرت کو سیرت چاہیے

نکتہ دشمن قوی زور آور کے دفع کرنیکے لیے اگر طاقت و موقع نہو تو برملا مخالفت نہ دانی قطعہ

اگر ہو پنجہ دشمن قوی زور
کہاں ستیزہ جگی اوس سے روا ہے
اگر تیرا بھی ہو لوہے کا پنجہ
اگر ے زور آزمائی پھر بجا ہے

اسقلینوس شامی

یہ حکیم ادریس پیغمبر کا شاگرد تھا طب کا علم اسنے ایجاد کیا ابتدائی علم کے ظہور کا پہلے سبب یہی حکیم موجد و باعث بنا مگر اپنے فرزندونکے بغیر اسنے اور کسیکو طب کی تعلیم ندی اپنے خاندان کے سوا یہ ہنر کسیکو نہ سکھلایا رفتہ رفتہ اس ترقی پر آیا کہ سقراط کے وقت خاص و عام طب سے بہرہ یاب ہوا اور مدرسہ قایم ہو کر عام تعلیم شروع ہوئی - اسکا قول ہے -

نکتہ انسان حال کے زمانہ کی قدر نہین جانتا ہمیشہ شاکی رہتا ہے ماضی کو اچھا کہتا ہے مگر جب حال گذر جاتا ہی اور استقبال آتا ہے پہلے زمانے کی خوبی اور نئے کی بدی کا امتحان اسکو ہو جاتا ہی پس طالبان وقت کو چاہیے کہ ماضی کو گیا گذرا جانین حال کی حالت کو غنیمت سمجھانین استقبال کا خیال جسکا دریافت کرنا محال ہے دل سے دور کر دین قطعہ

غنیمت حال کو سمجھو ہمیشہ
ہویدا نیک تیرے حال کا حال
گیا گذرا ہوا جو وقت گذرا
ہے کیا معلوم استقبال کا حال

نکتہ بلند ہمت وہ انسان ہی کہ اپنی حاجت کے لیے کسی ہمجنس کے دروازے پر نہ جائے اپنے خالق کا سایل رہے قطعہ

وہ انسان ہی انسان ہمت بلند
رہے جسکا کوتاہ دست سوال
نجائے کسی در پہ بنکر فقیر
بجز درگہ ایزد لایزال

نکتہ فاسق کے ساتھہ مہربانی سے پیش آنا اور اوسکو دینا یا فائدہ پہونچانا اوسکے ساتھہ بدی کرنا ہی کیونکہ جسقدر وہ آسودگی پائیگا ترقی مین آئیگا اپنی آپکو بد بنائیگا

بد کو کچھہ مت دے کہ مرد نا اہل / مال مین جسوقت وسعت پائیگا
تیری دولت کرکے بدکاری مین صرف / مرد فاسق اور بد بن جائیگا

نکتہ عابد بے معرفت اور زاہد بے علم دونون تیلی کے بیل ہین تمام روز سفر کرتے ہین رات کو اپنے آپ کو اوسی مقام پر پاتے ہین جہان تھے

دولت عرفان بنا ذہب تلک / مرد عابد کی عبادت ہیچ ہے
فی الحقیقت زاہد بے علم کا / زہد لاحاصل ریاضت ہیچ ہی

نکتہ تمہارے عیب دشمن تمہارے تمسے بہتر جانتے ہین جو وہ بیان کرین اوسکے خلاف عمل کرو

دوست ہین دنیا مین تیرے جسقدر / جانتے ہین تیرے عیبون کو ہنر
پوچھہ دشمن سے وہ بد اخلاقیان / عمر بھر جنکی تو رکھتا نہین ہرگز خبر

پند مریض کو چاہیے کہ مضر طعام سے پرہیز رکھے بندہ کو چاہیے کہ خدا کی نافرمانی سے دور بھاگے ورنہ بیمار کی بیماری مہلک ہوجائیگی اور بندہ مالک کا نافرمان و عاصی کہلائیگا

نرکھیگا اگر کھانے مین پرہیز / وہ ناپرہیز مرجائیگا بیمار
خدا کا جو کہ نافرمان ہی بندہ / عذاب حشر مین ہوگا گرفتار

لقمان حکیم

یہ حکیم داؤد نبی کے ہم عہد تھا تمام زمانہ اسکی حکمت کا قایل ہے بعض اسکو نبی بھی کہتے ہین پہلے یہ ایک اعرابی کا غلام تھا اور مالک کے حکم سے خدمت بکریان چرانے کی اسکے سپرد تھی کسی قدر عرصہ کے بعد اعرابی نے اسکو اسرائیلی کے پاس فروخت کرڈالا اسرائیلی نے اسکو پہلے ہیزم کشی کی خدمت پر مامور کیا آخر جب سعید و معتمد پایا تو اسکی عزت بڑھائی بلکہ اپنی کاروبار کا مختار بنا

حکایت ایکدفعہ مالک نے لقمان کو حکم دیا کہ بکری ذبح کرو اور اوسکے جسم مین سے جس جس عضو کا اچھا گوشت ہو میرے پاس لاؤ لقمان نے بکری ذبح کی اور دل و زبان کا گوشت مالک کی خدمت مین لیگیا اور کہا کہ دل خدا کا گھر اور اوسکے نور و سرور کا مقام ہی اور زبان کے ذریعہ سے اوسکا ظہور ہے ان سے اچھا اور کسی عضو کا گوشت نہین ہی مالک نے جواب دیا کہ یہ گوشت لیجاؤ اور تمام اعضا سے جس عضو کا بہت برا گوشت ہو لاؤ لقمان پھر بھی وہی گوشت مالک کے روبرو لیگیا اور بیان کیا کہ دل بیفکر و زبان بے ذکر جسم کے تمام اعضا سے بدتر ہے

دوستو جسکی زبان بے ذکر ہو	بیزبان بہتر ہے وہ اہل زبان
جسکا دل بے غم ہو جان بیفکر ہو	بیدل و بیجان وہی ہے مردہ دل

حکایت ایک مرتبہ مالک نے لقمان کو حکم دیا کہ اب کی فصل تم میری مزروعہ زمین مین تل بونا لقمان نے مالک کے حکم کے برخلاف جو بو دیے جب غلہ کاٹنے کا موسم آیا اور مالک نے پیداوار کو ملاحظہ فرمایا تو لقمان سے عدول حکم کا باعث پوچھا جواب دیا کہ آپ نے مجھکو بیشک تلونکے بونیکا حکم دیا تھا مگر مینے جو اس خیال سے بو دیے تھے کہ وہ خود بخود تل بنجائینگے اس بات پر مالک ہنسا اور کہا کہ تمنے آج تک کہین جو کے تل بنتے بھی دیکھے ہین کہا کہ فی الحقیقۃ آج تک یہ بات نہین ہوئی مگر مین دیکھتا ہون کہ آپ ہر وقت اپنے مالک کے حکم کے برخلاف کام کرتے ہین تسپر بہشت کے امیدوار ہین اس سے مینے بھی جانا کہ شاید میرے بوئے ہوے جو بھی تل بنجائینگے اور میری عمل کے برخلاف نتیجہ حاصل ہوگا یہ سنکر مالک کو تنبیہ ہوئی اور بہت رویا اور نہ چاہا کہ ایسا عارف خدا کمال میری غلامی مین رہے پس لقمان کو کچھ مع مویشی رخصتانہ دیکر آزاد کردیا وہانسے یہ داؤد نبی کے پاس آیا اور اونکی خدمت مین رہکر حکمت کا علم کمال کو پہونچایا اخلاق درست کیے دلکی صفائی بہم پہونچائی

کہین لکھی ہوئی صورت خدا کی	بظاہر گرچہ اے سرور نہین ہے
کہ صاف آئے نظر صورت خدا کی	مگر تو دل کا آئینہ صفا کر

حکایت ایکدفعہ کسی گانونکے رئیس نے لقمان سے کچھ روپیہ قرض لیا چند سال کے بعد

اداکا وعدہ کیا جب عدہ کا وقت قریب آیا لقمان نے روپیہ لینے کے لیے اپنے بیٹے کو دیون
کے پاس بھیجا اور روانگی کیوقت یہ وصیت کی کہ اول تیرے راستہ مین سرراہ ایک درخت آویگا
جسکے نیچے پانی کا چشمہ جاری ہوگا اوس مقام پر اگر تجکو شب باشی کی ضرورت بھی ہو جاتب بھی وہان
نہ رہنا کہ جان کا خطرہ ہے دوسرے فلان گانون مین جب تو پہونچیگا تو وہان کا رئیس تیرے ساتھ
بہ مدارات پیش آئیگا اور راضی ہوگا کہ اپنی لڑکی تیرے نکاح مین دیدے پس اوسکی لڑکی کے ساتھ
تم نکاح نہ کرنا اور اس بات پر کبھی رضامند نہ ہونا تیسرے جب تو مدیون کے گھر پہونچیگا تو وہ تجکو
ایسے مکان مین فروکش ہونیکی لیئے اجازت دیگا کہ جو نہر کے کنارے پر ہے خبردار وہان نہ رہنا جو تجکو راہ
مین ایک ضعیف مرد سفر کا رفیق تیرے ساتھ ہوگا تجکو چاہیے کہ ہر ایک امر مین اوسکی متابعت
کرے کسی امر مین اوسکے حکم سے انحراف نکرے یہ چار وصیتین باپ کی سنکر لڑکا سفر کو روانہ ہوا
تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ایک مرد ضعیف سفید ریش مقبول صورت نیک سیرت اوسکو ملا اور
ہمراہ ہولیا دونون ایکدوسرے کے اتفاق سے تمام دن چلے شام کو اوسی درخت کے پاس پہونچے
جسکے نیچے چشمہ جاری تھا اور لڑکے کو باپ کیطرف سے وہان شب باشی کی ممانعت تھی پیر مرد
نے وہان ہی رات کو رہنے کی تجویز کی لڑکے نے باپ کی وصیت کے بموجب انکار کیا پیر مرد نے جواب دیا
کہ تمکو یہ بھی تو ارشاد ہے کہ پیر مرد کے حکم کے برخلاف کوئی امر نہ کرنا پس تم میرے حکم سے یہان ہی
رات کو ٹھہرو دل مین کچھ اندیشہ نہ لاؤ ناچار لڑکا وہان ہی شب باش ہوا لڑکا تو سو رہا اور پیر مرد
بدیدۂ بیدار خدا کی عبادت مین مشغول ہوا آدھی رات گذری تو ایک مہیب سانپ درخت سے اوترا
اور چاہا کہ لڑکے کو ہلاک کرے پیر مرد نے سانپ کو مارا اور سر سانپ کا ٹکڑا اپنے پاس رکھ لیا دوسرے
روز تمام روز کے سفر کے بعد شام کیوقت دونون کا گذر ایک گانون مین ہوا گانون کے
رئیس نے جب لقمان کے بیٹے کے آنیکی خبر سنی اپنے گھر لیگیا خاطر بہت کی اور چاہا کہ اپنی لڑکی
کے ساتھ اوسکا نکاح کردے لڑکے نے باپکے زبانیکے بموجب انکار کیا مگر پیر مرد نے اجازت دی
اور کہا کہ ایک سانپ کا سر مین تجکو دیتا ہون نکاح کے بعد مباشرت سے پہلے اس کو جلا کر

دھوان اسکا عورت کے اندام نہانی مین پہونچانا جبتک جل نہ چکے مباشرت کے قریب
نہ ہونا نکاح کے بعد لڑکے نے اوسیطرح عمل کیا سانپ کے سر کا دھوان جب عورت
کے اندام نہانی مین پہونچا وہ ایک چیخ مار کر بیہوش ہوگئی اور اوسکے پیٹ سے ایک لمبا
کرم سانپ کیسی شکل کا مرا ہوا نکل آیا لڑکا وہ کرم اوٹھا کر پیر مرد کے پاس لیگیا اور حال واقع
اوسکے گوش گذار کیا اوسنے جواب دیا کہ یہ کرم اوس عورت کے رحم مین تھا مباشرت کیوقت مرد کے عضو کو
کاٹتا اور وہ اوسکے زہر کے صدمے سے ہلاک ہو جاتا تھا اسیطرح پہلے چند شوہر اوسکے ہلاک ہو چکے تھے
یہ عورت اب صحیح الجسم ہوگئی ہر کوئی صدمہ اسکے خاوند کو نہ پہونچیگا وہانسے رخصت ہوکر دونون
رفیق مدیون کے گھر پہونچے اوسنے بظاہر اونکی خدمت بہت کی مہمانداری کا سامان سب مہیا
کیا مگر دلی ارادہ اوسکا یہ تھا کہ رات کے وقت لقمان کے بیٹے کو نہر مین ڈالدے اس ارادے
پر اوسنے لقمان کے لڑکے کو اپنے اوس مکان مین جو نہر کے کنارے پر تھا اوترنیکا حکم دیا لڑکے نے
انکار کیا مگر پھر پیر مرد کے بموجب مین اوترا اور وہان ہی رات کو سویا آدھی رات کیوقت پیر مرد
اوٹھا اور لقمان کے بیٹے کی چارپائی جس مقام پر تھی وہانسے اوٹھا کر دوسرے مقام پر لیگیا جہان
اوس رئیس کا بیٹا سوتا تھا اور رئیس کے بیٹے کی چارپائی وہان سے لے آیا جہان لقمان کا
بیٹا سوتا تھا اتنے مین رئیس اپنا ارادہ پورا کرنیکی خاطر آیا اور اپنے بیٹے کو لقمان کا بیٹا
تصور کر کے پوشیدہ اوٹھایا اور نہر مین ڈالدیا جب صبح ہوئی اصل حال سے اطلاع پاکر
بہت گھبرایا سخت پچھتایا قرضہ لقمان کا دیکر اوسکے بیٹے کو رخصت کیا

خوار ہوگا مرد بد باطن اگر — نیک بندون سے برا پیش آئیگا
نیک کو نیکی ملیگی عاقبت — اور برا آخر برائی پائیگا

فائدہ لقمان حکیم کے اقوال آداب و پند و نصائح سے کتابین بھری ہوئی ہین اس مختصر مین اگر وہ تمام
وکمال درج ہون تو کتاب ایک دفتر بنجاے مگر سو مین سے ایک اور ہزار مین سے دس لکھے جاتے ہین

پند زبان خدا کے اسرار کا خزانہ ہی تم اسپر قفل خاموشی کا لگاؤ چورونکی حملون سے جو تمھارے دل کے گھر مین چھپے بیٹھے ہین اسکو بچاؤ ورنہ مال اپنا لٹا کر پچھتاؤ گے مفلس کہلاؤ گے

زبان گنجینۂ اسرار حق ہی	تم اسپر مہر خاموشی لگا لو
نہ لٹ جائے کہین تیرا خزانہ	بچا لو اسکو اے سرور بچا لو

پند مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ اوسکی دعا خدا کی جناب مین جلد مستجاب ہوتی ہی

چو بر اوج اجابت میرسد آہ ستمدیدہ	صدای اعظم لبیک از عرش عظیم آمد

پند اپنے اخلاق کو درست کرو انسان بھائیون کے ساتھ بخوش خلقی پیش آؤ کہ خالق کی خوشنودی و رضا مخلوق کی خرسندی اور بندونکی رضامندی پر منحصر ہی

خلق گر راضی ہو تیرے خلق سے	خالق ارض و سما راضی رہے
گر کرے حاصل تو بندونکی رضا	ہر گھڑی تجھسے خدا راضی رہے

پند خدا کا احسان مانو اوسکو اپنا خالق و رازق جانو اوسکی مخلوق پہ احسان کرو جس طرح اوسنے تمپر احسان کیے ہین

خدا نے تجھپہ جو احسان کیے ہین	تو اوس احسان کا شکرانہ ادا کر
سخاوت سے نروک اپنا کبھی ہاتھ	خدا کی خلق پر احسان کیا کر

نکتہ دنیا مین ہر ایک چیز فنا ہونیوالی ہی مگر اعمال کو فنا نہین ہے اور انسان اوسکی سزا و جزا پانیوالا ہے

جہان فانی ہی اور اہل جہان لیک	رہینگے یہ ترے احسان باقی
بدی بدکار کی نیکون کی نیکی	رہیگی ہر مہ و ہر سال باقی

پند دنیا کی حاجات کے لیے خدا سے دعا مت مانگ حق سے صرف اوسکی محبت کا سوال کر اوس سے اوسکے بغیر کچھ نہ مانگ

غیر کے سائل نہو تجھے فقط حق مانگ تو	حب خدا حاصل ہوا ساری خدائی مل گئی

پند لوگونسے دوستی یا دشمنی خدا کیواسطے رکھو نہ کہ ذاتی تعلق اور باہمی معاملات مین

دوستان حق کی پیروی اور ہر اک کی ساتھ	دشمنی بہر خدا بہر خدا ہے دوستی

پسند خدا کی گنہگاروں کے ساتھ ملامت کرنا گناہ ہے اور انکے روبرو خاطرداری سے پیش آنا خطا

ہر کرا با سنگدل نرمی خطاست	عفو بر حال گنہگاران گناہ
راست شو با راستان ای راستباز	کن کجی بر کجروان شام و پگاہ

نکتہ عقلمند وہ ہے جس سے کسیکو تکلیف نہ پہونچے بزرگونکو اچھی طرح یاد کرے جب دنیا کی دولت پائے غلطی نہ کھائے غرور و تکبر میں نہ آئے اپنی اصل کو جو ایک قطرہ پانی کا ہے نہ بھولے اور اپنی خاکی آغاز اور خاکی انجام کو یاد رکھے حلال کمائی حلال کھائے ضروری حاجات کی سرانجام سے جو روپیہ بچ رہے اوسکو اپنا حق نہ سمجھے محتاجون اور مسکینونکا مال جانے ہر ایک سے تواضع و اکرام پیش آئے کسیکا دل نہ دکھائے بیگانہ حق نہ کھائے حق کی عبادت کیوقت سست نہو جائے تمام مخلوق کو اپنے آپسے اچھا سمجھے اپنے نفس کو سب سے برا جانے بُرون اور بھلون سے ملے بھلے لوگونسے اچھے اخلاق اور نیک کامونکی تعلیم پائے برونکی بداخلاقی سے اپنے آپکو بچائے بلکہ ایسی کوشش کرے کہ بدآدمی بھی اسکی صحبت کے فیض سے مستفیض ہو کر نیک بن جائے

ہر کہ او اہل دانش و عقل است	نہ رساند بہ مردمان آزار
وقت اکرام و عز و دولت و جاہ	بغرور و منی ندارد کار
اصل خود را کہ قطرۂ آب است	یاد دارد ہمیشہ لیل و نہار
سر سجدہ نہد بروی زمین	خاکساری کند ہمیشہ شعار
با حلالش رجوع دل باشد	وز حرامش بود مدام انکار
مال کز حاجتش بود باقی	داند او حق مفلس و نادار
با تواضع بخلق پیش آید	نبود در دلش ز خدمت عار
نشود وقت طاعت حق سست	صاحب کار باشد اندر کار
ہمہ مخلوق را ز خود بہتر	داند آن خاکسار رندہ زار

بابد و نیک نیک خو باشد — نیک خوئی کند بخلق اظہار
پند مسرور بگوش جان بشنو — تا شوی از حیات برخوردار

پند عورتون کے ساتھہ زیادہ اختلاط سے بڑی خرابی پیدا ہوتی ہی کیونکہ خالق نے اونکو ناقص پیدا کیا ہی عقل اور دین بھی ناقص پایا ہی کامل کو چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ انسے صحبت نہ رکھے کیونکہ خدا کی محبت کے ساتھہ انکی محبت ایک جسم مین جمع نہین ہو سکتی

نہین دیتا کسی دلبر کو وہ دل — ہے جسکو چاہ اپنے دلربا کی
یہ ممکن ہے کہ ہو حاصل عزیزہ — محبت بت پرستی مین خدا کی

پند نادان کم عقل کیساتھہ محبت نہ رکھو ورنہ تم بھی نادان بنجاؤ گے بیوقوف کہلاؤ گے

ہمیشہ صحبت نادان سے نادان میل رکھتے ہین — جو ہین دانا کبھی ایسی وہ نادانی نہین کرتے

پند بیمارون کو دیکھکر اپنی صحت کا شکر کرو اور دعا کرو کہ خدا تمکو بیمار نہ کرے

دیکھے بیماری مین جب دم مبتلا — اے صحیح الجسم تو بیمار کو
شکر کر صحت کا تا پروردگار — دور رکھے تجھسے اوس آزار کو

نکتہ انسان دنیا مین ہر روز رات کو مرتا اور دنکو جیتا ہے پس ایسے گھر مین جسمین آدھی زندگی اور آدھی مرگ ہے قیام کی امید رکھنا نادانی اور محض جہالت ہے

بود اور نابود کا نقشہ مدام — روز ہے مسرور تیرے مد نظر
شام جب پڑتی ہی مرجاتا ہی تو — زندہ ہو جاتا ہے پھر وقت سحر

نکتہ عقلمند وہ انسان ہے جو لوگون کے علم سے اپنا علم بڑھائے اور ونکی تعلیم سے تعلیم پائے غیر کو گنہگار اور مصیبت مین گرفتار دیکھہ کر خود گنہ سے بچے

نہ کر وہ کام تو جس سے گنہگار — گرفتار غم و رنج و بلا ہے
بدون کو دیکھکر مسرور بدی چھوڑ — بھلا ہے تیرے حق مین یہ بھلا ہی

نکتہ توانگر وہ نہین ہی کہ بہت سامال اور بیشمار دولت رکھتا ہو بلکہ اصل دولتمند وہ ہے

جسکی سخاوت کے نقد سے محتاجون اور ناداروں کی جیب پر ہون لوگون کی حاجت براری کو وہ اپنی حاجت روائی سے مقدم سمجھے

کہو مت اوسکو دولتمند سرور / کہ مال و ملک و دولت عام رکھے
تونگر وہ ہے جو جود و سخا مین / ہمیشہ اپنا روشن نام رکھے

نکتہ خوف کرنا نصف عمل ہے و مآل اندیشی نصف عقل میانہ روی و اعتدال نصف سخاوت

ڈرے جو نیک خو اعمال بد سے / نکوکارون مین ہے مرد نکوکار
مآل اندیش مرد نیک انجام / نہین ہوتا کبھی غم مین گرفتار

نکتہ دشمن کیسا ہی دشمن ہو احسان و مروت و ملائمت کے ساتھ دوست بنجاتا ہے دوست کیسا ہی دوست ہو بمہری و جفاکاری و تندخوئی سے دشمن ہو جاتا ہے

اگر تو دشمن سے کریگا دوستی / دوست وہ دشمن ترا بنجائیگا
دوستونسے گر تو رکھے دشمنی / دوست بھی دشمن صفا بنجائیگا

نکتہ عقلا کی مجلس مین بے پوچھے بات کہنا یا کسی بات مین خود بخود دخل دینا نادانی ہے بلکہ جبتک اہل مجلس بولنے کی اجازت نہ دین چپ رہنا عین مصلحت ہے

تجھے کوئی بلائے خود نہ جبتک / کسیکی بات مین اے یار مت بول
کسی مجلس مین جب ارکان مجلس / کرین آپسمین کچھ تکرار مت بول

نصیحت مجلس مین جاکر سب سے اعلے مقام پر مت بیٹھ اگرچہ تو اپنے آپکو اوسی مقام کے لائق سمجھتا ہو بلکہ یہ چاہیے کہ تو خود ادنی مقام پر بیٹھے اور لوگ تجھکو بالتجا اعلی مقام پر بٹھلائین

قطرہ باش اے دل کہ گردی بحر ناپیدا کنار / پست شو تا مر ترا بر اوج علیین برند

نکتہ نیک نیتی ہر ایک کام مین عبادت ہے دوستونکی غمخواری احسان خوش خوئی و دلجوئی سخاوت

بود اصل عبادت نیت نیک / کہ زو گردد ترا حاصل نکوئی
تو اے سرور بجو مے نیک خو کن / اگر نیکیہ خصال و نیک خوئی

نکتہ بھاری پتھر اوٹھانا اور دور لیجانا سہل تر ہے مگر بے علم کو سکھلانا جاہل کو اوسکے جہل پر واقف کرنا امر محال ہے

وہی علم و ہنر جاہل کو سکھلائے ۔ جو پہلے موم پتھر سے بنائے
بنائے ذرہ سے مہر جہانتاب ۔ وہ دانا آدمی خر سے بنائے

حکمت دل کی سلامتی نیک صحبت پر منحصر ہی جسم کی راحت تجرد مین روح کی تسلی عبادت مین

نرکھہ صحبت بغیر از صحبت نیک ۔ کہ ہر نیکو کی صحبت نیک انجام
عبادت کر کہ ہو حاصل تسلی ۔ اکیلا ہو اگر چاہے ہے آرام

صابر اوسکو کہتے ہین جو صبر کرے مصیبت کا بار اوٹھائے سختی کیوقت بیقرار نہو جائے منہ سے بولے رضا پر راضی قضا پر شاکر رہے شکایت کسیکی نکرے خیر و شر کا ظہور خدا کی طرف سے سمجھے

صابر آن باشد کہ وقت درد و غم ۔ تا در و حرف و حکایت بر زبان
ہر زمان راضی بماند بر قضا ۔ نا یدش لفظ شکایت بر زبان

نکتہ رنج و مصیبت دو قسم پر منقسم ہے ایک یہ کہ حاصل شدہ چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا تلف ہو جائے مثلاً مال جاتا رہے اولاد مر جائے انسان کو اوسکا رنج ہو دوسرے کسی چیز کے لیے آدمی کا دل چاہتا ہے اور وہ دستیاب نہین ہوتی مثلاً بے مال کو مال نہین ملتا بیمار صحت نہین پاتا بے اولاد کے اولاد نہین ہوتی پس انسان کو چاہیے کہ ان دونون حالتون مین صابر رہے اور سمجھے کہ میرا خالق میرے کام کی مصلحت مجھ سے بہتر جانتا ہے میرے نیک و بد کو پہچانتا ہی اسکے نہ حاصل ہونے مین عین حکمت ہو گی جسسے مین بیخبر اور لاعلم ہون

صبر کر وقت مصیبت کچھ نہ بول ۔ بند کر اپنی زبان اچھی طرح
جانتا ہے مصلحت ہر کام کی ۔ تجھسے خلاق جہان اچھی طرح

حکمت شریف جب دولت پاتا ہی نرمی مین آتا ہی رذیل متکبر ہو جاتا ہے اپنے آپ مین بھولا نہین سماتا ہی

چون بدولت رسد شریف و نجیب	بسوی اصل خویش برگردد
به نکو خوئی و رضا جوئی	سرخرو همچو روی زر گردد
سفلہ حاصل کند چو دولت و مال	باعث ظلم و شور و شر گردد
راست گفت است سرورا سعدی	سگ چو تر شد پلید تر گردد

نکتہ علم کا خزانہ اصل خزانہ ہے جسکو نہ کوئی چور چورا سکتا ہے اور نہ غارت گر لیجا سکتا ہی بخلاف مال کے خزانہ کے کہ اوسکی نگہبانی مین انسان بڑے صدمے اوٹھاتا ہے اور علم کا خزانہ اپنے مالک کا پاسدار ہے

اہل عزت صاحب عقل و تمیز	جس سے ہو جاتا ہی انسان علم ہی
مال کا جاہل ہی انسان پاسدار	اور عالم کا نگہبان علم ہے

نکتہ مال وہ مال ہے جسکو انسان آخرت کا ذخیرہ بنائے چلتی دفعہ زاد راہ اوٹھائے نہ کہ وہ مال جسکو جمع کر کے زمین مین داب رکھے اور اسکے تصرف سے محروم رہے جب مرے تب وارثونکے لیے چھوڑ جائے

چھوڑ جانیکے لیے یہ مال ہے	بنگے ممسک جسکو رکھتا ہی نگاہ
بانٹ دے لوگونکو تا وقت سفر	ساتھ ہو یہ مال تیرا زاد راہ

نکتہ دنیا کے مال کے لیے تکلیف اوٹھانا اپنے آپ کو اذیت پہونچانا منع ہی کیونکہ وہ مال کچھ تو تیرا عیال تیرے روبرو کھا جائیگا اور کچھ تیرے بعد اونکے تصرف مین آئیگا خدا کے نزدیک اوسکا حساب و بازپرس تیرے ذمے پر رہیگا

سرورا نادانی است و ابلہی	بردن اندر جمع مال و گنج و رنج
بعد مرگت دیگران خواہند برد	انچہ با صد رنج کردی جمع گنج

نکتہ احمق ہرچند خوبصورت صاحب حسن و جمال اور تلوار جوہردار ہو دونون پر اعتماد اور بھروسا نچاہیے کیونکہ انکا اصل جوہر اور جبلی مادہ زخم لگانا اور اذیت پہونچانا ہی

دیدہ از دیدار اہل جہل بند
تیغ جوہردار مطبوع است لیک

گرچہ دارد مثل مہ نور جمال
ہست انجامش اہی نیکو خصال

نکتہ تین شخص اپنے اپنے موقع پر پہچانے جاتے ہین حلیم غضب کیوقت شجاع مقابلے کے وقت بھائی اور دوست حاجت کیوقت

مرد میدان را بمیدان آزما
امتحان حلم کن وقت غضب

دوست را اندر وقت حاجت امتحان
تا شوی واقف ز اسرار نہان

نکتہ عاقل وہی ہے کہ اپنے خالق کو یاد رکھے مرگ کو کبھی اپنے آپ سے جدا نہ سمجھے اپنا احسان غیر پر اور غیر کا ظلم و صدمہ جو اپنے آپ پر وقوع مین آچکا ہو بھول جائے

دار پیش نظر تصور مرگ
بر زبان دار ذکر حق جاری

زندگی را شمار خواب و خیال
روز و شب صبح و شام در ہر حال

نکتہ دانا بیزبان گونگا نادان سے افضل ہے اندھا عقلمند بیوقوف بینا سے بہتر ہے

سرور از اہل زبان یاوہ گو
روشن ست از علم گر چشم و دلش

بیزبان باشد چو دانا بہتر ست
مرد نابینا ز بینا بہتر ست

انبادقلیس حکیم

یہ حکیم بڑا فاضل حکیم تھا لقمان حکیم اور سلیمان نبی سے اسنے تعلیم پائی اور تکمیل کو پہونچا فائدہ یہ حکیم مظہر دانش کامل عابد و زاہد تھا اپنے علم و فضل مین جب یہ کامل ہوا یونان مین آیا تو توحید کا مذہب اہل یونان پر ظاہر کیا اسکی بات پر بہت لوگ اسکے دشمن ہوگئے اور سب نے ملکر اسکو یونان سے نکال دیا اسکا قول ہے حکمت حق کی ذات و صفات مین دخل نہین ہے کیونکہ وہ ایک ہے اور ایک کی وحدت مین دوئی نہین سماتی

سرور از ذات و صفات ایزدی
اندران ہر دو دوئی را دخل نیست

جلوہ گر ہستند اندر جزو و کل
کے جدا رنگ گل ست از بوی گل

حکیم فیثاغورس

حکمت کا علم ہیں یہ حکیم اپنے وقت کا یگانہ تھا اچھے اچھے علم و ہنر و فن اسنے ایجاد کیے سلیمان
نبی کے اصحاب سے اسنے تعلیم پائی علوم ہندسہ موسیقی کا آغاز اسی سے ہوا حکمت کے علم کا نام
فلسفہ اسی نے رکھا بہت سی کتابیں اسنے تصنیف کین روح کی بقا اور جسم کی فنا کا قائل تھا

فائدہ اس حکیم نے اپنی پروردہ غذا ایسی معتدل تجویز کی تھی کہ کبھی بیمار نہوتا نہ کبھی اوسکی غمی
وخوشی و دلگیری میں رونا کبھی اوسکے دلگیر حال نہوتا بھوک و پیاس کم ہوتی صبح کا
کھانا اسکا دودھ و شہد اور شام کی خوراک خمیری روٹی تھی دوستوں کے کام اور اونکی
حاجت براری میں کبھی کاہلی و غافل نہ ہوتا لنگر اسکا جاری تھا سخاوت اسکا کام تھا ٭

حکایت یہ حکیم خداپرستی کے اظہار کے لیے شہر قروطونیا میں گیا افلون وہاں کا امیر
اسکے پاس آیا اور گفتگو کے وقت اوسنے اپنی تعریف بہت کی حکیم کو اوسکی خودستائی
پسند نہ آئی اور اس حرکت سے اوسکو منع کیا اس بات سے وہ ناراض ہو گیا اور
چاہا کہ حکیم کو قتل کر ڈالے حکیم نے اپنے شاگردونکے اجتماع کے ساتھ اوسکا مقابلہ
کیا اس لڑائی میں افلون چالیس آدمیوں کے ساتھ مارا گیا وہاں سے یہ شہر
قاراتونیا کو گیا پھر فارس میں پہونچا وہاں کے لوگوں نے بھی اسے قبول نہ کیا پھر
شہر بشہر پھرتا ہوا ہیکل کے مقام پر داخل ہوا اگرچہ پہلے یہ شہر پر قابض ہو چکا تھا مگر
اسکے دشمن بڑا اجتماع کر کے وہاں آ پہونچے میدانی لڑائی میں اسنے شکست کھائی
اور شہر میں محصور ہوا دشمنوں نے شہر کو آگ لگا دی اور چاروں طرف سے
آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا اور حکیم اوسی میں جلکر مر گیا اوسکا قول ہے

نکتہ ہر ایک شخص اور ہر ایک چیز عقل کی محتاج ہے عقل کے بغیر اوسکی کارروائی نہیں ہوتی
مگر رزق انسان کا مقسوم ہے عقل کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اور نہ بڑھتا گھٹتا ہے

عقل کیون دوڑاتی ہے روزی کی خاطر اے اندھے		روز کی روزی کا جو روزی رسان ہے ہمراہ رہے

نکتہ بیوقت ہنسنا بھی ایک قسم کا رونا ہے مجلس مین بیموقع بولنا ذلیل ہونا ہے

بے محل باشد اگر گفت و کلام — زین تکلم خاموشی اولی ترست
بے بہار اے گل اگر خندہ نی — گریہ زین خندہ بدگی اولی ترست

نکتہ بدآدمی کو بغیر کوئی کسیکے ساتھ بدی نہین کرتا نیک انسان سکے ساتھ بھی نیکی کرتا ہے

بدی ہر ایک سے کرتا ہے بدکار — بھری ہے اوسکی طینت مین برائی
جو انسانون مین ہین انسان نکو نام — برونسے بھی وہ کرتے ہین بھلائی

نکتہ رزق انسانکی تلاش پر منحصر نہین بلکہ رزاق حقیقی اپنے کمال فضل و کرم سے ہر ایک کو پہونچاتا ہے

جستجو کرنیسے مل سکتا نہین — مال و دولت مفلس و نادار کو
خود بخود دیتا ہے وہ روزی رسان — روزی اپنے بندگان زار کو

پند اپنے آپسے شرم کرو نہ کہ غیر سے خلوت مین باادب رہو نہ کہ مجلس مین

شرم کر پہلے تو اپنے آپ سے — تا نہ ہو لوگون مین جا کر شرمسار
گھر مین اپنے سیکھ لے علم و ادب — تا کہ پائے اہل مجلس مین وقار

نکتہ چپ رہنے مین سلامت ہے یاوہ گوئی مین ندامت ہے

دم بخود مسرور رہو ہرگز نہ بول — تا کہ جور خلق سے پائے امان
کھول مت اپنا دہان گفتگو — بولنے سے بند کر اپنی زبان

پند پہلے اپنے نفس کو سمجھاؤ اور راہ راست پر لاؤ جب ہدایت پائیگا اورونکو سمجھانیکی لائق ہوجائیگا

ہے اگر سر در تمھین کچھ بھی سمجھ — اور کا سمجھاؤ اپنے آپ کو
ہوگے رہ دکھلانیوالے اوسگھڑی — رہ پہ جب لے آؤ اپنے آپ کو

نصیحت اچھا عمل کہ تمھاری اپنی ذات سے سرزد ہوتا ہو اوسکے کرنے کے لیے اور کو سمجھانا ذلت اوٹھانا ہے

آدمی گندم نما و جو فروش — کس طرح راہ خدا دکھلائیگا

راہ گمراہون کو کیا دکھلائیگا	خود ہی جب گمراہ ہوگا راہبر

نکتہ اپنی زبان سے اپنے آپکو سراہنا اچھا کہنا اپنے منہ سے اپنی ہجو کرنا ہے

کرے تعریف اپنے رنگ بو کی	نہین زیبا کہ گل اپنی زبان سے
کرے تشریح گل کی آبرو کی	یہ زیبا ہے کہ بلبل وقت گلزار

نکتہ ہر ایکبات مین قسم کھانا دروغگوئی کا کامل وجہ ثبوت ہے

بات جو جھوٹا قسم کھا کر کرے	سچے کب کرتے ہین اوسپر اعتبار
ذکر جب اوسکا کوئی آکر کرے	کان سب سنتے ہی کر لیتے ہین بند

پند حفاظت کسی قائمرہ مند چیز کی جو اپنے قبضہ مین ہو بہتر ہو ایسی چیز کی تلاش سے جو مل نسکے

رکھ حفاظت مین اوسی مقدار کو	جتنا بخشا ہی خدا نے تجھکو مال
کس لیے کرتا ہے سرور جستجو	زیادہ ملنے کا نہین عند الزوال

نکتہ انسان وہ ہی جو بولنے کے وقت کو پہچانے بے وقت گفتگو کو برا جانے

ورنہ کھو بیٹھیگا اپنی بات کو	بات کر اوسدم جب اوسکا وقت ہے
اوسکا موقع دنکو ہو یا رات کو	کر عبادت وقت پر معبود کی

حکمت طبیب وہ ہی جسکا مزاج اعتدال پر ہو اپنی ذات کے لیے غیر کے معالجہ کی حاجت نرکھے

جسکو لاحق کوئی بیماری نہو	ڈھونڈھ لے سرور کوئی ایسا طبیب
وقت حاجت غیر کا عاری نہو	اپنے درد دل کا خود ہو چارہ ساز

نکتہ اور حیوان اپنی بیزبانی کے سبب سے تکلیف پاتے اور رنج اوٹھاتے ہین مگر

انسان کہ اسکا بولنا اسکی خرابی کا باعث ہے

ورنہ اے طوطی قفس کے دام مین پھنس جائیگی	ہو کے ہمدم دم بخود رہنا کبھی ہنس بولنا

حکمت چار چیزونسے پرہیز کرنا واجب ہے اول عجلت جسکا انجام پشیمانی ہو دوم لجاجت جس سے انسان کی آبرو جاتی ہے سوم عجب جس سے ذلت آتی ہے چہارم کاہلی

جو نقصان پہونچاتی ہے

کام سب عجلت سے ہوتے ہیں خراب — اور لجاجت کرتی ہے بے آبرو
ہوتی ہے ذلت تکبر سے نصیب — کاہلی دیتی ہے نقصان ہو بہو

نکتہ — حکیم اپنے دل کو سنوارتا ہے اور روح کو زینت دیتا ہے جیسے جاہل کہ اپنے جسم کو پالتا ہے گوشت کو فربہ کرتا ہے

روح کو دیتا ہے زینت مرد حق — دل کو کرتا ہے صفا مرد حکیم
فکر تن جاہل کو ہر شام و سحر — پالتا ہے جسم کو اپنے جسیم

قول — نیکوں کی روح دائمی آرام و آسائش میں ہے اور بدوں کی جان ہمیشہ عذاب میں ہے

ہو وہ روح مرد کریم النفس — بہتر لگے قرب یزدان مقیم
ہو وہ جان بدکار اہل فساد — گرفتار رنج و عذاب الیم

نکتہ — آنکھوں کا بنانیوالا تمھارے حال کو دیکھتا ہے کان بنانے والا تمھاری بات کو سنتا ہے عقل کا پیدا کرنیوالا تمھارے دلکے ارادے اور درونی مطالب کو سمجھتا ہے

بنائے ہیں جسنے سننے کو کان — وہ سنتا ہے ہر ایک کی التجا
وہی دیکھتا ہے ترے حال کو — تری آنکھوں کو جسنے روشن کیا
عطا جسنے کی ہے تجھے عقل و ہوش — ترے دل کا ہے جانتا مدعا

پند — خدا کو حاضر جانو اپنے آپکو اوسکے حضور میں سمجھو اپنے پوشیدہ بھید دکھا اوسکو دیتے سمجھو

ہر جگہ حاضر و ناظر خدا ہے — ہر اک راز پنہاں او سپر عیان ہے
کوئی چیز اوس سے چھپ سکتی نہیں ہے — زمین پر ہے وہ یا کہ آسمان ہے

نکتہ — شہوت کا بندہ نفس کا تابعدار خدا کے حضور میں ذلیل و خوار ہے گو کہ تمام خدائی اوس سے بیزار ہے

جو ہو وے حرص کا پابند بندہ — وہ بندہ ہے کہاں بندہ خدا کا
جہاں میں اوسکی ہو صورت سے بیزار — ہر اک خورد و کلان بندہ خدا کا

نصیحت اپنے عیب کے ظاہر کرنے والے سے ڈرو کیونکہ جب وہ اپنی پردہ دری کرتا ہے غیر کی بے عزتی سے کب ڈرتا ہے

اپنی عزت کا نہو جسکو خیال بندہ چالاک اور بیباک ہے	ایسے بیعزت سے سرور خوف کر خوف کیا ہے بندہ پرور خوف کر

پند جو شخص تیرے روبرو کسیکا عیب باہر لائیگا تیرا عیب بھی اور کسیکے پاس پہونچائیگا

بدزبان جو آگے تیرے دوسروں رکھ یقین سرور کہ وہ تیرے بھی	عیب اوروں کے زباں پر لائیگا کان میں ہر ایک کے پہونچائیگا

نکتہ کم حوصلہ انسان کے روبرو اپنے دل کا راز افشا کرنا عیب ہے کیونکہ وہ فی الفور اوسکے افشا پر مستعد ہو جائیگا

راز دل سفلہ سے مت کہنا کبھی کیونکہ تیرے راز کو وہ بے حجاب	اور کہنا مت اوسے مرزا امین رکھے پردے میں چھپا سکتا نہیں

پند خدا کے روبرو تمہارے اچھے کام کام آئینگے خوشروئی و خوشگوئی و خوش لباسی پر نظر نہو گا

کام آئینگے ترے اعمال نیک کچھ نہ دیگی کام تیرے جسم کی	روز حشر میں لشکر اسے نیکو شعار خوبی و خوش پوش خلقی روز شمار

نکتہ ہر کام کی ابتدا میں اوسکے انجام کو سوچ ہر امر کی ابتدا میں انتہا کا خیال رکھو

ہر کسیکو ابتدا سے کار میں پر سنور جاتا ہے کام اوس آدمی کا	مجھ نہیں معلوم حال انجام کا ابتدا میں ہو خیال انجام کا

حکمت صحت کی حفاظت کیلیے کھانے پینے میں اعتدال ضرور ہے یعنی نہ اس قدر زیادہ کھائے کہ بدہضمی لاحق ہو اور نہ اس قدر کم کہ دم نکلنے لگے اور زندگی وبال ہو جائے

کھانے پینے میں اگر ہو اعتدال کیوں پھرے گھر گھر ڈھونڈھتا طبیب	بندہ نا پرہیز کیوں بیمار ہو سب کے سامنے کیوں خوار ہو

نکتہ ایک عورت کے ساتھ نکاح کرنا نسل کے قیام کیلیے عین ضرورت ہے اس سے زیادہ زیادہ مصیبت و بال جان ہے خانہ آبادی کی فکر میں انسان برباد ہوتا ہے وہ بھی آباد نہیں ہوتا

ایک بجاؤ دوئی کو چھوڑ دو — رشتہ یکرنگی سے اپنا جوڑ دو
وہ خدا جب ایک ثابت ہو چکا — اور جتنے رکھتے ہو بت توڑ دو

نکتہ رزق اگرچہ مقسوم ہے اور بہر حال ملنے والا ہے مگر سعی و تلاش اسکی حاصل کرنے کیلیے عمل میں لانا ضرور ہے لیکن حد سے زیادہ محنت و ریاضت کا بار اٹھانا اپنے آپکو تکلیف پہونچانا ہے

رزق گو مقسوم ہے انسان کا — پر تلاش اور سعی بھی درکار ہے
کر لے تو اپنی طرف سے جستجو — دینے والا حضرت دادار ہے

نکتہ ناجنس کی صحبت میں جانا ناخواندہ مہمان ہونا بیعزتی کرانا اپنے آپکو ذلت پہونچانا ہے

غیر کی صحبت سے گر گلرو نہ باز آوگے تم — خوبی یہ جاتی رہیگی خار بنجاؤگے تم

پند بد آدمی سے نیکی کی امید چھوڑ دو اوسکی محبت سے منہ موڑ دو قرابت کا رشتہ توڑ دو

سنگدل اور سخت ہیں بیرحم ہیں شریر ہیں — اے مسلمانوں ان کی تم محبت چھوڑ دو

نصیحت بدکلامی سے زبان کو نجس مت کرو غیبت سنکر کانوں کو پلید نہ بناؤ غیر کی محبت دل میں رکھکر کافر نہ کہلاؤ

بند کر لے تو زبان اور کانوں کو بہرا کرو — تو نے سننے سے درگذرو نقصاں کہا کر

حکمت خدا کے متوکل ہو کر خاکستر کے فرش پر بیٹھنا اور فقیر کہلانا بہتر ہے اس سے کہ تخت نشین اور تاجدار ہو جاؤ اور بادشاہ بنکر بھروسا تمہارا خدا کے بغیر کسی غیر پر ہو

کرو حق پر توکل بندگان حق اگر سمجھو — گہر قطرے کو سمجھو اور خاکستر کو زر سمجھو

پند خالق سے ڈرنیکا نتیجہ رحمت ہے مخلوق سے خوف کرنیکا انجام زحمت ہے

بتوں کی نہ جور و جفا سے ڈرو — نہ کفار زور آزما سے ڈرو
کسی سے ہے ڈر تمکو کس بات کا — خدا کے ہو بندے خدا سے ڈرو

نکتہ دنیا کی خوشحالی پر خوشی اور تنگی پر غم کرنا لاحاصل ہے کیونکہ اسکی کسی حالت کو قیام نہیں

غم کا کچھ غم ہی نہیں فرحت سے کم رکھتے ہیں کام	کنج تنہائی میں اپنے دم سے ہم بستے ہیں مدام

چاہیئے سونیکے لیے رات کو بستر پر جاؤ جب تک تمام دن کا حساب کرلو کہ آج سے کون کون عمل نیک اور کون بد کیا ہے پس جو بد عمل یاد آئے اوسکے کرنے پر پچھتاؤ توبہ کرکے بخشواؤ نیک عمل پر خدا کا شکر کرو اور دعا مانگو کہ آئندہ بھی وہ تمکو نیکی کی توفیق دے

جس قدر تم رو سکو چھپ چھپ کے رو لو رات کو	پھر بہے دلکی سیاہی ساری دھو لو رات کو

پند دوستی کا ترک کرنا ایسی خوش وضعی کے ساتھ چاہیئے کہ پھر کسی قدر رشتہ باقی رہے دوست دوست بنا رہے اگر یکایک ترک محبت کا عمل میں آئیگا تو وہ دوست دشمن ہو جائیگا

دوستی گر چھوڑتے ہو چھوڑ دو	پر بہت اچھی طرح سے چھوڑنا
جس سے آخر دشمنی پیدا نہ ہو	ایسی خوبی سے یہ رشتہ ٹوٹنا

نکتہ انسانوں میں بدتر وہ انسان ہے جو اپنی طبیعت پر اختیار نہ رکھتا ہو یعنی اور غضب وغصہ کیوقت اپنے ارادے کو نہ روک سکے بے اختیار ہو کر لڑنے و مرنے پر مستعد ہو جائے

اوٹھاتے کس لیے صدمے ہم اپنے دلکے ہاتھوں سے	عزیزو اختیار اپنا اگر ہوتا طبیعت پر

قول کامل انسان اوسکو کہتے ہیں جسکا دل و زبان قول و فعل و صورت و سیرت ایک ہو

آدمی کامل وہ ہے جسکی مدام	صورت اور سیرت میں مثل آئینہ ہو
ایک ہو ہر بات میں دل اور زبان	ظاہر و باطن بھی جسکا ایک ہو

نکتہ بد آدمی اگر اپنے اختیار کیوقت بدی کرچکا ہو تو نیک کو چاہیے کہ جسوقت وہ اختیار پائے مکافات سے باز آئے ورنہ فریقین میں کچھ فرق نہ رہیگا نیک و بد مساوی ہو جائینگے

مرد بد باطن گر اپنے وقت پر	کرچکا ہو نیک بندوں سے بدی
نیکوں کو لازم ہے وقت اختیار	کچھ نہ لیں بدلہ بغیر از نیکوئی

عقلمند و ہوشیار آدمی کو اگر کوئی احمق و ناداں کہدے تو اس سے بہتر ہے کہ ناداں کو عقیل سمجھے

اگر دانا کو نادان کوئی نادان
کہے لیکن اگر دانا کو نادان
کہے سرور تعجب اس مین کیا ہے
نصیب اوسمین سے اور قہر خدا ہے

نکتہ نیکنام کے مرنیسے اوسکی نیکنامی نہین مرتی ہمیشہ کے لیے نام روشن رہتا ہی بخلاف بدنام آدمی کے کہ اوسکا نام بھی اوسکے مرنیکے ساتھہی مرجاتا ہی کوئی اوسکو بخیر یاد نہین کرتا

نہین مرتا کبھی نام نکو نام
مریگا نام بھی اوسکا اوسی وقت
ہے کیا اندیشہ گر وہ آپ مرجائے
سفر دنیا سے جب بدنام کرجائے

پند خلقت کی پردہ پوشی کرنا اور عیب اور انکے عیب کو چھپانا ایک خلق خالق حقیقی کے اخلاق مین سے ہے ایسے عمل کرنے والا پردہ پوش کہلاتا ہے ہر دل عزیز بنجاتا ہی

خدا کرتا ہے سب کی پردہ پوشی
اگر تو بھی کسیکا عیب دیکھے
اوسی کا نام ہے ستار و غفار
جہالت لا زبان پر اوسکو زنہار

نکتہ چار چیزون کا زبان پر لانا لوگون کے کان تک پہونچانا منع ہی اول فاقہ و افلاس کہ اسکے اظہار سے اپنی رسوائی اور دشمنون کی خوشی ہے اور سننے والا بھی کہے وہ اسکو کچھہ دے نہین سکتا دوسرے غم و اندوہ جسکی چارہ سازی کوئی انسان نکر سکتا ہو تیسرے اپنا عیب کہ اوسکا اظہار موجب شرمساری ہے چوتھے گذرے ہوے وقت کا باربار ذکر کرنا چاہیے وہ کسی حال عسر یا یسر مین گذر چکا ہو

نکر اظہار اپنی تنگدستی
کہ سنکر کوئی تجھکو کچھہ نہ دیگا
ترے رنج و الم کی چارہ سازی
کریگا خود خدا ہر گز نہ گھبرا
زبان پر لا نہ اپنا عیب زنہار
فقط ہے شرمساری جسکا ثمرا
زمانہ جس طرح ہو بیتا گذرا
ضرورت کیا ہی اب ذکر اسکا کرنا

تالیس ملیطی حکیم

متقدمین حکما مین سے یہ ایک فاضل حکیم تھا مصر مین جا کر اوسنے تعلیم پائی
فلسفہ علم اوس ملک مین شائع کیا اسکا قول ہی

نکتہ چارون عناصر سے پہلے پانی پھر ہوا پھر خاک پیدا ہوئی اونکے بخارات سی
آگ کا نمود ہوا آگ کے دھوین سے آسمان نے ظہور پایا ستارون نے نور پایا

جب بنایا حضرت خالق نے عنصر کا وجود
پہلے پانی پھر ہوا پھر خاک کو پیدا کیا
آگ کا پھر ہو گیا اون تینون عنصر سے وجود
دود سے اوس آگ کے افلاس کو پیدا کیا

نکتہ بہت خاموشی سستی لاتی ہے بہت سی گفتگو دیوانہ بناتی ہے بہت سی نجابت
سے عزت جاتی ہے ان تینون کامون مین بہر حال اعتدال مطلوب ہی

بہت خاموش رہنا بھی بُرا ہے
کہ ہو جاتا ہے کاہل اوس سے انسان
بہت سی گفتگو بے سود باتین
تجھے دیوانہ کر دینگی مری جان
کرے گر تو لجاجت حد سے زیادہ
نہین ہے سرور تری عزت کی شایان

نکتہ دنیا مین تین قسم کے انسان ہین ایک نیک جنھون نے نیکی کو پہچانا نیکون
کے رستے کو جانا دوسرے جنھون نے بدی کو اچھا سمجھا نیکون کے چال چلن کو نہ لیا تیسرے
غافل جو نیکی اور بدی دونون کو نہین پہچانتے غفلت کے مارے کسیکی نہین انسے

جو ہین نیکی کو پہچانتے ہین
جو بد ہین وہ نیکون کو بد جانتے ہین
بُرائی بھلائی سے غافل ہین غافل
غرض وہ کسیکی نہین مانتے ہین

نکتہ انسان کی زندگی بندہ ہونیکا باعث ہے اور موجب آزادی کا

بندگی کی قید مین ہوگا اسیر
جب تلک زندہ ہے بندہ خاکسار
ہے وبال جان بس اوسکی زندگی
سر بسر رنج و ملال اضطرار
اس سے ہو آزاد کیونکر جب تلک
مر نہ جائے بندۂ بے اعتبار

پند ہر ایک شخص کو اپنے آپ سے زیادہ عقلمند جانو اور خود کو نادان سمجھو مشورت کے وقت

دانا اور نادان سبکی تقریر سنو اونکے اقوال کو عقل کی میزان مین تولکر عمل کرو

سمجھ دانا سمجھ لو سبکو سرور — اور اپنے آپکو نادان سمجھ لو
بوقت مشورت ہر اک کی تقریر — بہت سے غور سے ایجان سمجھ لو

نکتہ بدون کے ساتھہ نیکی کرنا بدکام مین اونکو یاری دینا نیکونکے ساتھہ بدی کرنا ہے

کار بد مین گر مدد کرتے ہو تم — خوب بد سمجھو کہ بد کرتے ہو تم

انکبانس ملیطی حکیم

یونان مین یہ ایک فاضل حکیم تھا حکمت کا علم اسنے کمال کو پہونچایا اسکا قول ہے
نصیحت اے ناشاکر بندے خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرو ورنہ اوسکے بغیر کوئی اور رازق تلاش کرلے جو تجھکو تیری خواہش کے بموجب بہت سا رزق پہونچائے

گر قناعت اوسپہ جو روزی رسان — روز روزی کرتا ہے تجھکو عطا
اور کر ورنہ کوئی رازق تلاش — جس سے روزی پائے تو بے انتہا

پند اپنے معبود کی عبادت مین کاہل نہو ورنہ اوسکے سواے کوئی ایسا معبود ڈھونڈہ جو تجھکو بندگی کی قید سے چھوڑائے گناہون کے عذاب سے بچائے خود بنا رہے

بندگی کر بندگی — ہے اگر تو بندۂ اہل صفا
ورنہیں منظور جا کر ڈھونڈہ لے — جز خدا معبود کوئی دوسرا

پند خدا کا حکم مان اپنے آپکو محکوم جان ورنہ اوسکی ملک سے نکل جا اپنا کوئی اور حاکم بنا

مان لے فرمان خالق مان لے — اوسکو حاکم اپنے کو محکوم جان
ورنہ اوسکے ملک سے فوراً نکل — اور بنا جا کر کہین باہر مکان

انکبا غورس ملیطی حکیم

ولایت یونان مین یہ بڑا حکیم تھا افلاطون الٰہی بھی اسکی تصانیف مین اسکا مداح ہے اسکا قول ہے اپنے نفس کو اگر تم بندہ بناؤ قابو مین لاؤ تو خدا کے بندے کہلاؤ

نفس اپنے کو نہ کر حرص و ہوا کا بندہ	گر تو یہ چاہے کہ ہو اپنے خدا کا بندہ

عمر کے جنس کی تجارت مین سراپا نقصان ہے بخلاف اور اجناس کے کہ اونمین فایدے ہین مگر یہ جنس ایسی ناکارہ جنس ہے کہ دم بدم اور ساعت بساعت دن بدن کم ہوتی جاتی ہے

بھروسا زندگی پر کیون عبث ناداں کرتے ہین	جب آخر موت ہی ناحق وہ اس جینے پہ مرتے ہین

پند اپنی زندگی کے دن اس زندہ دلی کے ساتھ بسر کرو کہ مرنے کے بعد بھی تمہارا نام زندہ رہے اور اگر ایسا نہین ہے تو اس زندگی مین بھی تم اپنے آپ کو زندہ نجانو مردہ سمجھا لو

زندہ دل ہین جتنے مردان خدا	رکھتے ہین زندہ دلی سے اپنا کام
خوش ہے ساری خلق اونکے خلق سے	زندہ بعد از مرگ بھی ہے اونکا نام

پند ناداں کو زبردستی سے سمجھانا اور سپر تشدد سے بچانا منع ہے جب تک کہ اونکا نفس سرکشی بداخلاقی و جہل کے پنجے سے رہائی نپائے سیدھی راہ پر نہ آوے

کفر کب جاتا ہے اس کافر کشی سے ہو منع	نفس یہ کافر نمر کر جب تلک مردا ہے

زیتون اکبر حکیم

یہ حکیم انکساغورس اور دیمقراطیس کا ہم عہد تھا حکیم لاوتوس نے اس سے تعلیم پائی ۔ حکایت ایک روز یہ حکیم بادشاہ کے پاس گیا اوسنے کہا کہ مجھکو تو ایسی نصیحت کر جو کام آوے حکیم پانی کا بھرا ہوا کاسہ بادشاہ کے روبرو لایا اور کہا کہ اگر تو کبھی پیاسا تشنہ ہو کر زیست سے نا امید ہو جاوے تو اس پانی کے کاسہ کو کتنی قیمت پر خریدے کہا کہ اپنا آدھا ملک دیکر لیلون اور پانی پی لون کہا کہ اگر پھر پیا ہوا پانی تیرے مثانہ مین بند ہو جاے پیشاب نہ آئے تو طبیب کو اوسکے اجرت کے عوض مین کیا دے کہا کہ نصف ملک باقیماندہ

داد خالق ترا دو گوش و دو چشم	تا کہ بینی و بشنوی بسیار
یک زبان آفرید در کاست	کہ بگفتار کم کنی تکرار

نکتہ چپ کے فائدے بولنے کے فائدون سے زیادہ ہین اور خاموشی کا نقصان بولنے کے نقصان سے کم

سود خاموشی ز سود گفتگو	ہست در سودای دنیا بیشمار
ور بود نقصان بود کمتر ازو	ہوش دار ای صاحب دین ہوشیار

نکتہ عقلمند کی پہچان کم گوئی اور خاموشی ہے اور نادان کی شناخت یادہ گوئی اور زبان درازی

ہست کم گو صاحب عقل و تمیز	مرد نادان یاوہ گو بسیار گو

حکمت حکمت کا علم روح انسانی کی طب ہے اور دل کا علاج اور حکیم انسان کی جان اور روح کا طبیب و معالج

علم حق ہے طب روح آدمی	اوسکا عالم ہے طبیب جان و دل

نکتہ سخن جبتک متکلم نہین کہتا اوسکا مالک رہتا ہی جب کہدیتا ہے مملوک بنجاتا ہے

بر زبان لائے نہ تو جبتک سخن	ہے ترا اوسپر سراپا اختیار
بات جب منہ سے ترے نکل گئی	پھر نہین ہے اوسپہ تیرا اختیار

نکتہ خوش خلقی انسان کے عیب کو چھپاتی ہی اور بد خلقی اوسکی خوبی و علم و ہنر کو

اچھے خلقون سے تری بدصورتی چھپ جائیگی	ہوگیا پنہان بدمزاجی سے ترا حسن جمال

نکتہ چپ رہنے والا اگرچہ نادان ہو مگر اوسکے نہ بولنے کے سببسے لوگ اوسکی نادانی پر وقوف نہین پاتے جب بولا تا ثابت ہو گیا کہ وہ احمق عقل سے خالی صورت کا آدمی ہی

مرد نادان جبتک خاموش ہے	سب تصور کرتے ہین اوسکو عقیل
جس گھڑی بولا وہ ثابت ہو گیا	ہے وہ خالی عقل سے بے قیل و قال

محو رہتا ہے وہ اپنے آپ مین — غیر کی خوبی نہین پہچانتا

پسند اپنے سے زیادہ دولتمند اور خوبصورت عورت کے ساتھہ نکاح کرنا ذلت ہے کیونکہ وہ متابعت کا بار نہین اوٹھائیگی اطاعت مین نہین آئیگی شوہر کا مرنا خدا سے چاہیگی اور منتظر رہیگی کہ کب وہ نامطبوع شوہر مرے اور وہ کسی ہم رتبہ وہم صورت کو شوہر کرلے

مار دیگی تجھکو اپنے زہر سے — گر ہوئی زلف دوتا سے دوستی
سانپ بہتر ہے کہ تیرا دوست ہو — پر نہ ہووے بیوفا سے دوستی

دیمقراطیس حکیم

یہ حکیم ہمعصر بہمن ابن اسفندیار کا تہا ارسطو اوسکے قول کو اپنے استاد افلاطون کے قول پر ترجیح دیتا تھا حکمت کے علم مین گویا اسکو حکما کا امام کہا جاے تو بجا ہے اسکا قول ہے نکتہ انسان مین بڑا جوہر انسانیت ہے جب یہ نہو تو اور حیوان اس سے بہتر اور یہ سب سے کہتر ہے اور انسانیت صرف خدا کا بندہ دکھلاتا حکم کا مطیع ہوتا ہے

تراپہ نفس کا قسم اور سرکش — اگر ہو یا سگ اسے سر و ربی رام
یہ خیال ہو ہنان موسن ہو مشہور — مسلمان سب مسلما تو نہین ہو نام

نکتہ انسان کا کمال اوسکے مزاج کا اعتدال ہے یعنی ایسا میٹھا نہو کہ لوگ اوسکو کہا جائین اور نہ اتنا تلخ کہ لوگون کے منہ سے گر جاے اور تھوکین سے کوئی اوسکی صورت نہ دیکھے

ہے کام کا وہ مرد کہ دنیا کے کام مین — پہونچا دے اپنے کام کو حد کمال تک
شیرینی اور تلخی مین ہر دم باحتیاط — ہو ذائقہ مزاج کا اک اعتدال پر

اومیرس حکیم وشاعر

یہ حکیم موسی نبی سے پانسو نو برس اول پیدا ہوا اور شاعری ایسی کمال کی تھی کہ آجتک اوسکے اشعار کے دیوان کو ارسطو اپنے زیر مطالعہ رکھا کرتا تھا جسکے مضامین سراپا توحید وعرفان سے مملو تھے حکایت ایکمرتبہ یہ حکیم دشمنونکی قید مین آگیا وہ اسکو بیچنے کیلیے نخاس مین لیگیے

خریدار نے اوس سے پوچھا کہ کہاں سے آیا ہی کہا باپ کی پیٹھ سے کہا تیرا وطن کون ہی کہا عالم بالا کہا کہاں آکر پڑا کہا روے زمین پر کہا تیری قیمت کیا ہی کہا مٹھی بھر خاک کہا اگر مین تجھکو خریدلون تو کس کام آیگا کہا کچھ کام بھی جانتا ہے کہا بیکاری خریدار نے یہ تقریر سنکر جانا کہ یہ کوئی حکیم ہے فی الفور خرید کر آزاد کر دیا مدت تک یہ اپنے علم وفضل کے اظہار مین معروف رہا اکیاسی برس کی عمر پائی اسکا قول ہے

قول لاخیر فی کثرۃ الرؤساء یعنی بہت سے حکام مین خیر نہین ہوتی اور نہ اتفاق ہوتا ہی

ایک وہ عالم ہے جسکے حکم مین کار فرما ایسین گر ہوتے بہت	سرنگون رہتے ہین حکام زمان رہتے کب قایم زمین و آسمان

نکتہ کم بولنا بیل کا کام ہی اور چلانا عادت کتے کی انسان وہ ہی کہ ان دونون حالتون مین اعتدال رکھے

بیل چپ رہتا ہے ہر شام وسحر زمرۂ انسان سے ہی انسان وہی	اور چلاتا ہے سگ ہر ماہ وسال جو کہ ان دونون مین رکھے اعتدال

سقراطا یا سقراطیس حکیم

یہ حکیم فلاسفہ حکماء مین سے بڑا کامل و فاضل و عالم شمار کیا گیا ہے فیثاغورس حکیم سے اسنے تعلیم پائی افلاطون نے حکمت کی تعلیم اس سے حاصل کی پہلے یہ بڑا دولتمند صاحب جاہ تھا اور ایک مدت مدید تک بہمن بن اسفندیار کی وزارت پہ یہ مقرر رہا آخر یہ تارک ہوا اور دنیا کے کاروبار چھوڑ دیے

حکایت اس حکیم کی عورت زبان دراز اور بدخو تھی ایکروز حکیم کے ساتھ اسنے تکرار کی اور یہ اوسکی زبان درازی سے تنگ آکے گھر سے باہر نکل آیا عورت نے مکان کے اوپر سے ایک لوٹا پیشاب کا بھرا ہوا حکیم کے سر پر دے مارا لوگ ہنسے اور حال پوچھا کہا کہ پہلے بجلی چمکی پھر مینہ برسا یعنے پہلے عورت غصے مین آئی پھر پیشاب کا برتن بلندی سے پھینکا

فائدہ اس حکیم کو حکمت کا علم ایسا عزیز تھا کہ اسنے کوئی کتاب تصنیف نہ کی اور نہ کوئی رسالہ کسی اور فن مین لکھا

حکایت اس حکیم نے اپنا اپنا مذہب ایجاد کیا بہت سے لوگونکو خدا پرستی کی تعلیم دی اسلیے یونانی بت پرست اوسکے جانی دشمن ہو گئے اور بادشاہ کو اوسکے قتل پر آمادہ کیا بادشاہ نے بکمال بے انصافی اوسکو قتل کرادیا قتل کیوقت بادشاہ نے حکیم کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ موت کے اقسام ہین تجھکو کونسی موت پسند ہی بیان کر حکیم نے زہر کا کھانا منظور کیا اور نہایت خوشی کے ساتھ زہر کا جام پی لیا اور مر گیا

نوش کر مسرور خوشی سے نوش کر	ہاتھ پر جب آئے پیمانہ موت کا
گرچہ پہلے ذایقہ اسکا ہے تلخ	شہد کا دیتا ہے پر آخر مزا

فائدہ اس حکیم کے اقوال و آداب کے تذکرون سے کتابین بھری ہوئی ہین اون مین سے تھوڑی لکھی جاتی ہین

نکتہ تمام خزانون سے بڑا خزانہ ہنر ہے اور کل عزتون سے بڑی عزت عقلمندی اور تمام دشمنون سے بڑا دشمن بدخوئی

علم سے انسان کا پایہ ہی بلند	آدمی کی عقل سے توقیر ہے
ہر گھڑی اوسکو ضرر پہونچاتی ہی	عادت بد جسکی دامنگیر ہے

نکتہ کامل حکیم کسیکی تعریف کرنیسے خوش نہین ہوتا اور نہ کسیکی مذمت کرنے سے اوسکے مزاج مین کدورت آتی ہے جاہل کا جانی دشمن اور ہنرمند کا دلی دوست ہوتا ہی

کرو تم مدح اوسکی یا مذمت	نہ خوش ہوتا ہی دانا اور نہ غمگین
عدو جاہل کا اور عالم کا ہی دوست	حکیم نیک طینت مرد حق بین

نکتہ دنیا مین دو شخص نیکنام ہین ایک عالم حق گو دوسرا جاہل حق سنو

ہین یہ دونون فی الحقیقت نیکنام •	عالم حق گو و جاہل حق شنو

نکتہ دنیا کو انسان اگر اپنے اختیار سے چھوڑیگا ایکروز بزبردستی اوس سے چھوڑائی جاویگی اور بیچارا
انسان اسکو بے اختیاری کی حالت مین چھوڑکر اور حسرت و افسوس دل مین لیکر چلدیگا

رضامندی سے چھوڑ دو آج ہی دنیا کو بہتر ہے		وگرنہ کل مجبوری اسے کتنے چھوڑا لینگے

نکتہ دنیا بعض کے لیے ہلاک ہونیکا مقام ہے اور بعض کیواسطے موجب حیات کا یعنی جو دنیا کا
طلبگار ہوا ذلیل و خوار ہوا مفت مارا گیا اور جسنے اوسکو چھوڑا ابدی زندگی پائی۔

محبت غیر حق کے ساتھ کب حق دوست کرتا ہے		وہی مارا گیا دنیا مین جو دنیا پہ مرتا ہے

پسند ماں باپ کیساتھ ایسی خوبی کے ساتھ پیش آؤ جیسے کہ تم اپنی اولاد سے خوبی کے امیدوار ہو

سرورا با والدین احسان بکن	گر توئی زاولاد خود امیدوار
زانکہ دنیا مزرع ہر کارشست	آنچہ تخم افگندہ امیدوار

حکمت دنیا کے طالب کو ایسے کشتی سوار کے ساتھ تشبیہ دینی چاہیے
جسکی کشتی گرداب مین پڑی ہوئی ہو کیونکہ اگر غرق نہ ہو تو بھی کنارہ تک
پہونچے اوسکے اوقات نہایت خطرناکی کے ساتھ کٹینگے

ہست دنیا دار در کشتی سوار	سرور سرگشتہ در گرداب غم
تا نہ بر ساحل برد کشتی زخویش	رنج و غم بروے فزاید دمبدم

نکتہ انسان مرنیکی خاطر پیدا ہوتا ہے اور مرنے ہی کیواسطے اوسکی زندگی ہے

تو ہے مرنے کے لیے پیدا ہوا		ہے تری مرنے کی خاطر زندگی

نکتہ نیکوکار کے مرنیسے خاص اوسکی ذات کا آرام ہے اور بدکار کے مرنے
سے تمام زمانہ آرام پاتا ہے۔

نیک گر میرد شود خود از غم دوران خلاص	بد اگر میرد از و یابد زمانہ زندگی

حکمت مین آدمی غم کے پنجے سے کبھی نہیں چھوٹتے ایک حاسد کہ محسود کی نعمت کا غم
ہمیشہ اوسکو دامنگیر ہے دوسرے تو انگر کہ مال کی نگہبانی کرتا ہے مال کے تلف ہوجانیکا

غم مین مرتا ہے۔ تیسرے مفلس جاہ طلب کہ نہایت غم و غصہ مین اوسکی عمر کا زمانہ گذرتا ہے کبھی خوش نہین ہوتا

سہ کس از رنج و غم خالی نباشند — یکے حاسد سیہ دل مرد گمراہ
دوم ممسک کہ دارد مال و دولت — سوم مفلس کہ باشد طالب جاہ

نکتہ حق کے طالبونکو واسطے دنیا اور مال دنیا دوزخ کا عذاب ہی اور دنیا دارونکے لیے بہشت

مرد حق را دار دنیا دوزخ است — بہر دنیا دار گلزار بہشت

نکتہ دانا انسان دنیاے فانی کو فانی اور مرگ کو باقی تصور کرتا ہے چند روزہ زندگی پر دل نہین باندھتا

سرورا فانیست در دنیای دون — گنج و مال و دولت و حسن و جمال
تو فنا ہستی و انجامت فنا — مرگ تو باقی ست اندر حملہ حال

پند مجلس مین چپ رہنا اور کسیکے بلا نسے بولنا بہتر ہے اس سے کہ بلا اجازت بولو اور بے موقع تقریر کرو اور اہل مجلس تمکو چپ رہنے کے لیے اشارہ کرین

مگر ومت بات اور ہرگز نہ بولو — نہ بے موقع زبان پر لاؤ تقریر
اگر بولوگے سر ورلے بلاۓ — کہان باقی رہیگی عز و توقیر

نکتہ عاقل وہ ہے کہ دنیا کے زوال کو پہچانے اور یقین جانے کہ ایک روز مرونگا اس سے کنارہ کرونگا تیر وہ مغرور رہے راستی سے دور رہے خدا کو بھول جائے مرگ کو خیال مین نہ لاۓ

جسیہ اتنا تکبر اور غرور — عمر بھی دولت ہی مال و جاہ ہے
دم نہ آیا جب تو پھر ای ہمہ ہو — نیست ہی سب کچھ فنا فی الصدر ہے

نکتہ اچھے اعمال انسانکو اچھا بناتے ہین بد افعال بدکار و بد خلق کہلواتے ہین

نیک وہ دنیا مین ہے نیکی سے جو پیش آئیگا — • — ہوگا جو اہل بدی آخر کو بد کہلاۓ گا

نکتہ خالق کا دوست سبکا دوست ہے اوسکا نافرمان تمام زمانہ کا دشمن و بدخواہ

طلب کن سرور از حق ذات حق را	کہ پیش طالبان مطلوب باشی
محبت کن محبت کن محبت	کہ در دور زمان محبوب باشی

نکتہ دنیا کی زندگی مرگ سے بھی دشوار ہے زندہ انسان طرح طرح کی مصیبت اور کئی قسم کی بلائیں گرفتار رہے آخر جب مرجاتا ہے اس عذاب سے رہائی پاتا ہے

زندگی انسان کی بھاری قید ہے	جسکے باعث ہے بلائیں مبتلا
بندہ پابند چھوٹا بند سے	مرگیا اچھا ہوا اچھا ہوا

حکمت جس چیز کی ماہیت دریافت کرنے میں عقل کا دخل نہو اوس میں بولنا جہل ہے اور بنا ظہرہ ناروا

دور موجبات عقل و فکر سے	اوسکے پھر نزدیک کیوں جاتے ہو تم
دخل دیکر اوس میں اپنے آپ کو	کسلیے تکلیف پہونچاتے ہو تم

پند عاقل کو چاہیے کہ جاہلوں کے ساتھ ایسی نرمی اور خوبی کے ساتھ تقریر کرے جس سے وہ مطلب سمجھ جائے ہر طرح سے تسلی پائے جیسے طبیب معالجہ سے پہلے اپنی خوشگوئی سے بیمار کو شفا کا امیدوار کر دیتا ہے۔

سردر او قت کلام وعظ و پند	موم شو با جاہلان سنگدل
نرم کن دل زمین ہنگام کشت	تا بر آید گل ازان ناکارہ گل
چاہیے پیش آؤ لطف و مہربانی سے ہمیش	مہربان تا صبح بھی مانند طبیب مہربان

نکتہ دنیا کے طالب کو پہلے مال کے کمانے اور اوسکے بہم پہونچانیکا غم ہوتا ہے پھر اوسکی حفاظت اور پاسبانی کا پھر آخری وقت اوسکے چھوڑ جانیکا

ابتدا سے انتہا تک ہے مدام	طالب دنیا گرفتار بلا
زندہ ہے جبتک کہ اوسکی فکر میں	دل میں لیجاتا ہے پھر خار بلا

نکتہ کھانا اسقدر کہ اشتہا رفع ہو پانی پینا اتنا کہ تشنگی نرہے پوشاک ایسی کہ بدن برہنہ نرہے گھر ایسا کہ جس مین گذارہ ہو سکے انسان کی حاجت روائی وضروری اسایش کے لیے کافی ہو بغیر لذیذ کھانیکا کھانا معطر وسرد شربتونکا پینا قیمتی لباس کا پہننا اونچے محلون کا بنانا تکلف وبڑائی مین آنا سراپا اسراف ہے

گذارہ کرلو اس دنیا مین سرور	گذر دن جائین جس سے زندگی کے
تکلف جتنے تم کرتے ہو چھوڑ دو	نہین یہ کام اچھے زندگی کے

نکتہ مرگ انسان کو ذلت کے عالم سے راحت کے جہان مین پہونچاتا ہے زمین سے آسمان پر لے جاتا ہے

چہ مرگست این رفیق راہ عقبےٰ	کہ در ملک حقیقت مے رساند
چہ بند بندگی مے سازد آزاد	ترا از غم بہ راحت میرساند
بردبر چرخ گردون از زمینت	چو خور بر اوج عزت میرساند
ازین غم خانۂ دنیائے پرخار	بہ سیر باغ جنت میرساند
فدا کن جان خود سرور برین مرگ	کہ او راحت بجانت میرساند

حکمت قناعت اوسکو کہتے ہین کہ انسان تنہائی کو دوست رکھے اپنے جسم کو خادم و مصاحب سمجھے جوتیونکا گھوڑا بنائے عریانی کی پوشاک پہنے زمین کو خوابگاہ جانے بوریے کو فرش پہچانے چاند سورج سے روشنی لے چراغ اور شمع کے غم مین نہ چلے عبادت سے انس رکھے علم پڑھنے کا کسب کرے روزی کا غم نہ کھائے معاش کا الم دل سے اوٹھائے پس قانع جب ایسا ہو جائے گدائی کے جامے مین شاہنشاہی کا آرام پائے

ہو جو قانع اوج ہستی پر وہ روشن ماہ ہے	ہے گدا ظاہر مگر باطن مین شاہنشاہ ہے

حکمت انسان کو خالق نے دو کان اور دو آنکھین اور ایک زبان بخشی ہے یعنے دیکھے اور سنے بہت اور تھوڑا بولے

داد خالق ترا دو گوش و دو چشم — تا کہ بینی و بشنوی بسیار
یک زبان آفریدہ در کاست — کہ بگفتار کم کنے تکرار

نکتہ چپ کے فایدے بولنے کے فایدون سے زیادہ ہین اور خاموشی کا نقصان بولنے کے نقصان سے کم

سود خاموشی ز سود گفتگو — ہست در سوداے دنیا بیشمار
در بود نقصان بود کمتر از ان — ہوش دار ای صاحب ہوشیار

نکتہ عقلمند کی پہچان کم گوئی اور خاموشی ہے اور نادان کی شناخت یاوہ گوئی اور زبان درازی

ہست کم گو صاحب عقل و تمیز — مرد نادان یاوہ گو بسیار گو

حکمت حکمت کا علم روح انسانی کی طب ہے اور دل کا علاج اور حکیم انسان کی جان و روح کا طبیب و معالج

علم حق ہے طب روح آدمی — اوسکا عالم ہے طبیب جان و دل

نکتہ سخن جب تک متکلم نہین کہتا اوسکا مالک بنتا ہی جب کہہ دیتا ہی مملوک بنجاتا ہی

بر زبان لائے نہ تو جبتک سخن — ہے ترا اوسپہ سراپا اختیار
بات جب منہ سے تری نکلی گئی — پھر نہین ہے اوسپہ تیرا اختیار

نکتہ خوش خلقی انسان کے عیب کو چھپاتی ہی اور بدخلقی اوسکی خوبی و علم و ہنر کو

اچھے خلقون سے تری بد ہوتی چھپ جائیگی — ہو گا پنہان بدمزاجی سے ترا حسن و جمال

نکتہ چپ رہنے والا اگرچہ نادان ہو مگر اوسکے نہ بولنے کے سبب لوگ اوسکی نادانی سے واقف نہین پاتے جب بولا ثابت ہوگیا کہ وہ احمق عقل سے خالی صورت کا آدمی ہی

مرد نادان جب تلک خاموش ہے — سب تصور کرتے ہین اوسکو عقیل
جس گھڑی بولا وہ ثابت ہوگیا — ہے وہ خالی عقل سے بے قال و قیل

نکتہ انسانکی خوبی وحسن وجمال کے ساتھ اگر خوش خلقی کا ضمیمہ بھی ہو تو سمجھنا چاہیے کہ یہ آدمی بظاہر وباطن حسین وجمیل ہے ورنہ جسم بے جان اور تن ناتوان ہے

خوبصورت ہو اگر خوش خلق بھی	ظاہر و باطن وہ کہلائے جمیل
پس اگر صورت ہو نیک اور خلق بد	نیک و بد اوسکو سمجھتے ہین ذلیل

پند بدصورت آدمی کو چاہیے کہ اپنی شکل خوش خلقی کے پردے مین چھپائے

صورت بدصورت خود را بپوش	در حجاب نیکی اے نیکو خصال
تا نظر آید بچشم اہل دید	صورت حسن تو چون بدر کمال

نکتہ جوانی کا انجام پیری صحت کا اخیر بیماری زر کا مآل کمزوری دولت کا مآل مفلسی و بیدولتی زندگی کا مآل مرگ کمال کا مآل زوال خوبی کا انجام بدصورتی نوکر کا مآل معزولی

ایکدن آجائیگا آسیب زوال	ہے کمال حسن صورت چار دن
چار دن کی زندگی پر ناز یا ندہ	ہے یہ ملک و مال و دولت چار دن

نکتہ عورت کی دوستی شیطان کا نردبان ہے جسطرح سے وہ انسان کے جسم مین آتا ہے اسی طرح حرص ہوا ہر ایک گناہ کا مادہ ہے جب حرص غالب ہو جاتی ہے تو تمام گناہ اوس سے سرزد ہوتے ہین

آتا ہے دل مین ترے جس راہ سے	حب زن ہے نردبان شیطان کا
گر نہ ہو اہل عورتون پر اپنا جی	مت بنا دل کو مکان شیطان کا

نکتہ گیارہ چیزون سے انسان کو گیارہ چیزین حاصل ہوتی ہین اول خاموشی سے ہیبت و رعب دوسرے عدالت سے بزرگی تیسرے انصاف سے نیکنامی چوتھے احسان سے قدر و منزلت پانچوین تواضع سے عزت چھٹے خوش خلقی سے صفائی ساتوین قناعت سے بیغمی آٹھوین صبر سے راحت نوین تحمل سے کم آزاری دسوین سخاوت سے سعادت گیارہوین عبادت سے حرمت پس جو انسان یہ گیارہ مراتب پائیگا پورا انسان کہلائیگا

موجب افتخار فخر آدمی	یازدہ چیز ست سروریا ادار

هیبت و رعب آیدت خامشی — معدلت بخشد ترا عز و وقار
از تواضع عزتت حاصل شود — وز قناعت بے غمی در روزگار
گردوت سینه از حسن خلق صاف — صبر بخشد راحت لیل و نہار
از تحمل گردد آزادی نصیب — وز سخا یابے سعادت بیشمار
بندگی کن تاکه حق بخشد ترا — در سران دہر تاج افتخار

پند سچ بولنے والیکی عزت کرو اوسکے کہنے سے دلپر کدورت مت لاؤ اگرچہ وہ تمہارے عیب کہتا ہو جھوٹھے کو بیعزت سمجھو اوسکی بات پر خوش مت ہو اگرچہ وہ تمہاری تعریف کرتا ہو

سچ اگر کہتا ہو کوئی تیرے عیب — سر ورا کر اوسپہ جان اپنی نثار
جھوٹا اگر تعریف کرتا ہو تری — جان اوسکو کاذب بے اعتبار

پند عورت کی دوستی حاکم کے حلم اور جاہل کی محبت پر بھروسا نہ کرو کیونکہ صندل کا درخت اگرچہ سرد مزاج ہی مگر تیز ہوا کے چلنے اور شاخونکے باہم ٹکرانیسے ایسا جل اوٹھتا ہی کہ تمام جنگل کو جلا دیتا ہی اور اوسکی آگ سے ہزاروں پاس کے درخت جلکر خاک ہوجاتے ہین -

صحبتِ بے جہلست حلم حاکمان — الفتِ جاہل ندارد اعتبار
مہرِ زن قہرِ خداے اکبرست — ہوشدار اے مرد دانا ہوشیار

حکایت افلاطون نے سقراط کی شاگردی سے پہلے تین سوال اوسکی خدمت مین لکھے اور جواب پوچھا اول یہ کہ دنیا مین واجب الرحم کون ہی دوسرے لوگونکی کام کسوقت ضائع ہوتے ہین تیسرے کس چیز کے ذریعہ سے انسان راحت پاتا ہی اسکے جواب مین سقراط نے لکھا کہ ترحم کے لایق تین شخص ہین اول وہ نیک خلق جو کسی بدخلق بد مزاج کا محکوم ہو دوسرے وہ عاقل جسکا مشیر جاہل ہو تیسرے وہ کریم جو لئیم کا محتاج ہو اور کام لوگونکے تین وقتون مین ضائع ہوتے ہین اول اوسوقت کہ کوئی عقیل اپنے لیے حق مین نیک رائے دیوی اور وہ اوسکو قبول نہ کرے دوم اوسوقت کہ جنگ مین کسی مستعد پہلوان کے باوجود موجود ہونے

ہتھیاروں کے کچھ کام نہ نکلے تیسرے اوسوقت کہ بخیل کا مال جمع رہے اور وہ اوسکو مرجائے جیتے جی کسیکو اوس سے فائدہ نہ پہونچا ہے انسان تین چیزون سے عزت پاتا ہے اوّل شکر جس سے نعمت ملتی ہے دوم ذکر جس سے زبان پاک ہوتی ہے تیسرے قناعت جس سے استغنا حاصل ہوتا ہے افلاطون نے جب یہ جواب سنا سقراط کی خدمت مین آیا اور حکمت کا علم تکمیل پہونچایا کامل اکمل حکیم کہلایا فلاطون حکیم الٰہی خطاب پایا

شکر سے پاتا ہے نعمت آدمی	ذکر سے ہوتی ہے پاکیزہ کی زبان
ہے قناعت جس سے ہوتا ہے عزیز	بندۂ فالغ میان بندگان

حکیم دیوجانس کلبی

فلاسفہ قدریہ حکما مین یہ حکیم تارک الدنیا مشہور ہے جسنے اپنے کھانے کے لیے کبھی ذخیرہ نہین جمع کیا اور نہ اپنے رہنے کے لیے گھر بنایا اور نہ ایک مکان مین سکونت اختیار کی جنگل جنگل پھرنا اور بیابانی وحشیون کے ساتھ انس رکھنا اسکا کام تھا۔

حکایت لوگون نے اس حکیم سے پوچھا کہ لوگ تجھکو کلبی کیون کہتے ہین کہا اسلیے کہ مین نیکون کے ساتھ تملق کرتا ہون بدون کو دیکھکر چلاتا ہون اونکو اپنے پاس آنے نہین دیتا بلکہ کاٹنے کو دوڑتا ہون اس سبب سے وہ مجھکو کتے سے تشبیہ دیتے ہین

حکایت اس حکیم نے آخر عمر مین نیک و بد دونون کے ساتھ ملنا چھوڑ دیا لوگون نے اسکا باعث پوچھا تو کہا کہ نیکون سے مین اس لیے نہین ملتا کہ وہ بدون کو نصیحت نہین کرتے اور بدون سے اس لیے بیزار ہون کہ وہ نیکون کی قدر نہین جانتے انکار تہ نہین پہچانتے اونسے فائدہ نہین لیتے

فائدہ ایک روز اس حکیم نے ایک خوبصورت بدسیرت آدمی کو دیکھا فرمایا کہ گھر اچھا ہے مگر گھر والا نہایت برا ہے کاشکے مکین اور مکان دونون اچھے ہوتے تو نہایت خوبی ہوتی

روی خوبت بخلق خوش زیبا ست
صورتت خوش بود بسیرت نیک

جامہ می زیبدت بجسم حسین
کہ بود زینت مکان بہ مکین

فائدہ ایک روز دو شخص ایک توانگر دوسرا درویش جو آپس مین دوست تھے حکیم کی خدمت مین آئے فرمایا کہ اگر تم آپس مین دوست ہوتے تو ایک توانگر دوسرا درویش نہ رہتا دونونکا مال آپس مین مشترک ہوتا کسی طرح کی جدائی نہ رہتی

دوست وہ ہوتا ہے جو ہر حال مین
دولت و حشمت خزانہ ایک کا

دوست کی حالت مین شامل حال ہو
بے تکلف دوسرے کا مال ہو

فائدہ لوگون نے اس حکیم سے پوچھا کہ علما و حکما اغنیا کے پاس جاتے اور غنی علما کی خدمت مین نہین آتے اسکا کیا باعث ہے فرمایا کہ علما کو اپنے فائدے کا جو اونکو اغنیا کے پاس جانیسے حاصل ہے اور دولتمند غافل ہین اپنے عمدہ فایدونکے حاصل کرنیسے اونکو سخت عار ہے اور نہین چاہتے کہ اونسے فایدہ پائین فیض اوٹھائین

اغنیا کے پاس جاتا ہے حکیم
ایک دولتمند اوسکے فیض سے

جسکو اپنے فایدے پر ہے نظر
بے خبر ہے بے خبر ہے بے خبر

حکایت یہ حکیم ایک بڑے پختہ خم مین رہا کرتا اور کہتا کہ میرے جیسا گھر ہے کسیکا نہین ہے اور ونکے گھر قایم اور میرا متحرک ہے جہان چاہون اوٹھا کر لیجاؤن جاڑون مین اوسکو سورج کے سامنے کر دیتا ہون دھوپ کا فائدہ لیتا ہون گرمیون مین اوسکی پشت سورج کیطرف کر دیتا ہون دہوپ کی گرمی سے پاتا ہون برسات مین بھیگنے سے محفوظ رہتا ہون سیلاب کے وقت میرا گھر پانی پر تیرتا ہے کشتی کی حاجت نہین ہے میرے قد کے برابر یہ گھر ہے بیٹھنے اوٹھنے مین تکلیف نہین پاتا ہر حال آرام حاصل ہے

سرای دہر مین وہ گھر بنا لے
تو جائیگا تو پھر آکر کرین گے

کہ ہو جس مین فقط تیرا گذارا
کوئی اور آدمی اوسمین اوتارا

فائدہ اس حکیم کے پاس پانی پینے کے واسطے ایک مٹی کا پیالہ تھا اوسکو ہر وقت بغل میں دبائے رکھتا تھا ایک روز اوسنے دیکھا کہ ایک شخص نہر کے کنارے ہاتھوں سے اوٹھا کر پانی پی رہا ہے اوسی وقت حکیم نے پیالہ توڑ ڈالا اور کہا کہ جب پانی پینے کا کام میں اپنے ہاتھوں سے لے سکتا ہوں تو پیالہ کی کیا حاجت ہے،

بے تکلف کام چل سکتا ہے جب — کیوں تکلف کرتا ہے اے نیکنام
پانی پی سکتا ہے جب ہاتھوں سے تو — داب کیوں زیر بغل رکھتا ہے جام

حکایت اسکندر رومی جب اسکے شہر پر قابض ہوا اوسکے پاس گیا دیکھا کہ حکیم زمین پر سوتا ہے ایک لات اوسکی پیٹھ پر مار کر کہا کہ اے تیرے رہنے کا شہر لے لیا اور تو ابھی خواب غفلت میں پڑا سوتا ہے جواب دیا کہ شہر کا لے لینا بادشاہوں کا کام ہے اور لات مارنا عادت گدھے کی متعجب ہوں کہ گدھے نے بادشاہی کیونکر پائی شاید سب انسان مر گئے ہیں سکندر یہ بات سنکر ہنسا اور بڑے شوق سے ملا

نکتہ غصہ کی آگ پہلے اپنے قائل کے جسم میں بھڑک کر اوسکی عقل کو جلاتی ہے پھر اوسسے ایک شعلہ لپک کر مغلوب پر جا گرتا ہے اور سخت ضد اوسکو پہونچاتا ہے بعض اوقات جو وہ شعلہ فریق ثانی کو غالب و زبردست دیکھتا ہے تو اوسپر موثر نہیں ہوتا اور عود کر کے پھر اپنے فاعل کیطرف ہی آتا ہے اور وہ اوسکی دو چندان جلن سے خاکستر ہو کر رہ جاتا ہے۔

غضب کی آگ جسدم بھڑکتی ہے جسم انسان کو — جلا دیتی ہے فوراً اوسکے دل کو جسم کو جان کو

پند پہلے جو کوئی بیوفایان کے دوست کیساتھ بیوفائی کر چکا ہو اوسکو تم دوست مت بناؤ

گر وفا داری کنی با مردم وفا — میکنی بر خویشتن جور و جفا
ہر کہ باشد بی وفا با دیگران — تو مدارا ز وے ہم امید وفا

نکتہ دولتمند کے پاس فاضل کو جانا عیب ہے کیونکہ جب دولتمند ضرورت سے فاضل کے پاس نہیں آتا تو فاضل کو بھی چاہیے کہ اپنے علم و فضل کو بیقدر نکرے دنیا کی حاجت لیکر د

پاس نہ جائے فضیلت و علمیت کو بٹہ نہ لگائے بلکہ جس قدر ممکن ہو اُنسے الگ رہے

بے بلائے اپنے گھر جانان اگر آئے نہین ۔ ہم بھی کیون جائین اور اپنا عشق بے عزت کرین

نکتہ عاقل اگرچہ مفلس و نادار ہو تو بھی عزیز ہی جاہل اگرچہ مالدار ہی عزیز ہنوز نہین ذلیل و خوار ہی

مال و دولت فضل ہی علم و ہنر کسب کمال ۔ بے ہنر جاہل اگر قارون ہوا تو کیا ہوا

نکتہ خوش خلق کبھی تنہائی کا غم نہین کھاتا صاحب ادب زمانہ مین ذلت نہین پاتا

باادب خوش خلق کی مخلوق ساری یار ہے ۔ خالق اوسکا دوست ہے اور ذات باری یار ہے

نکتہ بزرگون کے روبرو وہی بزرگی پاتا ہے جو اپنے اپ کو حقیر و ناچیز کہلاتا ہے

عجز سے عزت ہی اے مرد خدا ۔ خاک سے پاتے ہین زر اہل کمال
تخم دب جاتا ہے جب زیر زمین ۔ پھولتا پھلتا ہے وہ ہو کر نہال

حکیم سولون

یہ حکیم عاقل و فاضل اپنے وقت کا یگانہ تھا مصر کے کاہنون سے اسنے تعلیم پائی تالیس ملیطی اور ابیٹانوس دماندروس فیلون و دقیانوس و شمسی و سلس سات بڑے حکیمون کے بعد آٹھوان بڑا حکیم یہ تمام یونان مین مانا گیا ستاون برس کی اسنے عمر پائی اسکا قول ہے

پند وہ دوست جو دنیا کے کاروبار مین مددگار ہو تیرا دوست نہین بلکہ دوست وہ دوست ہے جو حکمت کے حاصل کرنے مین مدد کرے اور علم کی تحصیل مین حمایت

نیست یار کار دنیا یار تو ۔ دوستدارت دوستدار حکمت ست
جاہل ار باشد مددگارت چہ سود ۔ یار غمخوار تو یار حکمت ست

نکتہ سخی وہ ہے جو اپنا مال کسیکو معاوضہ کی امید پر نہ دے اپنی ملک کو وقف جانے اور اون کے مال کی حفاظت رکھے کسی سے نقصان کا روادار نہو

بخشد چون بمسکینان سخی مال ۔ ندارد در عوض امید احسان

ہمیشہ مال خود را وقف دانا	بمال دیگران باشد نگہبان

نکتہ جاہل بے انصاف اوسکو کہتے ہین کہ خطا خود کرے اور الزام اوسکا اوروں پر دھرے اسی سے جاہلونکو اہل دل پہچان لیتے ہین

اسی سے جاہلونکو اہل دل پہچان لیتے ہین	کہ خود کرتے ہین جرم اور غیر کو الزام دیتے ہین

نکتہ بے نفس آدمی اپنی مذمت غیر کی تعریف سے خوش ہوتا ہے برخلاف متکبر کے کہ اسکے برخلاف ہی یعنے اپنی مذمت اور غیر کی تعریف اوسکو گوارا نہین ہوتی

ہین جو بے نفس اونکو ہی دل سے پسند	اپنی ذلت اور کی عزت مدام
خوش ہین اپنی مدح سے اہل غرور	چاہتے ہین غیر کی ذلت مدام

حکمت عندالضرورت کسیکے فایدے اور بھلائی کے لیے جھوٹھ بولنا بھی عین حکمت ہے جیسے کہ بیمار کی صحت کے لیے تلخ دوا کا استعمال کرنا عین ضرورت مگر اتنا لحاظ اوسوقت ضرور درکار ہی کہ ایک کے فائدے مین کسی دوسرے شخص کا ناحق ناروا نقصان نہو جاے

مصلحت آمیز گر باشد دروغ	گفتن او سر بسر باشد صواب
مایۂ فتنہ جو باشد راستی	راستان دارند ازوہی اجتناب

نکتہ نکاح کرنا ایسا ہی کہ اسکے کرنیوالے اور نہ کرنیوالے دونون حیران و پریشان ہین

تری زلفون کے قیدی اپنی پابندی پہ روتے ہین	جو ہین آزاد آزادی پہ اپنی وہ پریشان ہین

حکمت انسان کی روح جب کمال پاتی ہے ابدی زندگی اوسکو حاصل ہو جاتی ہے جسم کا زوال اوسکا کمال ہی اور جسم کا کمال اوسکا زوال

افلاطون حکیم الٰہی

اس حکیم کو افلاطون و فلاطون و فلاطن کہتے تھے یونان مین یہ بڑا حکیم تھا پدری نسبت حکیم اسقلیبنوس کے ساتھ ملتی ہے جو ایک فاضل الٰہی صاحب شریعت تھا پہلے پہل اسنے لغت کا علم پڑھا شعر کہنا سیکھا پھر سقراط کی خدمت

مین مشرف ہوا طرح طرح کے علم مین تکمیل پائی پچیس سال اوسکی خدمت مین بسر کرکے وہ نام حاصل کیا کہ کسی اور کو حاصل نہ ہوا

فائدہ اس حکیم نے طب کے علم کو فروغ دیا پانچ کس اپنے شاگرد اس علم کے تجربہ کیلیے مامور فرمائی یعنی حکیم متراڈس کو ابدان کی تدبیرون اجسام کی تشریحون کے کام پر مقرر کیا نوارس کو فصد اور خون لینے کا کام دیا بامرون کو زخمونکی معالجہ اور مرہمون کی بنانے پر مامور فرمایا سرجس کو آنکھون کے علاج کی خدمت سپرد کی سیقورس کو ٹوٹی ہوئی ہڈیون اور کھلے ہوئے جوڑونکی پیوند کا کام بخشا اور ایک اور فاضل شاگرد اپنے کو اس خدمت پر رکھا کہ وہ ہمیشہ جنگلون و پہاڑون و باغون مین پھرا کرے معادنی و نباتی ادویات کا امتحان لیکر اونکے فوایدسے اطلاع دیا کرے چنانچہ تمام شاگردون نے اپنے اپنے کام کو بخوبی انجام دیا اور طب مین نام پایا

فائدہ اس حکیم کی تصنیف کی ہوئی کتابین بیشمار اسکے علم و فضیلت کی یادگار مین اور اونمین سے ایک کتاب ہادی النفس ہے جسکی شرح ارسطو نے لکھی ہے یہ کتاب تزکیہ و صفاے باطن کے لیے اکسیر ہے اور علم طریقت کے حاصل کرنے کے لیے عمدہ ذریعہ

فائدہ افلاطون تنہائی دوست و ریاضت کش و فضیلت پسند آدمی تھا دن رات اکثر اوقات جنگل مین رہتا اور عبادت اس قدر باواز بلند کرتا کہ اسکے رونیکی آواز دو میل تک پہونچتی تھی ہزارون آدمی اسکے شاگرد تھے جنھون نے فیض و افادہ اس سے حاصل کیا اکیاسی برس کی عمر اسنے پائی اسکا قول ہے

نکتہ نام وہ نام ہے کہ تم خود پیدا کرو نہ کہ وہ نام جو تمھارے باپ دادا نے رکھدیا ہی کیونکہ وہ فرضی نشان ہی اور یہ تمھارا جوہری نام ہی جو تمھارے خلق اور علم و فضل و لیاقت کے اعتبار سے رکھا گیا ہے اور نیکنامی تمھاری علم کے وسیلہ سے عمل مین آتی ہی

فخر کیا ہے تجھکو ایسے نام سے
جو مقرر ہے فقط بہر نشان
نام کر ایسا عیان جس سے مدام
فیض پائین نامداران جہان

پند بدخلقی تیرے اچھے اعمال کو بھی بد کر دیتی ہے جس طرح صبر کے ملانیسے شہد کا ذوالقہ تلخ ہو جاتا ہے اور انسان کی طبیعت اوسکے کھانیسے نفرت کرتی ہے

چہرہ روشن ترا چھپ جائیگا رشک قمر	بیوفائی کی اگر اوسپر گھٹا چھا جائیگی

حکمت تین شخصون کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اول مالدار جو محتاج ہو جاے دوسرے وہ عزیز جو ذلت وخرابی مین آسے عزت کا زمانہ اوسکا گذر جائے تیسرے وہ عاقل جسپر جاہل تسلط پائے اور اوسکی اچھی بات جو جاہل کی سمجھ مین نہ آئے

وہ دولتمند جو محتاج ہو جاے	ہے تلخ اوسکی ہمیشہ زندگانی
عزیزونکو اگر حاصل ہوئی ذلت	غضب ہو اور بلاے ناگہانی
جدا سے چاہتا ہے مرگ دانا	اگر ہے گر اوسپہ جاہل حکمرانی

پند کسی مصیبت کیوقت اگر اوس سے زیادہ تر مصیبت کا تصور دلپر باندھ لیا جائے تو صدمہ اوسکا آسان ہو جاتا ہے مثلاً بیماری کیوقت مرگ کا تصور دلپر تو بیماری آسان ہو جاتی ہے

مرگ کو کر یاد بیماری کیوقت	تاکہ وہ صدمہ نہو تجھپر گراں

نکتہ فخر انسان کا اسمین ہے کہ فخر کے لائق ہو اور فخر نہ کرے باوجود بہتری کے اپنے آپ کو کمتر جانے دولتمندی کی حالت مین غرور مین نہ آئے

دوستو فخر اپنا مت ظاہر کرو	گرچہ ہو تم صاحب عز و وقار
بندگی پر باندھ تو اپنی کمر	پاؤ اپنے ہو سے تاج افتخار

نکتہ دشمن تین قسم کا ہوتا ہے اول اپنا دشمن دوسرے دوست کا دشمن تیسرے دشمن کا دوست ایسے ہی دوست بھی تین قسم کے شمار مین آئے ہین اول اپنا خاص دوست دوسرے اپنے دوست کا دوست تیسرے اپنے دشمن کا دشمن انسان کو چاہیے کہ ان تینون اقسام کے لوگونسے غافل نرہے

دوستدار اپنا تصور کیجیے .	جو کہ اپنے دوست کا ہو دوستدار

دشمنی رکھے جو اپنے دوست سے | جان کا دشمن اوسے کر لو شمار

نکتہ کریم حقیقت مین وہ ہے جو بے مانگے دیوے کیونکہ سوال کے بعد دیا گیا تو وہ سوال کا بدلہ ہوگیا

دیگا مسکینونکو بے مانگے اگر | بندۂ اہل کرم کہلائیگا
مانگا گر سایل نے اور تو نے دیا | ہوگا کب حق کرم تجھسے ادا

نکتہ ممسک کے روبرو جب سایل آتا ہے محروم چلا جاتا ہے اور ممسک باوجود موجود ہونے گوناگون نعمت کے سایل کے سوال کو بگوش رغبت نہین سنتا اور سایل کی حاجت روائی کی طرف متوجہ ہوتا ہی

آتا ہے ممسک کے جبدم روبرو | بندۂ سایل بچشم اشکبار
تنگدل ہوتا ہی وہ سینہ سیاہ | تاب کھاکر مثل زلف پیچدار

نکتہ لئیم کے روبرو جب سائل جاتا ہی وہ بدخلقی سے پیش آتا ہی زجر و توبیخ سے دریغ نہین کرتا اس سبب غرض ہی کہ اگر ایکی دفعہ سائل تنگدل و محروم جائیگا تو پھر کبھی نہین آئیگا۔

سائل کو کیا نصیب ہے مرد لئیم سے | جھڑکی ہے بدکلامی ہی گالی ہی مار ہے

نکتہ بدنفس آدمی لوگون کی بدیون کا افشا اور نیکیون کا اخفا کرتا ہی جیسے کہ مکھی ہمیشہ زخمی عضو پر بیٹھتی ہے اچھے عضو سے اوسکو سروکار نہین ہوتا

نہ بیند دیدۂ بدبین بجز عیب | سخن چین جز سخن ہرگز نہ چیند
ہمیشہ چون مگس جائیکہ مردار | لئیم الطبع بیند مے نشیند

نکتہ جاہل تمام جہان کا محتاج ہے اور عالم کا کل عالم محتاج علم کی دولت جس قدر وہ دیتا ہے بڑھتی جاتی ہے۔

بسر نہ سرور از علم و ادب تاج | کہ اہل تاج محتاج تو باشد
بنہ سر بر زمین خاکساری | کہ گردون اوج معراج تو باشد

نکتہ بےعقل تونگر جیتے جی اپنا مال دوستون کو نہین کھلاتا دشمنون کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔

جیتے جی اے دوست دیدے دوستونکو اپنا مال — ورنہ تیرے بعد دشمن لوٹ کر لیجائینگے
ایک خرمہرہ نچھوڑینگے وہ تیرے مال سے — تیرے جاتے ہی اڑا لیجائینگے جو پائینگے

نکتہ واعظ بےعمل کو ایسا جانو جیسے اندھے کے ہاتھ مین چراغ لوگون کو راہ دکھلاتا ہے اور خود اوسکو نہین سوجھتا

بےعمل واعظ مثال کوروان — آنکہ در دستش بود روشن چراغ
گمرہان را مے نماید راہ نیک — ہست خود گمراہ آن خالی دماغ

حکمت اپنے کام کی تدبیر مین جاہل وہ ہے کہ اپنی تدبیر سے کام کرے کسی سے مشورت نہ لے

اے نادان بیخرد بےعقل و تدبیر — کرے ہے تو اپنی ہی تدبیر سے کام
کسیکی مشورت سے اوسکو ہو عار — فنو ہے کام کا اول مین انجام

نکتہ جو انسان ہر ایک کام مین عقل کو امیر مشورت کو وزیر تدبیر کو مصاحب مآل اندیشی کو امین علم کو سپہ سالار خدا ترسی کو یار تحمل کو خزانہ بردباری کو لشکر بنائیگا جسم کی سلطنت مین اختیار پائیگا

عقل کو فرمانروای جسم جان — دانش و تدبیر دانا دو وزیر
گھر مین تو گنج تحمل جمع کر — تا بہ ملک جسم بنجائے امیر

پند کسیکی تعریف اندازہ سے زیادہ نہ کرو کیونکہ اگر وہ بات جھوٹ ثابت ہوگی تو ندامت اوٹھاؤگے فضول گو کہلاؤگے

مکن وصف کسی ز اندازہ بیش — کہ باشی سرخرو در امتحانش

نکتہ کسیکے عیب کے اظہار و بدگوئی مین سچ بولنا بھی عیب ہے اور اخفا عین نیکی و صواب

عیب گوئی مین اگر سچ بھی کہو تو عیب ہے — جانتے ہین اہل حق ناراستی ایسی راستی

پند ضعیفی کی عمر مین علم کے پڑھنے اور حکمت کے حاصل کرنے مین [illegible]

نادان نہ کہلاؤ

طفل ہو یا نوجوان یا ہو جوان یا پیر ہو
علم کی تعلیم انسان کو ہمیشہ چاہیے

مخور غم گر تو پیری و ضعیفی
بمیدان ادب تا مرد باشی

بعلم آموختن سر در جوان باش
پے تحصیل مرد پہلوان باش

نکتہ سب جانوروں سے زیادہ تر حریص مکھی ہے اور قانع عنکبوت چونکہ حریص ہمیشہ ذلیل و خوار اور قانع عزیز ہے اسواسطے قادر حقیقی نے اپنی قدرت کاملہ سے مکھی پر عنکبوت پر تسلط بخشا اور اوسکو اوسکا شکار بنایا ہے کہ حریص کی ذلت قانع کی عزت سب دیکھ لین

ترک کن حرص و ہوا قانع سو و خلوت نشین
ورنہ افتی چون مگس سر در بدام عنکبوت

پند خالق حقیقی سے ہمیشہ رہنے والی نعمت کا سوال کرو جسکا نام علم و فضل ہے

تین حرف علم سے رغبت کرو
عین سے عزت لیاقت لام سے

جس سے تم عالم ولی کہلاؤ گے
میم سے حق کی محبت پاؤ گے

نکتہ دوربین انسان یہ سوچتے ہین کہ ہم کون ہین کس چیز سے بنے ہین اول کہان تھے اب کس کام کی خاطر یہان آئے ہین پھر کہان جاوینگے کہان کہان کا سفر ہمکو درپیش ہے زاد راہ اس راہ کا کیا چیز ہے رفیق ہمارا اس سفر مین کون ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پہونچاویگا سلامت گھر تک لے جائیگا

کون اصلیت یہ ہے اور کس بقا پر یہ غرور
سوچ لو آئے کہان سے تم ہو جاؤ گے کہان

مرگ جب بیٹھی ہوئی ہر دم ہے تیری تاک مین
خاک تھے پھر خاک بنجاؤ گے آخر خاک مین

نکتہ حکیم کو چاہیے کہ تین امر کا لحاظ ملحوظ رکھے اوّل کوئی کام ایسا نکرے جس سے کوئی کام بد رسم جاری ہو یا بدعت پھیلے اور لوگ اوسکی متابعت مین گمراہ ہوجاوین دوسرے حق بات کے کہنے مین بخیل نہ ہو تیسرے جاہل کے تکلیف پہونچانے اور رنجیدہ ہو جانے پر رنجیدہ نہ ہو اوسکو معذور اور عقل سے خالی سمجھے

منہ ہرگز قدم بر راہ ناراست	کہ بعبدت دیگران گمراہ گردند
میاور بر زبان جز راستی قول	اگر اہل جہان بدخواہ گردند

پند آج کا کام کل پر نہ ڈالو اور کوشش کرو کہ جو اچھا کام تم سے آج سرزد ہو جائے بہتر ہے پس ایسی جلدی و پیروی نیک کام کے کرنے مین چاہیے اور بد کام مین جسقدر توقف ہو مناسب ہے

آج کے بس آج ہی کر لو جو ہو وین کاروبار	کام گر چھوڑو گے کل پر آج کا پچھتاؤ گے
تو کار نیک بر فردا مینداز	مکن امروز سرور کار امروز
یقین میدان کہ وقت از دست رفتہ	نیاید باز اے یار دل افروز

پند برائی کرنے مین جلدی نکرو اور اپنے نفس کو جسقدر روک سکے اوسکے کرنے سے روکو اور ایسی کوشش کرو کہ کسی نہ کسی طرح سے وہ عمل تم سے سرزد نہو اور عذاب الٰہی سے بچے رہو

کاہلی کرنا نہین بہتر مگر وقت گناہ	نفس کاہل کو روکو وہ جتنا رک سکے
تیز شو وقت نکوئی تیز شو	کاہلی کن در بدی کن کاہلی
گر نہ بشناسی تو وقت خویش را	جاہلی سرور تو مرد جاہلی

پند خالق کے بغیر غیر کی صحبت نہ چاہیے اور اگر ہو تو اس قدر ہو کہ وہ محبت خدا کی محبت پر غالب نہو جائے

عزیزو اگر حق کے بندے ہو تم	کسی کے بجز حق کے طالب نہو
اگر ہو محبت تو ہو اس قدر	کہ حق کی محبت پہ غالب نہو

پند حکیم کی نیک باتون پر کہ وہ تمکو تمھاری ہدایت کے باب مین کہتا ہو تسلیم کر کے عمل کرو اور اس بات کے درپے نہو کہ آیا خود وہ حکیم اوس پر عمل کرتا ہے

تو بر پند نصیحت گر عمل کن	اگر او خواند ترا سوی رہ راست
اگر ناصح تو خود بر وے عمل کرد	ترا سرور ازین معنی چہ پروا است

نکتہ گناہ کی لذت فانی ہے اور مکافات باقی عبادت مین اگرچہ رنج ہے مگر حاصل اوس سے گنج ہی

در گنہ لذت زنگیدم بیش نیست — ہست تا محشر عذابش بی مدار
گر بری رنج عبادت یک زمان — حاصل آیدت گنج و نعمت بیشمار

نکتہ کل کی روزی کا آج غم کھانا اور اوسکے حصول کے اندیشے مین رہنا حرام ہے یہ بے صبرون کا کام ہے

آج کا بھی علم جب تجھکو نہین ای بیخبر — شام تک تیرا بھلا یا کچھ برا ہو جائیگا
کس لیے کرتا ہی نادان فکر کل کے لیے — کسنے کل دیکھا ہی جانی کل کو کیا ہو جائیگا

برای روزی فردا مخور غم — نمی دانی احوال فردا چون خبردار
غم ماضی و مستقبال خوردن — باہل حال باشد سر بسر عار

حکمت سارے اعضا پانچون حواس انسان کی زندگی تک اوسکے یار ہین ہر ایک کام مین مددگار ہین پس آدمی کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے عقل کے ساتھ اپنے خالق کو پہچانے دل کے یقین سے حق کو حق جانے آنکھو نسے اوسکی صنعت کو دیکھے زبان سے اوسکا ذکر کرے کانون سے اوسکے کلام کو سنے سر کو عبادت مین جھکائے بدی کے راستے سے قدم اوٹھائے سوال کا ہاتھ غیر کے روبرو نہ پھیلائے اگر اپنے کام سے غافل ہوگا سخت پچھتائیگا وقت گذر جائیگا تو پھر ہاتھ نہ آئیگا عقل کی رسائی آنکھون کی بینائی چلی جائیگی زبان بندش مین آئیگی کان سننے سے عاری ہونگے قدم چلنے سے بھاری ہونگے جسم بے جان ہوگا تن ناتوان ہوگا

آج آنکھین دیکھتی گویا زبان سنتے ہین کان — عقل بر جا پانون چلتے ہین کھلے دو ہاتھ ہین
مرگ آئیگی تو قبل از مرگ سب رہ جائینگے — ساتھ چلنے کے نہین جو آج تیرے ساتھ ہین

نکتہ جاہل کے ساتھ کلام کرنے اور اوسکی سمجھانی مین صرف اسقدر تندہی چاہیے جیسے کھانے مین

نمک ڈالا جاتا ہو پس اگر زیادہ ڈالا جاۓ تو طعام شور ہو جائیگا اور جاہل بیوقوف غضب مین آئیگا

جاہلونکے بات سمجھانے کے وقت	ساری نرمی ہو یہ کچھ گرمی بھی ہو
مصلحت گرمی ہو گر اوس کام مین	لیکن اوس گرمی مین کچھ نرمی بھی ہو

حکیم ارسطاطالیس

یہ شخص ایک نامی گرامی حکیم تھا شیخ الحکما و معلم الحکما اوسکو کہتے تھے آبائی نسبت اوسکی اسقلینوس حکیم کے ساتھ ملتی تھی لقوماخس اسکا باپ سکندر رومی کے باپ اور دادا کے دربار مین بڑا امیر تھا ارسطو و ارسطوطالیس و ارسطاطالیس و خاتم الحکما و معلم اول اسکے نام و لقب کتابون مین لکھے ہین آٹھ برس کی عمر مین اسنے علم کی تعلیم شروع کی نو برس تک لغت اور شعر کے علم کو سیکھا پھر افلاطون کی خدمت مین گیا بیس سال اوسکی شاگردی مین بسر کیے اور تکمیل حاصل کی

فائدہ افلاطون نے اسکا نام عقل رکھا تھا اسکی حاضری کے بغیر اور شاگردون کو نہ پڑھاتا اور کہتا کہ ٹھہر جاؤ تا عقل حاضر ہو جائے اور کبھی فرماتا کہ صبر کرو اوسوقت تک کہ ہزار آدمی آجائین اور ہزار آدمی کی لفظ سے اوسکی مراد صرف ایک شخص ارسطو کی ہوتی اور معلم اول کا خطاب اوسکو اسلیے حاصل ہوا کہ حکمت کی تدریس سب سے اول اسنے جاری کی تھی

فائدہ یونانیون کے نزدیک حکیم پانچ کس تھے اول انباذقلیس دوم فیثاغورس سوم سقراط چہارم افلاطون پنجم ارسطو انکے بغیر یونانی حکیم کسیکو نہ کہتے چنانچہ بقراط کو طبیب اومیرس کو شاعر ارشمیدس کو مہندس دیوجانس کو کلبی و دیمقراطیس کو طبیعی کہا کرتے تھے بلکہ جالینوس نے جب بہت سی کتابین حکمت کے علم مین تصنیف کرلین تو چاہا کہ مجھکو بھی اہل یونان حکیم کہین اس بات پر یونانی ہنستے اور کہتے کہ تیرا کام مرہم بنانا خون نکالنا قارورہ دیکھنا ہے طبیب البتہ تجھکو کہا جائیگا حکمت سے تجھکو سروکار نہین

فائدہ ارسطو ایک شخص متواضع بامروت خلیق عالم وفاضل تھا راگ سننے کا طبیعت مین ذوق تھا باغون کی سیر کا بہت شوق تھا اہل ریاضت اوسکے یار تھے خدا کے دوست اوسکے دوستدار تھے حلم وتحمل اسکے مزاج پر اس قدر غالب تھا کہ مناظرہ کے وقت جب دیکھتا کہ دوسرا فریق تنگ آگیا ہے تو اوسکی خوشنودی کے لیے خواہ مخواہ اوسکے قول پر قائل ہوکر اپنی خطا بیان کردیتا اور نہ چاہتا کہ حریف کے دلپر مغلوب ہوجانیکا صدمہ پہونچے اور مجلس سے رنجیدہ ہوکر جائے

نہین تجھکو کیا سرور خدا نے		خطا پر یا عطا پر گرچہ مختار	
اگر ہے تو اگر بندہ خدا کا		تو اپنے آپ کو کہدے خطاوار	

فائدہ ارسطو نے نبوت کا دعوی کیا اور ایک شہر مین جاکر وہانکے رہنے والون کو خدا پرستی کی ہدایت کی اونھون نے نمانا اور اوسکے دشمن ہوگئے اسلیے یہ وہان سے چلا آیا اور ماقدونیہ مین آکر سکونت اختیار کی سکندر رومی کی تعلیم اور لوگونکی تلقین مین چند سال بسر کیے سکندر کی تخت نشینی کے بعد وزارت کا عہدہ اسنے پایا جابجا مدرسے مقرر کیے عام تعلیم جاری کی یہانتک کہ اوسوقت تمام یونان کا قطعہ علم کا معدن ہوگیا تھا سکندر نے جہانگردی اور جہانگیری کے وقت اوسکو اپنا نائب ماقدونیہ مین چھوڑ گیا تہا مگر یہ اوسکے واپس آنیسے پہلے ہی مرگیا اور قراطیس حکیم جولیئق شاگرد افلاطون کا تھا اسکے قایم مقام ہوا ایکسو جلد کتاب علم منطق وحکمت الہی وطبیعی و سیاست واخلاق مین اسنے لکھی اسی برس کی عمر پائی ماقدونیہ مین مدفون ہوا اسکا قول ہے

نکتہ محبت رکھنا ایسے شخص سے جو اپنی محبت کی پروا نہ رکھتا ہو عین ذلت ہے

غرور اپنے جو رکھے حسن کا ہم اوسکو کیون چاہین		اگر گل مین ہو بوے وفا ہم اوسکو کیون چاہین	
رکین اوس سے جو رکے جھکین اوس سے جو جھک جاوے		جو چاہے غیر کو اپنے بھلا ہم اوسکو کیون چاہین	

حکمت بادشاہ ایک بڑا دریا ہو اور اترا چھوٹی نہرین جو اوسی دریا سے نکلی ہون پہر جا[illegible]

اگر دریا کا پانی صاف ہے تو نہرین بھی مصفا ہونگی یعنی اگر شاہ کی رغبت انصاف و عدالت کیطرف ہو تو اوسکے امرا بھی بر خلاف اوسکے ظلم و تعدی نہین کر سکتے اور ملک مین انتظام رہتا ہے ۔

شاہ عادل کے سبھی عامل بھی با انصاف ہین	صاف ہو دریا اگر نہرین بھی اوسکی صاف ہین

نکتہ انسان مین مذاق اور تمسخر سخت عیب ہے کیونکہ مذاق اگر کسی بڑی عمر کے بزرگ کے ساتھ کریگا بیشک وہ ناراض ہو جائیگا اور یہ بے ادب کہلائیگا اور اگر وہ تمسخر چھوٹے کے ساتھ ہوگا تو وہ خرد دلیر ہو جائیگا بزرگ کے رعب مین فرق آئیگا اور اگر برابر کی عمر کے ساتھ ہو تو موجب لڑائی و فساد کا ہے

یاوہ گو کہلاتے ہین اہل نفاق	اور تمسخر مسخرون کا کام ہے
اس ہنسی سے ہے فقط رونا نصیب	بد ہے آغاز اور برا انجام ہے

پند اپنے خدا سے دائمی تونگری ہمیشہ کی زندگی مانگو اور وہ نعمت طلب کرو جو کبھی زوال نہ آوے

دائمی دولت کا گر حق ہو سوال	بے بہا نعمت خدا سے مانگ لے
جسکے آخر مین ہو ذلت نصیب	اس قدر عزت خدا سے مانگ لے

پند جاہل کو ایسا سمجھو جیسے کوئی غریق نیم جان دریا مین بہتا ہوا چلا جاتا ہو پس اسکو اپنی طرف بلانا اور سمجھانا دور سے چاہیے نزدیک جانے مین اپنے آپ کو غرق ہو جانے کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ بھی جہل کے دریا سے نہ نکلے اور سمجھانے والا بھی اوسکے ساتھ غریق لجہ حیرت ہو جائے

دور سے سمجھاؤ جاہل کو نہ آؤ اسکے پاس	پاس جاؤ گے تو تم بھی بے ادب کہلاؤگے
ڈوبتے کو کھینچ لو گرداب سے سر ور مگر	اگر گئے نزدیک تم بھی ساتھ ہی بہ جاؤگے

نکتہ اچھا مال وہ ہے کہ اچھے کام مین صرف ہو اچھی قوت وہ کہ عبادت مین خرچ کیجائے اچھی بات وہ جسکے سننے سے کسیکا دل خوش ہو اچھا کام وہ جس سے دین یا دنیا کا فایدہ ہے

اچھی دولت اچھی قوت ہو وہی
بات اچھی ہو وہی جس بات سے
راہ حق پر صرف جو لت رہو
سب کا اطمینان خاطر خواہ ہو

پند عمر کا خسرانہ مفت گنوانا کب روا ہے کیونکہ جب مفت تلف ہو جاتا ہے ہاتھ نہین آتا ہے۔

اپنے خالق کی عبادت پر رہو
جان کو دم کو غنیمت ہمدمو
جب تلک ہو دم مین دم ثابت قدم
ہر گھڑی ہر وقت اور ہر ایک دم

پند عورت فرزند غلام تینون کو ایسی خوبی سے اپنا فرمان گزار بناؤ اور رعب مین رکھو کہ کبھی وہ نافرمان نہون

سرور ارکھ رعب مین شام و سحر
ٹوٹنے پائے نہ روز حشر تک
اپنے مملوک و زن و فرزند کو
ایسا کر مضبوط اس پیوند کو

نکتہ نامراد وہ ہے کہ علم کو دنیا کے حاصل کرنے کی نیت سے پڑھے اور اوسکے ذریعے سے دنیا کا مال کمائے آخرت کے ثواب سے محروم و نامراد رہجائے

نامراد آن کس ہست در دنیا
مخزن علم مفت داد بباد
آنکہ دنیا ندارد و دین نہ خرید
ہیچ سرمایہ یقین نخرید

علم پڑھکر جسنے نور معرفت پایا نہین
اوسنے باغ عمر سے ہرگز ثمر کھایا نہین

نکتہ معترض کے جواب مین جلدی کرنا سوچ کر بات نہ کہنا جان بوجھکر لغزش کھانا اور لاجواب ہونا ہے

شکار اپنے پنجہ مین آتا نہین
نہین بولتے منہ سے اہل سخن
مگر جب کہ تیر اور کمان ایک ہو
پر اوسدم کہ دل اور زبان ایک ہو

پند پانی اس قدر پیو اور کھانا اس قدر کھاؤ کہ بدن کی غذا ہو نہ کہ بدن اوسکی غذا ہوجا

چاہیے کھانا اس قدر کھانا
کہ غذا جسم کی غذا ہوجائے

نہ کہ وہ جسم کی غذا ہو جاے — جان نکل جاے دم ہوا ہو جاے

نکتہ تین کام انسان کو اذیت پہونچاتے ہین اول بدن کی قوت کا اعتماد پر سخت کام کرنا دوسرے ہاضمہ کے اعتبار پر روزانہ قوت سے زیادہ کھانا تیسرے تھوڑی بیمار کو ہیچ جاننا علاج نکرنا

بیمن در خویش قدر خویش بشناس — سفر ما اندرین سودا کم و بیش
مزن پنجہ فزون از حد توفیق — قدم بیرون مزن ز اندازہ خویش

نکتہ سعادت تین قسم پر منقسم ہے اول روحی جسکو معرفت علم و شجاعت کہتے ہین دوسرے بدنی جسکا صحت و قوت و جمال نام ہے تیسرے خارجی یہ دولت و مال وحکومت ہے پس ان تینون مین سے صرف روحی سعادت دوامی ہے بدنی وخارجی محض فانی و ناپایدار

فی الحقیقت دایمی دولت ہے حق کی معرفت — جاہ و دولت حسن یہ دو چار دنکی بات ہے

پند خالق سے ڈرنے والے سے سب خلقت ڈرتی ہے اور جو خدا سے نہین ڈرتا اوس سے کوئی خوف نہین کرتا

لوگ ڈرتے ہین اونکے سایہ سے — جو کہ اپنے خدا سے ڈرتے ہین
جو نہین ڈرتا اپنے خالق سے — لوگ کب اوس سے خوف کرتے ہین

نکتہ حلیم کی نصیحت سے اگر جاہل ہدایت نپائے بے ادبی سے پیش آئے تو ایسے موقع پر حلیم کو چاہیے کہ ناحق اپنے آپ کو دق نکرے جاہل کو اوسکے حال پر چھوڑ دے نصیحت کا رشتہ توڑ دے

سننے والا ہی جب سنتا ہو — بولنا ہے وہان عبث ہر بار
روبرو اوسکے جسکے کان نہون — سرور ابس ہے خامشی درکار

نکتہ خوش خلقی بدصورتی کے عیب کو چھپاتی ہے اور بدخلقی خوبصورتی کی خوبی کو

باوجود خوبروئی خوب رو — بد مکن زنہار خوے خویش را
حق ترا گل ساخت اندر باغ دل — تازہ گردان رنگ و بوے خویش را
در گل اندامان بیفزا قدر خویش — کن دو چندان آبروی خویش را

حکیم ثادقرطیس یا متقراطیس

یہ حکیم ارسطو کی خالہ کا بیٹا تھا تعلیم بھی اوسنے اوسی سے پائی اور کامل حکیم بنا اسکا قول ہے حکمت علم روح کو غنی کرتا ہے اور دولت و مال جسم کو بس جسنے علم نہین پایا اوسنے روح کو مفلس چھوڑا

کار نادان کرد دانائی کہ در دنیاے دون — جسم را زردار گرد و روح را مفلس گذاشت

نکتہ دس آدمیون سے دوستی کرنا ضرور ہے اوّل اوستاد جس سے دین کا رستہ پایا ہو علم کا فائدہ اوٹھایا ہو دوسرے عالم و فاضل جس سے واسطے فائدونکے حاصل کرنیکی امید ہو تیسرے شاعر سخنگو مصنف و مولف جسکی محبت نام آوری کا باعث ہو چوتھے جانی دوست جو ظاہر و باطن خیر خواہ ہو پانچوین عورت و اولاد جنکے ساتھ دن رات صحبت رہتی ہے چھٹے ملاح جو وقت بوقت دریا سے اوتارے ساتوین حاکم وقت جسکی دوستی مین ایک طرحکا فخر اور عزت کا بچاو ہے آٹھوین طبیب جو بیماریکا معالجہ کرے اور وقت پر کام آئے نوین باورچی جو لذیذ کھانے پکا کر کھلاوے دسوین ہمسایہ جو ہر حال و ہر طور ہر وقت شریک رنج و راحت ہو

کن بدہ کس دوستی اندر جہان — از رہ صدق و صفا اے دوستدار
اول آن شخصیکہ باشد اوستاد — رہنماے راہ حق آموزگار
دوم مرد فاضل و اہل صفا — صاحب علم و ہنر اہل وقار
شاعر شیرین سخن باشد سوم — در سخنگویان عالم نامدار
چارم آن یاریکہ وقت غم بود — از رہ اخلاص باطن غمگسار

کن محبت پنجم اے مرد خدا
بازن و فرزند خود لیل و نہار

ہم بکشتیبان محبت لازم است
در جہان بار ششم ای ہوشیار

بار ہفتم کن بحاکم دوستی
تا کنی در دہر حاصل افتخار

بایدت ہشتم طبیب مہربان
چارساز دردت ای والا تبار

دار با طباخ ہم الفت نہم
تا دہد لذت طعام خوشگوار

حامی خود دان دہم در وقت رنج
ہر دو را ہمسایۂ نیکو شعار

حکیم اودیموس

یہ حکیم ارسطو کا شاگرد اور نامی گرامی حکیم تھا حکمت کی علم مین اسکو کمال حاصل تھا اسکا قول ہے
نکتہ جسطرح تیر پتھر پر لگ کر چلانیوالیکی طرف واپس جاتا ہے پتھر مین گھسنے نہین پاتا اسی طرح بدگو کی بدگوئی نیک آدمی پر اثر نہین کرتی کہنے والے کیطرف پھر عود کر جاتی ہے

بانکوکاران بدی کردن سراپا جاہلی ست
کے کند ہرور اثر بر سنگ تیر گر

حکمت گیارہ چیزون کو ہرگز قیام نہین ہوتا اول مطلبی دوست کی دوستی کو دوسرے عورت کی محبت کو تیسرے نادان کی الفت کو چوتھے انسان کے حسن و جوانی کو پانچوین مال و دولت کو چھٹے حاکم کی مہربانی کو ساتوین دیوانے کی بات کو آٹھوین کمظرف کی عطایات کو نوین آدمی کی عمر کو دسوین جاہل کی ارادت و اعتقاد کو گیارہوین فاضل کے غضب و غصہ کو

دوست مطلب کے جو ہین مطلب کے دوست
محض لاحاصل ہے اونکی دوستی

عورتونکی دوستی ہے بے ثبات
اور محبت بندۂ نادان کی

حسن کو حاصل نہین ہرگز قیام
اور نہین ہے مال و زر کو محکمی

وقت کا حاکم اگر ہو مہربان
کچھ بھروسہ اوسپہ مت کھا اے اخی

بات دیوانہ کی ہے گوز شتر
جسکی عادت ہے فقط دیوانگی

لو نہ کچھ ہرگز کسی کمظرف سے	مت ملاؤ اس سے ہاتھ اپنے کبھی
آدمی کی عمر ہے خواب خیال	بات جاہل کی سراپا جاہلی
غصہ فاضل کا فقط ہے بہر نام	رہتا ہے سرور فقط وہ دو گھڑی

حکیم اسخیلوس

یہ حکیم شاگرد رشید ارسطو کا تھا ارسطو کے بعد لوگ اسکی حکمت و فضیلت و کمال کے قایل ہوے

حکایت اسکندر رومی نے کسی بات پر ناراض ہوکر اسکو قید مین بھجوایا جب یہ محبس کے دروازے پر محافظ اوسکی تلاشی لینے لگا اور پوچھا کہ تیرے پاس کچھ زر نقد ہے کہا کہ مین یہان تجارت کرنے نہین آیا کہ روپیہ ساتھ لاتا قید ہونے کو آیا ہون اپنی قید مین سے جسقدر حصہ تو مانگے دے سکتا ہون جس قدر جی چاہے لے لے سکندر کو جب یہ خبر پہونچی ہنسا اور چھوڑ دیا۔

فائدہ یہ حکیم مجرد تھا عورت سے اسکو کمال نفرت تھی لوگون نے اس سے پوچھا کہ تو نکاح کیون نہین اکرتا کہا کہ مین ایک اپنے نفس کی اصلاح نہین کرسکتا دوسرے کی اصلاح مجھسے کب ہوسکتی ہے

نکتہ دشمن کی بات پر رنجیدہ ہونا نادانی ہے کیونکہ اوسکی بات سچ ہوگی یا جھوٹ پس اگر سچ ہے تو سچی بات پر ناراض ہونا بیجا ہے اور اگر جھوٹ ہے تو زیادہ مقام رنجیدگی کا نہین بلکہ شکر کا موقع ہے کہ دشمن نے تمہارا عیب ایسا ظاہر کیا ہے جس سے بری ہو اور خالق حقیقی نے وہ عیب تمہارے جسم مین پیدا ہی نہین کیا

اگر غیبت بگوید رست دشمن	مشو از راستی سرور غضبناک
وگر کذب ست گو شکر الٰہی	کہ گردنت ثمان ہمہ بہتان خدا پاک

حکیم بلیناس

سکندر رومی کے دربار مین یہ حکیم بڑا امیر و مشیر اوسکا تھا طلسم کے بنانے مین طاق تھا

حکمت و فضیلت مین شہرۂ آفاق تھا بڑی بڑی عمارتین اسکندری اسنے بنوائین اسکندری مینار اب تک اسکا یادگار موجود ہی حکمت کا علم اسنے ارسطو سے کمال تک پہونچایا اسکا قول ہے

نکتہ سترہ چیزونسے وفاداری کی امید نر کھو اوّل فاحشہ یعنی کسبن عورت دوسرے بندر تیسرے آگ چوتھے پانی پانچوین گھوڑا چھٹے تلوار ساتوین مطرب یعنی ڈوم آٹھوین لشکری نوین شراب فروش دسوین زرگر گیارہوین طوطی بارہوین بیعقل تیرہوین کشمیری - چودہوین کمبوہ پندرہوین افغان سولہوین امرد یعنی بے ریش سترہوین خود مطلب

بیشک سب اپنی نشد و شمشیر زن ۔ بے وفا ہین بے وفا ہین بیوفا
بندر اور افغان و کشمیری سنا ۔ بے حیا ہین بے حیا ہین بیحیا

حکمت چھ چیزین چھ چیزون کے بغیر کام نہین آتین اوّل علم بے صلاحیت دوسرے صدقہ بے نیت تیسرے زندگانی بے صحت چوتھے دوست بے تجربہ پانچوین مال بے خیر چھٹے قول بے فعل

بے سخاوت مال کام آتا نہین ۔ علم کیا حاصل صلاحیت بغیر
صدقہ بے نیت نہین ہرگز روا ۔ بے مزہ ہے زندگی صحت بغیر

نکتہ انسان کو دنیا کے ملنے سے نخوت بدونکی صحبت سے ندامت عورتونکی محبت سے ذلت بادشاہون کے قرب سے آفت پرخوری سے بیماری فضولخرچی سے زیرباری حاصل ہوتی ہے

دولتِ دنیا سراپا نخوت ست ۔ صحبتِ بد مایۂ رنج و الم
قربِ شاہانست زندان عذاب ۔ الفتِ زن مایۂ اندوہ و غم

حکمت نو شخصون کی بات پر اعتبار کرنا جہل ہے اول دشمن دوسرے قیدی تیسرے بقال چوتھے قمارباز پانچوین چور چھٹے دروغگو ساتوین بیمار آٹھوین قرضدار نوین زانی

زانی بدکار و رایشِ نظر ۔ خوار دار ہر وقت شر خوار دار
دشمن و دیوانہ و بقال و دزد ۔ نیستند از زمرۂ مردان کار
رست گر گوید سخن اہل دروغ ۔ ہان مکن بر قول و فعلش اعتبار

حکمت فضیلت مین شہرۂ آفاق تھا بڑی بڑی عمارتین اسکندری اسنے بنوائین اسکندری منارا ابتک اسکا یادگار موجود ہی حکمت کا علم اسنے ارسطو سے کمال تک پہونچایا اسکا قول ہے

نکتہ سترہ چیزونسے وفاداری کی امید نرکھو اوّل فاحشہ یعنی کسبن عورت دوسرے بندر تیسرے آگ چوتھے پانی پانچوین گھوڑا چھٹے تلوار ساتوین مطرب یعنی ڈوم آٹھوین لشکری نوین شراب فروش دسوین زرگر گیارہوین طوطی بارہوین بیعقل تیرہوین کشمیری- چودہوین کمبوہ پندرہوین افغان سولہوین امرد یعنی بے ریش سترہوین خود مطلب

بیشک سب آپ آتش و شمشیر زن — بے وفا ہین بے وفا ہین بیوفا
بندر اور افغان و کشمیری سنا — بے حیا ہین بے حیا ہین بیحیا

حکمت چھہ چیزین چھہ چیزون کے بغیر کام نہین آتین اوّل علم بے صلاحیت دوسرے صدقہ بے نیت تیسرے زندگانی بے صحت چوتھے دوست بے تجربہ پانچوین مال بے خیر چھٹے قول بے فعل

بے سخاوت مال کام آتا نہین — علم کیا حاصل صلاحیت بغیر
صدقہ بے نیت نہین ہرگز روا — بے مزہ ہے زندگی صحت بغیر

نکتہ انسان کو دنیا کے ملنے سے نخوت بدونکی صحبت سے ندامت عورتونکی محبت سے ذلت بادشاہون کے قرب سے آفت پرخوری سے بیماری فضولخرچی سے زیباری حاصل ہوتی ہے

دولت دنیا سراپا نخوت ست — صحبت بد مایۂ رنج و الم
قرب شاہانست زندان عذاب — الفت زن مایۂ اندوہ و غم

حکمت نو شخصون کی بات پر اعتبار کرنا جہل ہے اول دشمن دوسرے قیدی تیسرے بقال چوتھے قمارباز پانچوین چور چھٹے دروغگو ساتوین بیمار آٹھوین قرضدار نوین زانی

زانی بدکار را بیش نظر — خوار دار ہر وقت سر خوار دار
دشمن و دیوانہ و بقال و دزد — نیستند از زمرۂ مردان کار
مست گر گوید سخن اہل دروغ — ہان مکن بر قول و فعلش اعتبار

لو نہ کچھ ہرگز کسی کم ظرف سے	مت ملاؤ اس سے ہاتھ اپنے کبھی
آدمی کی عمر ہے خواب خیال	بات جاہل کی سراپا جاہلی
غصہ فاضل کا فقط ہے بہ نام	رہتا ہے سرور فقط وہ دو گھڑی

حکیم اسخیلوس

یہ حکیم شاگرد رشید ارسطو کا تھا ارسطو کے بعد لوگ اسکی حکمت و فضیلت و کمال کے قایل ہوئے

حکایت اسکندر رومی نے کسی بات پر ناراض ہوکر اسکو قید مین بھجوایا جب یہ محبس کے دروازے پر محافظ اوسکی تلاشی لینے لگا اور پوچھا کہ تیرے پاس کچھ زر نقد ہے کہا کہ مین یہان تجارت کرنے نہین آیا کہ روپیہ ساتھ لاتا قید ہونے کو آیا ہون اپنی قید مین سے جسقدر حصہ تو مانگے دے سکتا ہون جس قدر جی چاہے لے لے سکندر کو جب یہ خبر پہونچی ہنسا اور چھوڑ دیا

فائدہ یہ حکیم مجرد تھا عورت سے اسکو کمال نفرت تھی لوگون نے اس سے پوچھا کہ تو نکاح کیون نہین اکرتا کہا کہ مین ایک اپنے نفس کی اصلاح نہین کرسکتا دوسری کی اصلاح مجھسے کب ہوسکتی ہے

نکتہ دشمن کی بات پر رنجیدہ ہونا نادانی ہے کیونکہ اوسکی بات سچ ہوگی یا جھوٹ پس اگر سچ ہے تو سچی بات پر ناراض ہونا بیجا ہے اور اگر جھوٹ ہے تو زیادہ مقام رنجیدگی کا نہین بلکہ شکر کا موقع ہے کہ دشمن نے تمہارا عیب ایسا ظاہر کیا ہے جس سے بری ہو اور خالق حقیقی نے وہ عیب تمہارے جسم مین پیدا ہی نہین کیا

اگر غیبت بگوید رست دشمن	مشو از راستی سرود غضبناک
وگر کذب ست گو شکر الٰہی	کہ کردست ذات ہمہ بہتان خدا پاک

حکیم بلیناس

سکندر رومی کے دربار مین یہ حکیم بڑا امیر و مشیر اوسکا تھا طلسم کے بنا نے مین طاق تھا

حکیم اسکندر فرودسی

یونانیون کے حکماء مین سے یہ بھی ایک فاضل حکیم تہا ارسطو کی کتابونکی اسنے شرح کی اور آسان کردیا اسکا قول ہے

حکمت انسان وہ ہی جو انسانیت رکھتا ہو نیکوکاری اوسکا لباس ہو بدنامی سے بچے کسیکے ساتھ دشمنی نرکھے ہر ایک سے دوستی کا برتاو کرے علم سے الفت عبادت سے محبت مال سے عداوت رکھتا ہو

ہرکہ دارد آدمیت آدمیست — ورنہ باشد سربسر بیمغز پوست
گرچہ باشد نیک یا بدخواہ او — او بخوش خوئی بود با جملہ دوست

حکیم فلوطرخیس

یہ حکیم سب سے اول فلسفہ کے نام سے مشہور ہوا شہر ملیطہ مین جاکر ملیطیون کو اسنے حکمت کا علم سکھلایا

حکایت ایک روز عید کے دن شہر والون نے شہر کے باہر اجتماع کیا اور بتون کو میدان مین لیجا کر اونکے روبرو قربانی کے جانور ذبح کیے حکیم نے اوس وقت ایک بت میدان مین کھڑا کیا اور اوسکے روبرو مٹی کے جانور گائین اور بکریان بناکر ذبح کرنی شروع کین یہ حال دیکھکر سب لوگ اوسپر جمع ہوے اور حال پوچھا حکیم نے ہنسکر جواب دیا کہ ہمارے بت یہان ہین انکے روبرو جاندارون کو ذبح کرنا انصاف نہین کوئی بے وقوف بھی ایسا نہین کرتا اس لیے مینے مٹی کے جانور بنائے اور ذبح کیے ہین کہ بے جانون کے روبرو بے جانون کی قربانی کرنا بہتر ہے

حق پرستی گر تجھے مطلوب ہے — ہو مسلمان بت پرستی چھوڑ دے
رشتۂ الفت خدا اپنے سے جوڑ — توڑ دے سرور بتونکو توڑ دے

حکیم پاسیلیموس

یونان کی ولایت مین یہ ایک عالم متبحر اور فاضل حکیم تھا سب حکما اسکی فضیلت کے قائل تھے - اس حکیم کا یہ قول ہے

حکمت میلے جسم اور ناپاک بدن پر پاکیزہ لباس پہننا پاک لوگون کے نزدیک منع ہے اسی طرح روح کو بدی و بد افعالی کے میل سے ناپاک رکھنا اور جسم کو دہونا عیب ہے

نجاست سے نہو جبتک کہ دل پاک	عبث ہے اس تن خاکی کا دہونا
بھلا جبتک پلید اپنا ہو باطن	ضرورت کیا بظاہر پاک ہونا

نکتہ جسم کی سرائے مین روح کا چند روزہ مسافرانہ مقام ہے پس انسان کو چاہیے کہ اسکی عزت کرے خدا کا گنہگار نہ بنائے اوسکی روحانی عزت کو بٹہ نہ لگائے ورنہ مسافرکشی مین داخل ہے

ہست روحت در سرای جسم تو	پس فقط سر در مسافر چند روز
نہ بر بادش مکن بے آبرو	جان خود در آتش ذلت مسوز

اقلیدس صوری

یہ حکیم ہندسہ کے علم مین آزاد تھا حکمت کا علم بھی اسکو یاد تھا اقلیدس نام اسکی تصنیف کی ہوئی کتاب اب تک تمام زمانے مین یادگار چلی آتی ہے - ہندسہ کے علم کی تدریس اول اسی نے جاری کی اسکا قول ہے

نکتہ تین چیزین تین شخصون کو عزیز ہین مفلس کو مال غنی کو جمال طالب علم کو کمال

بندۂ نادار خواہد مال را	مالداران را بود حب جمال
طالب علم و ہنر اندر جہان	خواہد از دل دولت فضل و کمال

نکتہ فساد انگیز انسان اگرچہ اپنی فساد انگیزی سے پہلے دو دو دوستون مین عداوت ڈالتا

برباد کر دیتا ہی مگر جب پھر اونمین صفائی ہو جاتی ہی تو وہ مفسد پھر منہ دکھانیکے لایق نہین رہتا

اگرچہ کر دیتا ہے برباد دشمنی ۔ دو دوستون مین مفسد بے اعتبار
لیکن آخر بات جب کھل جائیگی ۔ دونون جانب سے وہ ہوگا شرمسار

حکمت گم ہوئی چیز دو حالت سے خالی نہین یا تو پھر مل سکتی ہی یا نہین ملسکتی پس اگر ملسکتی ہی تو اوسکا غم کرنا لاحاصل ہی اگر نہین ملسکتی تو بھی کیا ضرور ہی کہ غیر ممکن الوجود کا غم کرین

جو گم ہو جائے اپنے ہاتھ سے چیز ۔ گئی گذری گئی گذری سمجھ لو
ملے جو ڈھونڈھنے سے بھی نہ تمکو ۔ اوسے جانے دو اور ہرگز نہ ڈھونڈھو

حکمت عادل بادشاہ کے لیے سترہ اوصاف موجب قیام سلطنت ہین اول عدل کرے مظلوم کی داد ظالم سے دوسرے عقلمند ہو ہر ایک کام عقل کی امداد سے کرے تیسرے رعایا نواز ہو رعیت کی آبادی ملحوظ رکھے چوتھے مآل اندیش ہو کام کے آغاز مین انجام کو سوچے پانچوین رحیم ہو بندگان خدا پر رحم کرے چھٹے حلیم ہو حلم اور نرم مزاجی سے کام لے ساتوین قدردان ہو اہل سیف و قلم کو عزیز رکھے آٹھوین سخی ہو غربا و فقرا کی خبر لے نوین بہادر ہو جب جنگ کا وقت آئے تلوار کے زور سے دشمن پر فتح پائے دسوین دلیر ہو سلطنت کے کام مین سستی و کاہلی نکرے گیارہوین بے تعصب ہو ایک کی دوستی کے سبب دوسرے پر ظلم روا نہ رکھے بارہوین عابد ہو خدا کی عبادت کو ہر ایک کام پر مقدم سمجھے تیرہوین خود رائے و خود پسند نہو کوئی کام مشیرونکی مشورت کے بغیر نکرے چودہوین علم دوست ہو علما و فضلا کی توقیر کرے صاحب علم و ہنر کو عزیز سمجھے پندرہوین مردم شناس ہو دوست دشمن کو پہچانے سولھوین باذل ہو اپنا خزانہ فوج کا حق سمجھے سترہوین منصف ہو رعایا کے مقدمات کے فیصلہ کیطرف یہ خود متوجہ ہو کارپردازونکے اختیار پر نچھوڑے

شاہ با انصاف ایسا چاہیے ۔ خوش ہو جسکے خلق سے سارا جہان
ہو بہادر عقلمند اور بردبار ۔ حق شناس و مہربان و قدردان

حکیم ارشمیدش

یہ حکیم بڑا ہندسی شہر مرکوس جزیرہ کو سسلی مین پیدا ہوا یونان مین تعلیم پائی اسکا قول ہے
نکتہ بادشاہ کو بارہ شخصون سے پرہیز کرنا لازم ہے اول مسخرہ دوسرے بیباک
تیسرے منافق چوتھے ایسا شخص جو پہلے رتبہ پاکر معزول ہوچکا ہو پانچوین مطرب
چھٹے فاحشہ ساتوین وہ جو کبھی بے قصور سزا پاچکا ہو آٹھوین وہ جسنے خدمت نمایان
کرکے انعام نہ پایا ہو نوین وہ جو پہلے دشمن رہ چکا ہو اور اب دوستی کا لباس
پہنا ہو دسوین وہ جسکے دشمن بادشاہ کے دوست ہون یا اوسکے دوستون
کی بادشاہ سے دشمنی ہو گیارہوین وہ جسکا پہلے امتحان بے وفائی کا ہوچکا ہو
بارہوین خاین جسکا شیوہ خیانت و نمک حرامی کا ہو ؛

ازمنافق تا توانی دور باش	نام بدگویان میاور بر زبان
دشمنانرا جا مدہ نزدیک خویش	تاکہ از جور و ستم یابی امان

حکیم مہادرجیس

یہ حکیم ریاضی کے علم کا فاضل تھا اگرچہ ریاضی کا علم بطلیموس حکیم کا ایجاد ہے
مگر اوسکے وقت مین عام وخاص اوس سے بہرہ یاب نہ ہوے اسنے ریاضی
کی تعلیم جاری کی اور عام مدرسہ کی بنا رکھی اسکا قول ہے
نکتہ حاکم کو نوکر رکھنے کے وقت پانچ امر کا لحاظ چاہیے اول نئے آدمی کو بے امتحان
نوکر نہ رکھے دوسرے نوکر رکھنے کے وقت اوسکے قیافہ کو دیکھ لے کہ کس حیثیت کا آدمی ہے
تیسرے نوجوان ناآزمودہ کار کو بڑے کام مین دخل نہ دے چوتھے شریف اور نیک آدمی
کو نوکر رکھے کیونکہ رذیل سے ضرور خطا ہوتی ہے کبھی وہ غلطی سے خطا نہین کرتا اور شریف سے
اگر کبھی سہواً خطا بھی ہوجاتی ہے تو آیندہ کے لیے وہ متنبہ ہوجاتا ہے پانچوین قدیمی

نوکر کی توقیر ہو ترقی کے وقت اوسکے استحقاق پر لحاظ رہے اور اگر کبھی اوس سے خطا بھی ہو جائے تو معاف کرے

بار در بار خود ہرگز مدہ نوجوان ناآزمودہ کار را	تا نگر دو امتحان دوستدار کن نہ در کار کلان با اختیار

طبیب بقراط

یونان مین یہ بڑا طبیب تھا طب کے علم کا فیض اسنے جاری کیا لوگونکو عام تعلیم دی

فائدہ اسکندر رومی کے عہد کے بعد اس حکیم کے ظہور کا وقت آیا نسل آبائی اسکی حکیم اسقلیبوس اول کے ساتھ ملتی ہے اگرچہ موجد طب علم کا اسقلیبوس تھا مگر مرنیکے وقت اوسنے یہ وصیت کی کہ اوسکی اولاد غیر آدمی کو یہ علم نہ پڑھائے اور یہ شرف اپنے ہی خاندان مین رکھے اوسکے مرنے کے بعد اوسکی اولاد نے مدت تک غیر آدمی کو اس علم کا سبق نہ دیا اور محض بخیل رہے مگر بقراط نے بخلاف وصیت اسقلیبوس کے اور بخلاف مرضی اپنے بھائیون کے اسکو شائع کیا اکثر لوگون نے اس سے تعلیم پائی شیوع کی صورت نمودار ہوئی جب بقراط مر گیا تو اوسکے بیٹے تالیس نے مدرسہ مقرر کر دیا اور عام تعلیم شروع کر دی

فائدہ یہ حکیم خدا پرست حق دوست غریب پرور عابد زاہد تھا غریبون اور ناداروں کا معالجہ مفت کرتا دوا و غذا بھی اپنے پاس سے دیتا دولتمندوں سے بہت سا مال لیتا اسکا قول ہے

حکمت در نقصان باصرہ چار چیزین قوت باصرہ کو نقصان پہونچاتی ہین اول نمکین طعام کے کھانیکا عادت پذیر ہونا دوسرے گرم پانی کا سر پر ڈالنا یا اوسکے پینے کی عادت رکھنا تیسرے آفتاب کی طرف دیکھنا چوتھے دشمن کے نامبارک چہرے کو ہر وقت دیکھتے رہنا

آئے گر بد خواہ تیرے روبرو ورنہ آنکھون مین اندھیری جائیگی	بند کرلے آنکھین نیکو خصال حال سے ہو جائیگا برگشتہ حال

حکمت قوت باصرہ کی فائدہ بخش چیزون کے بیان مین

قوت باصرہ کی فائدہ بخش چار چیزین ہین اول دوستون کا دیدار جنکے آنے کو دل چاہتا ہے دوسرے خوبصورت انسان کا لقا جسکے دیکھنے سے روح کو فرحت حاصل ہو تیسرے چاند کیطرف نظر کرنا چوتھے سبزہ و گلزار کا دیکھنا۔

حق نے بخشی ہین اگر آنکھین تجھے — آنکھین کھول اور چہرۂ دلدار دیکھ
دیکھ اس گلشن کو ہنگام بہار — باغ کی کر سیر اور گلزار دیکھ

حکمت در ظہور لاغری جسم

تین چیزون کا استعمال جسم کو لاغر کرتا ہے اور ناتوان بناتا ہے اول ناشتا پانی پینا دوسرے سخت زمین پر سونا تیسرے بلند آواز سے بولنا

بولتا ہے کیون بلند آواز سے — ہوگے وحشی اتنا چلاتا ہے کیون
شور و غوغا کرکے اپنے آپ کو — سر و اتنا رنج پہونچاتا ہے کیون

حکمت پانچ اعضا کی معالجہ کے بیان مین

انسان کو اپنے پانچ اعضا کا پانچ طرح سے معالجہ کرنا چاہیے اول سر کا علاج غرغرہ سے دوسرے معدہ کا علاج قے کے ذریعے سے تیسرے تمام بدن کا علاج تنقیہ اسہال سے چوتھے جلد کا تنقیہ عرق ریزی سے پانچوین عروق کی صفائی فصد سے

سرو رکھ حفظ صحت کا خیال — زندگی ہو جائیگی ورنہ محال

حکمت لطیف کھانا کھانیکے باب مین

بدن جب تک کہ ردیہ خلطون سے پاک و صاف نہو لطیف طعام اور عمدہ غذائین اسکو فائدہ نہین دیتین بلکہ نقصان پہونچاتی ہین

تفکر دور کن از خاطر خویش — کہ یابی لذت ذکر الٰہی
زعلت پاک کن جسم خود را — بخور من بعد ہر دو ہر چہ خواہی

حکمت جسم کے نقصان کے بیان مین

انسان کا جسم چار چیزون کے استعمال سے نقصان پاتا ہے اول حمام مین دیر تک رہنا دوم معدہ کے خلو کے وقت جماع کرنا سوم سوکھے ہوئے گوشت کا کھانا چوتھے قوت سے زیادہ محنت کرنا یا ریاضت کا بار اٹھانا

زحدِ وسعت اے سرور زیادہ — منہ بار ریاضت بر سر خویش
تن خود را تو در سختی میندار — مزن تیغ جفا بر سینہ ریش

حکمت بیماری کے بواعث کے بیان مین چھ چیزون سے انسان کے جسم مین بیماری پیدا ہوتی ہے اول غذا کی کثرت دوم جماع کی کثرت تیسرے شب بیداری چوتھے بندش بول پانچوین بھوکھ اور اشتہا کی بغیر کھانا تناول کرنا چھٹے ہر وقت غم و اندیشہ مین رہنا

کھاؤ مت صحت اگر مطلوب ہے — جب تلک غالب نہووے اشتہا
غم کو اپنے پاس تک آنے نہ دو — خوش رہو ہر روز و شب صبح و مسا

حکمت انسان وہ ہے کہ دولتمندی مین تواضع قدرت کے وقت عفو جوانی مین عبادت غصہ مین تحمل

سر جھکاتا ہے تواضع مین مدام — ہے جو دولتمند حرد سر فراز
وقت قوت اوسکو ہے ناقوتی — حلم غصہ مین جوانی مین نماز

حکمت بیمار کی بد علامتون کے ذکر مین بیمار کے مرگ کی دس علامتین ہین اول اوسکا ایک آنکھ سے دیکھنا دوسرے پیشانی کے چمڑے کا کھنچ جانا تیسرے پہرہ گوش کا ہلنا چوتھے سینہ کا گرم ہونا پانچوین پانون کا سرد ہونا چھٹے جسم پر سرد عرق کا ظاہر ہونا ساتوین سانس کا زور کے ساتھ آنا آٹھوین چہرہ اور آنکھو نکا گرد آلودہ نظر آنا نوین بیمار کا بے قراری اور سخت اضطراب مین ہونا دسوین آنکھون سے آنسوؤن کا جاری ہونا

سر پہ حاضر ہے اجل شام و سحر — ایک دم کا ہے ترا دم میہمان
اکدن جائیگی جان تن سے نکل — اور تو مر جائیگا پھر مرنا کہان

حکمت روحونکی تعداد کے بیان مین خالق نے ذی جان کے جسم مین تین روحین مخلوق کی ہین اول روح حیوانی دل مین دوم روح طبعی جگر مین سوم روح دماغ مین

خدا نے دیکھ تیری زندگانی — کیا ہے کس قدر موجود سامان
بناکر ایک جسم اور تین روحین — بھلا چنگا بنایا تجھکو انسان

حکمت چار خلطون کے بیان مین جسم انسان کا چار خلطون سے مختلط ہے اول خون رنگ اوسکا سرخ مزاج اوسکا گرم وتر ہے دوم بلغم رنگ اوسکا سفید مزاج اوسکا سرد وتر سوم صفرا رنگ اوسکا زرد مزاج اوسکا گرم وخشک چہارم سودا رنگ اوسکا سیاہ مزاج اوسکا سرد وخشک ہے سب خلطون سے افضل خون ہے اور خلطونکا اعتدال سبب صحت اور بے اعتدالی سبب بیماری ہے چار عنصر کے ساتھ انکی کمال نسبت ہے خون کو ہوا بلغم کو پانی صفرا کو آگ سودا کو خاک تصور کرنا چاہیے

چار عنصر سے یہ جسم عنصری	حضرت خلاق نے پیدا کیا
چار خلط اسمین برابر رکھدیے	اور کیا جاری عمل ہر چار کا
گر رہین چارون برابر غم نہین	بندہ آفت مین نہوگا مبتلا
اور اگر پڑجاے انمین اختلاف	جسم اک دم مین فنا ہوجائیگا

حکمت غذا کے کھانیکے آداب مین غذا کے کھانے مین سترہ امر کا لحاظ ضرور ہے اول اوسقدر کھاؤ جسقدر معدہ اوٹھا سکے دوم جبتک پوری اشتہا نہو نہ کھاؤ تیسرے تھوڑی بھوکھ باقی ہو کھانا چھوڑ دے چوتھے روغندار غذا کا استعمال بکثرت نکرے پانچوین بہت گرم کھانا نہ کھاؤ چھٹے بالکل سرد نکھائے ساتوین مقررہ وقت پر کھاؤ آٹھوین غلیظ کے بعد لطیف نکھاؤ نوین ایکہی مرتبہ کھالے باربار نہ کھاؤ دسوین غذا مطبوع ولذیذ تجویز کرے گیارہوین ہر روز ایکہی غذا کے کھانیکی عادت نکرے بارہوین ترش غذا کے کھانیکا عادی ہرگز نہو کیونکہ وہ ضعیفی لاتی ہے اور بہت نمکین غذا کی عادت باصرہ کو نقصان پہونچاتی ہے بہت شیرین جسم مین حرارت پہیلاتی ہے تیزی سے طبیعت نفرت کھاتی ہے تیرہوین شیرین کے بعد نمکین و ترش کے بعد شیرین کا استعمال ضرور ہے چودہوین دہانی غذا مثل خشخاش خرفہ وغیرہ کا استعمال ممنوع سمجھے کہ اس سے معدہ مین ثقل پیدا ہوتا ہے پندرہوین بہت خشک غذا کبھی نہ کھائے کہ اوس سے معدہ مین زخم پیدا ہوجاتا ہے

کھانا ایسا چاہیے کھانا تجھے ۰	جسکے کھانے سے رہے تو تندرست

جو جسم مین پیدا نہو جس سے خلل	اور طبیعت بھی نہو کھانے سے سست

حکمت مخلط غذا کی ممانعت کے بیان مین دس چیزون کا باہم ملا کر کھانا منع ہے اول سرکہ اور چاول دوم مولی و جغرات سوم خربوزہ اور شہد چہارم دودھ اور انجیر پانچوین بیضہ مرغ و پنیر چھٹے انگور و کلہ ساتوین انار و ہریسہ آٹھوین جغرات و باقلہ نوین کبوتر و پیاز دسوین دودھ اور مچھلی

کسلیے کھاتے ہو سرد و ردہ طعام مرد دانا ہے پرہیز اوس سے تجربہ	جس سے پہونچے جسم کو تیرے ضرر بے خبر ہے بے خبر ہے بے خبر

حکمت پانی پینے کے آداب کے بیان مین پانی پینے مین تیرہ امر کا لحاظ ضرور اول غذا کھا کر فی الفور پانی نہ پیے دوم ناشتا پانی نہ پیے سوم غذا کے درمیان مگر اوسوقت کہ غذا کے بعد ایک ساعت کامل گذر جاے چہارم جماع کے بعد نہ پیے پنجم حمام مین سرد پانی نہ پیے اور نہ حمام سے نکل کر پیے ششم چلتے ہوے جب آکر بیٹھے اوسوقت پانی نہ پیے ساتوین رات کو وقت نیند سے اوٹھکر نہ پیے آٹھوین گرم پانی پینے کی کثرت نکرے نوین نہر کا پانی جو درختون تلے بہے جاری ہو نہ پیے دسوین شور و نمکین و تلخ پانی کے پینے سے پرہیز کرے گیارھوین چشمون اور کنوون اور جھیلون کے پانی پینے سے محترز رہے بارھوین نہر اور کنوون کا پانی ملا کر نہ پیے تیرھوین ایسی نہر کا پانی جسمین سات شرطین پائی جائین پینا موجب صحت کا ہے اول نہر جو پایاب ہو دوسرے نہر پانی اوسکا لطیف و صاف ہو وزن مین سبک ہو تیسرے پتھرون پر چلتی ہو چوتھے بلندی سے پستی کو آتی ہو پانچوین پانی اوسکا شیرین و لذیذ و عمدہ ہو چھٹے دور سے وہ نہر آتی ہو ساتوین جنوب سے شمال یا مغرب سے مشرق کو جاتی ہو

اگرچہ عالم دنیا مین [illegible] مگر جو لوگ ہین دانا وہی ہوشیار	ہے اس پانی سے سبکی زندگانی ہمیشہ چھان کر پیتے ہین پانی

حکمت شراب نوشی کے بیان مین شراب کم اور گاہ گاہ پینا سرور ہے زیادہ

زیادہ پینے مین فتور ہے اسکی مداومت مین تشنج و فالج و لقوہ و رعشہ عجیب و طرح طرح بیماریون کے پیدا ہونے کا خوف ہے بلکہ اگر کچھ بھی بیماری نہ ہو تو بھی اسکی عادت طبیعت کے لیے ایک بیماری لاحق ہو جاتی ہے

چاہتے ہو دوستو گر اپنی خیر ۔۔ دیکھنا ہر وقت مت پینا شراب
اہل دین جتنے ہین انکو واسطے ۔۔ دشمن ایمان ہے یہ خانہ خراب
آب شر ہے فی الحقیقت اسکا نام ۔۔ اس سے کیا حاصل ہے جز رنج و عذاب

حکمت حرکت و سکون کے بیان مین بہت سے آرام اور کم حرکتی مین کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے ردیہ فضلے جسم مین جمع ہو جاتی ہین بہت سی محنت ریاضت بھی انسانکو بیمار کر دیتی ہے بہت سی بیفکری عقل مین فتور ڈالتی ہے بہت سے اندیشہ و فکر مالیخولیا پیدا کرتے ہین

بیگمان بیمار و نزار و سست گشته ۔۔ حرکت بسیار اے اہل کمال
ور شوی کم حرکت و کاہل وجود ۔۔ سستی آرد در وجودت لا محال
باشی گر بیفکر و بیغم در جہان ۔۔ آید ای ذی ہوش در عقلت زوال
در مزاج تو جنون پیدا کند ۔۔ دایمی اندیشہ و رنج و ملال
الغرض میرو بہر کچھ کار خویش ۔۔ باش قایم بر مقام اعتدال

حکیم جالینوس

یہ شخص بڑا طبیب زمانہ کا اوستاد مشہور ہے شیخ الحکما و خاتم الاطبا اسکو کہتے تھے اسقلینوس اول غورس و ملینوس و برمانندس و افلاطون و اسقلینوس ثانی و بقراط سات بڑے حکیمون کے بعد یہ آٹھوان حکیم بڑا فاضل و معالج مانا گیا ہے تمام زمانہ اسکی بزرگی کا قایل ہے

فائدہ اس طبیب نے سفر بہت کیا تمام زمانہ دیکھا اور وہ کمال حاصل کیا کہ اسکی تجویز و معالجہ مین کبھی خطا نہ جاتی معادنی و نباتاتی ادویات کے تجربہ اسنے بہت سے اور علم کو کمال تک پہونچایا

فائدہ یہ حکیم بڑا عابد و زاہد و ریاضت کش تھا رات کو عبادت اور دن بھر لوگونکا معالجہ میں
مصروف رہتا تقریر اسکی ایسی دلپذیر تھی کہ سنتے ہی بیمار کی تسلی ہو جاتی اور امیدوار شفا کا
ہو جاتا راگ سننے کا بھی اسکو کمال شوق تھا بلکہ موسیقی علم مین بھی اسنے پورے درجہ کا کمال پایا

حکایت جالینوس ایکروز جنگل مین چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک زمیندار اپنے بیل کی آنکھون
زبان سے چاٹ رہا ہے تعجب ہوا اور احوال پوچھا اسنے جواب دیا کہ میرے بیل کی آنکھون
مین کبھی کبھی سفیدی آجاتی ہے شب کور ہو جاتا ہے پس اس بیماری کی حالت مین جب مین اپنی
زبان سے اسکی آنکھونکو چاٹتا ہون یہ اچھا ہو جاتا ہے یہ سنکر حکیم نے کہا خدا تجھکو جزائے
خیر دے کہ تونے مجھکو طب کے علم مین مدد دی اور ایک بیبہا نکتہ سکھایا۔

فائدہ اس حکیم نے ستاسی برس کی عمر پائی آخر اسہال کی بیماری سے مرگیا مرض الموت
مین لوگون نے اس سے پوچھا کہ تونے اپنے علاج سے ہزارون بیمارونکو اچھا کیا ہے
اب اپنی بیماری کا معالجہ کیون نہین کرتا جواب دیا کہ میرے تجربہ مین ایسی ایسی قابض
و جاذب ادویات آئی ہین کہ اگر پانی مین ڈالدون تو فوراً جم جائے مگر اب میرا آخری
وقت آچکا ہے کسیکے استعمال سے تاثیر نہین ہوتی یہ کہکر اوسنے ایک طشت پانی کا منگوایا
اور اوسمین ایک سفوف اپنے پاس سے نکالکر ڈالدیا پانی فی الفور جم گیا یہ تجربہ جب
لوگون نے دیکھا جانا کہ اب جالینوس کا وقت اخیر آگیا ہے کہ کوئی دوا اثر نہین کرتی

کیسی دامنگیر بیماری ہے سر مد مرگ کی	جو طلا دنیا مین اسکے ہاتھ سے نالان ملا
کی مسیحا نے چہارم آسمان تک جستجو	پر نہ درد لاعلاج موت کا درمان ملا

حکایت ایک روز اس حکیم نے ایک جاہل نادان کو دیکھا کہ سر بازار ایک دانشمند
کی بیعزتی کر رہا ہے کہا کہ اگر یہ دانشمند دانشمند ہوتا تو جاہل کے ساتھ معاملہ اسکا اس نہایت تک نہ پہونچتا

باشد اندر ہوشمندان جہان	ہوشمند از ہوشمند اہل ہوش
لب ببندد وانکہ کلام وعظ و پند	چون ببیند جاہلے را در خروش

نکتہ علم و عمل دونوں میں نسبت کمال ہو جبتک کہ دونوں جمع نہوں انسان عالم و عامل نہیں کہلاتا اور یقین رکھنا چاہیے کہ طبیب بے تجربہ خطرہ جان اور عالم بےعمل خطرۂ دین و ایمان

از علاج بے عمل نادان طبیب — آفت جانست مرد نا تمام
گر یقین سر ور کہ نون جان بود — نیم ملا خطرۂ ایمان بود

نکتہ بیمار کی اشتہا اور بھوک صحت کی نشانی ہے اور بے اشتہائی موت کی علامت

ور دہان سے معدہ لذت طعام — ہست در بے اشتہائی سرورا
تا نہ اندر معدہ باشد اشتہا — سر بسر بیماری رنج و بلا

نکتہ ہم دل کا زوال ہے اور غم دل کی بیماری راقم عرض کرتا ہے کہ ہم اور غم دونوں لفظ ایکہی معنی رکھتے ہیں مگر ہم اوس غم کو کہتے ہیں کہ انسان کسی چیز کی تلاش میں اور وہ اوسکو نہ ملے غم وہ ہے کہ ایک میسر ہوئی چیز انسان کی انسان کے پاس سے جاتی رہے اور وہ اوسکا غم کرے

جانبری مشکل ہے انکے ہاتھ سے — بندہ غمگین بھلا کیونکر جیے
ہم و غم دونوں ہیں دشمن جان کے — جانستان ہیں دو جیوان جسم انسان کے

نکتہ سعادتمند وہ لڑکا ہے جسکی آنکھوں میں حیا ہو طبیعت میں حلم با ادب تقریر اور شیرین کلام

سعادتمند وہ لڑکا ہے سرور — بعہد خردسالی اوسکو حاصل
کہ جسکی آنکھ میں شرم و حیا ہو — بزرگوں کی طرح صدق و صفا ہو

نکتہ حیا اوسکو کہتے ہیں کہ گناہ یا بیگناہی کی حالت میں انسان اپنے بزرگ یا حاکم کا خوف رکھے

با حیا باشد ہمیشہ عذر خواہ — گرچہ باشد بیگنہ یا باگناہ

نکتہ بیمار کی طبیعت کو مدعی بیماری کو مدعا علیہ طبیعت کو حاکم سمجھنا چاہیے معالجہ کیوقت اگر حاکم کی تجویز سے مدعی غالب آیا تو بیماری رفع ہوئی اور اگر بیماری غالب ہو گئی تو بیمار ہلاک ہو گیا

مرض پر گر رہی غالب طبیعت — طبیعت پر دگر غالب مرض ہو
شفا حاصل کرے فی الفور بیمار — نکل جائیگی جان تا لب سے ناچار

حکیم فیثاغورس

یہ شخص ایک فاضل راہب تھا اسلام کے شیوع سے کچھ مدت پہلے اسکا ظہور ہوا نجوم
مین بھی اسکو ملکہ حاصل تھا

نکتہ نیک اور عقلمند آدمی کیساتھ عداوت کرنا بہتر ہے اس سے کہ بدخلق اور احمق کے ساتھ دوستی ہو

بہت بہتر ہے گر دنیا مین سرور ۔۔۔ ترا بد خواہ مرد نیک خو ہو
یہ بات اچھی نہین لیکن کہ غمخوار ۔۔۔ کوئی بدخلق مرد جنگ جو ہو

نکتہ دعویدار ہونا ایسے دعوی کا جسکا ثبوت بہم نہ پہونچ سکے مدعی کو دروغگوئی کی نشانی ہے

گر نباشد پیش تو مرد رہ وست ۔۔۔ دعوی بی دعوی ابے آگہیست
گفتن نا راست پیش اہل عدل ۔۔۔ عین نادانی وجہل مدعی ہست

پند کشتی پر سوار ہونیسے پہلے ادمی تکلیفونکو سوچ لینا چاہیے نہ کہ سوار ہونیکے بعد غور کیا جائے

ہے یہ بہتر ابتداے کار مین ۔۔۔ سوچ لو ہو جس طرح انجام کا
پہلے کشتی کے مصائب جانچ لو ۔۔۔ شوق سے ہو جاؤ پھر اوسپر سوار

حکمت حکمت کی تقریر دلکو بیدار کرتی ہے اور جہل کی ہمیشہ کہانیاں روح کو سلا دیتی ہین

زندہ گردد دل ز گفتار حکیم ۔۔۔ جان شود بیجان ز گفت جاہلان
جان رہ در گوش قول کذب را ۔۔۔ تا نگردی خوار پیش داستان

حکیم صصہ

یہ ایک نامی گرامی حکیم ہند کی ولایت مین پیدا ہوا اسنے شطرنج کی بازی شہر ام راجہ ہند کیواسطے ایجاد کی اور راجہ کی خدمت مین لیگیا راجہ بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ تیرا کیا مطلب ہے مانگ حکیم نے کہا کہ اسکا صلہ مجھکو اس طرح پر عطا ہو کہ اسکے پہلے خانے مین ایک اشرفی دوسرے مین دو تیسرے مین چار چوتھے مین آٹھ اسی سے آگے ہر ایک

خانہ مین المضاعف اشرفیان رکھی جائین راجہ نے فرمایا کہ یہ کیا انعام ہے اس سے زیادہ مانگ حکیم نے جواب دیا کہ جب تم مجھکو دیچکوگے تو اور بھی طلب کرونگا راجہ جب انعام دینے لگا تو معلوم ہوا کہ کل شاہی خزانہ بھی حکیم کے انعام کے باب مین کفایت نہین کرسکتا کیا تھی کہ حکیم کی غرض اس انعام سے یہ تھی کہ چونسٹھ خانہ بعد ہر ایک خانہ مین پہلے خانہ سے دو چندان اشرفیان رکھی جائین مثلاً چوتھے مین آٹھ پانچوین مین سولہ چھٹے مین بتیس ساتوین مین چونسٹھ آٹھوین مین ایکسو اٹھائیس نوین مین دوسو چھپن دسوین مین پانسو بارہ علی ہذا القیاس شطرنج کے تمام خانون کیواسطے راجہ اس انعام کی بے مقدار و تعداد دیکر بہت خوش ہوا اور معقول انعام دیکر حکیم کو رخصت کیا اور کہا کہ تمھاری اس بازی سے کیا بڑھکر تمھارے انعام طلب کرنیکا ایجاد عجیب تر ہے پس راجہ نے یہ بازی نوشیروان عادل کی خدمت مین تحفہ بھیجی اوسنے اسکا ہشت رنگ نام رکھا کیونکہ مہرے اسکے شاہ - فرزین - اسپ فیل چھ قسم کے تھے رفتہ رفتہ شطرنج مشہور ہوگیا اگرچہ مشہور ہے کہ شطرنج سسہ بن داہر بجلال ہندت کا اختراع ہے مگر شاہنامہ وغیرہ بہت کتابون سے پایا جاتا ہے کہ صصہ حکیم کی ایجاد یہ بازی ہے یہ بازی دیکھکر نوشیروان کے حکم سے بزرجمہر نے بازی نرد کا اختراع کیا

حکیم جاماسپ

شاہ گشتاسپ کے دربار مین یہ حکیم بڑا امیر تھا حکمت کا علم لقمان سے سیکھا نجوم مین اسکے احکام کبھی خطا نجاتے تھے سکندر رومی و عیسیٰ مسیح و محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر اسنے دی مجوسیون کے دین کے رواج پانیکی اطلاع بھی اسنے بادشاہ کو پہونچائی اسکا قول ہے نکتہ عقلمند وہ ہے کہ عقل کے پانی سے غصہ کی آگ کو بوجھائے شیطانی وسوسون سے دل کو بچائے حرص و طمع سے باز آئے ہر ایک کام کی بنا راستی پر رکھے دوست و دشمن کے ساتھ فریب و دغا سے پیش نہ آئے مصیبت کے وقت صابر رہے

پانچ چیزیں جس سے ہوجاتا ہی سوا آدمی — وسوسہ غصہ ہوا و حرص و طمع نارِ ہستی

حکیم بطلیموس

ریاضی کے علم میں یہ حکیم بڑا اوستاد تھا اب تک اسکی کتاب مشہور ہے اسکا قول ہے
نکتہ علم ایسا درخت ہے جسکی بیخ انسان کے دل میں اور میوہ زبان پر ہی اور سایہ عالمگیر

بانغ عالم ہیں درخت علم کے
سایہ اوسکا ایسا عالمگیر ہے

بیج ہیں بر دل ثمر ہے بر زبان
زیر سایہ جسکے ہے سارا جہان

نصیحت انسانکو چاہیے کہ اور وںکی حالت کو دیکھکر یہ عبرت پکڑے اور آگاہی حاصل کرے ایسا نہو کہ اسکے حال کو دیکھکر اور لوگ عبرت پکڑیں اور شقیہ ہو کر لعنت کرنے لگیں

خود تو عبرت گیر از حال کسان
ورنہ گیرند عبرت از تو دیگران

گر تو ہستی صاحب عین الکمال
گر شوی از حال خود برگشتہ حال

نکتہ اچھا انسان وہ ہی جسکا قول و فعل و زبان و حال و قال ظاہر و باطن و تحریر و تقریر ایک ہو

بندگان حق ہیں جتنے با صفا
ایک ہے ظاہر میں و باطن میں ایک

آدمی ہیں جس قدر اہل کمال
سب برابر کا قول و فعل و حال و قال

نکتہ حق کے طالب کے دل میں غیر حق کا خیال نہیں آتا غیر کا وسواس اسکے دماغ میں دخل نہیں پاتا

آئینہ دل جو روشن ہوگئیں سینہ صفا
بنگئے آئینہ زمین و آسمان
غیر کی صورت نظر سے چھپ گئی

حق ہوا جسدم نظر میں جلوہ گر
نور حق ہر چار سو آیا نظر
دوئی کا نقش بنگئے دیوار و در

نکتہ دنیا میں چار قسم کے انسان ہیں اول وہ جنکو دنیا حاصل ہو چکی ہے مگر ابھی اور چاہتے ہیں دوسرے وہ لوگ جو دنیا کو چاہتے ہیں اور دنیا اونکے نزدیک نہیں آتی تیسرے قانع لوگ یعنی جس قدر اونکو ملتی ہو اوسی پر قناعت کرتے ہیں چوتھے مردان خدا جنکو دنیا ملتی ہے مگر

	وہ نہیں لیتے اوس سے دور بھاگتے ہیں			
	جو کوئی دنیا کا خواہشمند ہے آنے دیتے ہی نہیں دنیا کا مال		بھاگتی ہے اوس سے دنیا دور دور بندگان باصفا اسکے حضور	
	حکمت بد بات کا نہ کہنا نیک بات کے کہنے سے بہتر ہے سایل کو کچھ نہ دینا دیکر احسان رکھنے سے اچھا ہے			
	خامشی بہتر ہے ایسی بات سے کچھ نہ دے سایل کو اے مرد سخی		جسکے ہو کہنے سے برپا شور و شر رکھے دیکر اوسپہ تو احسان اگر	
	نکتہ حاسد اوروں کی نعمت کا زوال اپنی نعمت کے حصول سے زیادہ عزیز جانتا ہے بلکہ اوسکی یہی مراد ہے کہ مجھکو چاہے کچھ ملے یا نملے مگر محسود کا مال تلف ہوجائے اسکے کمال پر زوال آجائے			
	دیکھ سکتا کب ہے نعمت غیر کی فایدہ ہو اوسمین اوسکا یا نہو		تیرہ باطن حاسد [illegible] ہو مگر محسود کی حالت تباہ	
	پند عقلمند کو چاہیے کہ غصہ اور جوش طبیعت کیوقت اپنے غضب کو گناہ کی حد تک نہ پہنچاے			
	کر نہ تو وقت غضب اف یا غضب		جس سے تو ہو جائے مغضوب خدا	
	نکتہ چھ چیزیں مملکت کو نقصان پہونچاتی ہیں اول قحط دوسرے خزانہ کی کمی تیسرے بادشاہ کی بیخبری یا غفلت چوتھے دشمنوں کی کثرت پانچوین دوستون ہوا خواہوں کی قلت چھٹے رعایا کی ناراضی			
	کسطرح قایم رہے وہ سلطنت جسکے دشمن ہوں بہت اور کم ہوں دوست		جبکہ سلطان بیخبر ہو کام سے ٹھہر سکتا ہے وہ کب آرام سے	
	نکتہ انتقام کے لینے سے عفو کرنا اور خطا سے درگذر کرنا بہتر ہے اور غصہ سے رحم خوبتر			
	گنہگار کا عفو کر دو گناہ بخلق حسن مہربانی کرو		کرو رحم ہرگز نہ لو انتقام کہ حق مہربان تم پہ ہو صبح و شام	
	حکمت جاہلوں کی مجلس میں حکیم کی قدر نہیں ہوتی اور گندگی کی اثنا میں قدر کستوری کی نہیں رہتی			
	قدر کیا جانیگا جاہل علم کی		اندھا کیا دیکھے گا نور ماہ کو	

پند بے نفس اور صلح کل انسان سے مناظرہ منع ہے اور جواب دینا بے پوچھے جہل و نادانی

سرنگون ہو جو کہ اپنے سامنے	دوستو اوس سے اکڑنا منع ہے
ناروا اسے دو جہتوں سے دشمنی	صلح کے خواہان سے لڑنا منع ہے

پند سایل کو خوش کرو اور احسان مانو کہ اوسنے تمکو سخاوت کرنیمیں مدد دی اگر وہ سایل نہ ہوتو تم سخی کہلاتے

ہے یہ سایل کی مروت سربسر	تیرے سر پر اے سخی حق کے ولی
لیگیا وہ راہ حق پر تیرا مال	جس سے تو دنیا مین کہلایا سخی

حکمت غافل کے دلکو ناصح کی نصیحت نہین اثر کرتی جیسے کہ بیمار کو لطیف غذا فائدہ نہین دیتی

دلمین جاہل کے اثر نا صح کی بات	دوستو ہرگز ذرا کرتی نہین
جب تلک بیمار ہے بیمار کو	کچھ اثر اچھی غذا کرتی نہین

بزرجمہر مروزی

یہ حکیم نوشیروان عادل کا وزیر تھا حکمت کے علم کو اسنے کمال تک پہنچایا اور حکیم کامل و مکمل بنا
حکایت ایک رات نوشیروان نے خواب مین دیکھا کہ تخت کے آگے ایک درخت کے نیچے وہ شراب
پی رہا ہے مگر جب پیالہ ہاتھ مین لیتا ہے درخت سے ایک خوک کا وتہ آتا ہے اور پیالہ اوسکے ہاتھ
سے لیکر خود پی جاتا ہے اس خواب کی تعبیر مین علما نے کچھ جواب دیا بزرجمہر اوس وقت نعم
نہ سالہ مکتب مین پڑھا کرتا تھا اوسنے دعوی کیا کہ مین اس خواب کی تعبیر کہہ سکتا ہون یہ
سنکر نوشیروان نے اوسکو روبرو بلایا اور خواب کی تعبیر پوچھی بزرجمہر نے جواب دیا کہ تیرے
زنانہ محل مین کوئی غیر مرد چھپا ہوا ہے جو تیری خاص حرم کے ساتھ مرتکب زنا کا ہوتا ہے
نوشیروان اوسی وقت محل مین گیا اور تمام کنیزونکو برہنہ کر کے دیکھا تو اون مین سے
ایک غلام بے ریش نکلا جو بادشاہ کی ملکہ حاجی کی بیٹی کا معشوق تھا اور وہ اوسکو باپ
کے گھر سے ساتھ لائی ہوئی تھی محل کے اندر زنانہ لباس پہنا کر کنیزون مین

اوسے چھپا رکھا تھا اوس روز سے بزرجمہر نے بادشاہ کے دربار مین بار پایا جب پندرہ سال ہوا تو وزیر بنا مدت تک اپنے وزارت کی تمام زمانہ مین نیکنامی پائی اخیر مین اسنے عیسائی دین قبول کیا اس سبب سے نوشیروان اس سے ناراض ہوگیا اور قید کردیا مدت تک قید مین رہا جب اسکی آنکھونکی بینائی جاتی رہی تو بادشاہ نے اسے چھوڑ دیا اور خسرو پرویز کے وقت تک زندہ رہا پھر مرگیا بعض کا قول ہے کہ نوشیروان نے اسکو بہت سمجھایا کہ عیسائی دین چھوڑ دے مگر اسنے نہ چھوڑا اور اوسی جرم مین قتل ہوا بعض کہتے ہین کہ قتل نہین ہوا قید مین ہی جان بحق تسلیم ہوا اسکا قول ہے

حکمت بادشاہ عادل وہ ہے کہ فاسق فاجر بدکار اس سے ڈرین نیکوکار کسیطرحکا خوف نہ کرین

بود حاکم بہ ملک عدل سرور	کزو بے خوف نیکوکار باشند
بعدل و داد انصافش ہمیشہ	ز تیغ ستم بدکار باشند

نکتہ زندگی سے بہتر صحت ہے اور برابر توانگری مرگ سی سخت تر قرضداری ہے اور برابر مفلسی

تجھے یہ زندگی لذت نہ دیگی	طبیعت مین اگر صحت نہوگی
وگر دولت نہوگی تیری گھر مین	عزیزون مین تجھے عزت نہوگی
دگر رکھتا ہو سر پر قرض کا بار	کبھی حاصل تجھے فرحت نہوگی

حکمت پانچ چیزین خدا کی عنایت سے حاصل ہوتی ہین اول عورت شوہر کی مرضی کے موافق دوسرے اولاد تیسرے حسن جمال و خوبصورتی چوتھے نیکی و سعادت پانچوین صحت تندرستی

ہست در دنیا عطای ذوالجلال	جاہ و مال و یار فرزند و جمال

حکمت پانچ چیزین انسان اپنے لیے حاصل کرتا ہے اول علم دوسرے ادب و خوش خوئی تیسرے شجاعت و دلاوری چوتھے بہشت و آسودگی و راحت پانچوین دوزخ و مصیبت

زمانے مین عزیز خلق ہوگا	اگر حاصل کرے علم و شجاعت
کرے نیکی اگر دوزخ سے چھوٹے	بہشت حاصل کرے اور پائے جنت

نکتہ پانچ چیزین انسان مین موروثی ہین اوّل خوبصورتی یا بدصورتی دوسرے بدخوئی یا خوشخوئی تیسرے بلند ہمتی یا پست ہمتی چوتھے متکبری یا عاجزی پانچوین سخاوت یا بخل

ارث آبائی ست سرور جہان — حسن خلق و ہمت و عجز و غرور

نکتہ پانچ چیزین انسان مین طبعی ہین اوّل وفا دوم مدارا سوم تواضع چہارم کرم پنجم راستی

زمانے مین عزت اگر چاہیے — وفا کر وفا کر وفا کر وفا
مدارا سے لے کام ہر ایک سے — تواضع مین ہر وقت گردن جھکا

حکمت پانچ چیزین انسان مین عادتی ہین اول چلنا دوسرے کھانا تیسرے سونا

بیٹھنا اوٹھنا چوتھے جماع پانچوین بول و براز

خالق اکبر نے کس طرح سے — چلنا پھرنا کھانا سکھایا تجھے
اور کیا تعلیم اوٹھنا بیٹھنا — رتبۂ اعلے پہ پہونچایا تجھے

حکمت بادشاہ وہ ہے کہ نفسانی شہوتون سے پرہیز رکھے راستی کا شعار کرے حکما سے مشورت لے قیدیونکی دلجوئی کرے سوداگرونکی پاسبانی رکھے رعایا کو گستاخ نہونے دے جنگ کا سامان خزانہ مین جمع رکھے دشمن کے آزار سے باخبر رہے اپنے دربار کے امیرون اور وزیرون سے محبت پیش آئے فوج کی پرورش کیطرف متوجہ رہے مسافرون غریبون کی خدمت مین جان صرف کرے

شاہ آن باشد کہ باشد رستگار — راستی را در جہان باشد شعار
اہل علم و اہل فضل و عقل را — دایم اندر قرب خود بخشد قرار
پاسبان خلق باشد روز و شب — حافظ اہل جہان لیل و نہار
باخبر ماند ز عزم دشمنان — پنجہ اش پر زور و بازو استوار

نکتہ حلم کی لفظ کو اگر معکوس کرین تو ملح ہوجاتا ہے اور ملح نمک کو کہتے ہین پس اسمین یہ نکتہ ہے کہ جس انسان کی طبیعت مین حلم نہین ہے وہ سراپا نمک ہے

گر کنی معکوس لفظ حلم را — ملح میگردد ہویدا ایک بیک

خالیست از علم لیکن پر کینہ … در مزاج ہر گز نمیدارد نمک

نکتہ شجاعت دل کی قوت کا نام ہے جسم کی فربہی اور بدن کی تازگی کو شجاعت نہیں کہتے جنگ کیوقت اگر دل کا حوصلہ قائم نہ رہیگا تو جسم کی فربہی اسوقت کیا کام آئیگی —

این تن پر گوشت و جسم فربہ … محض بیکار است در وقت کار

با شجاعت گر تن لاغر بود … کار مردانہ کند در کارزار

نکتہ تین چیزونکا سوال خداے لایزال کی درگاہ مین کرو اول صحت دوم فراغت سوم ایمنی

از خداے خویش اے سرور بخواہ … ہر زمان صحت فراغت ایمنی

میشوی ایمن چو گردد حاصلت … در جہان صحت فراغت ایمنی

پند جوان آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک کام مین دلیر ہو مگر جب ضعیفونکے روبرو آئے سرنگون ہو جائے

ضعیفونسے ہمیشہ با ادب رہنا جو ہین … جوانمرد وہی دنیا مین یہی کار جوانمردی

حکمت سخی وہ ہے جو چھپ کر سخاوت کرے جسکو کچھ دیا ویسا حساب نہ رکھے دیکر خوش ہو

سخیون مین بیشک سخی ہے وہی … جو لوگونسے چھپ کر سخاوت کرے

کرے صرف جب مال خورسند ہو … جسے دیوے اوسپر نہ احسان دھرے

حکمت بدی کا نکرنا نیکی کرنیسے بہتر ہے اور نیکی کرنا بدی و حق تلفی سے محفوظ رہنا ہے۔

برائی سے رہا کرتے ہین محفوظ … وہی ہے جنکو حاصل سرخروئی

اگر نیکی کی حق دے تجکو توفیق … نکوئی کر نکوئی کر نکوئی

حکمت تمام عمر مین یہ بہتر ساعت انسان پر وہ آتی ہے کہ اوسوقت وہ نیکی کر سکتا ہو اور نکرے

عمر کے ہین جب غنیمت چند روز … وقت پر پھر کیون نہین کرتا ہے کام

آنکھین تو کھول دیگا شاید جسکو تھی … دم گذر جائیگا گذر جائیگی شام

نکتہ چار چیزین انسان کو بہت عزیز ہین اول صحت دوم اولاد سوم مال چہارم مخلص دوست مگر خدا کے ساتھ دوستی رکھنے والے انسان جنکی محبت کو ہر ایک کی محبت سے مقدم سمجھتے ہین

ہے عزیز اندر جہان ہر ایک کو ۔۔۔ صحت و اولاد و مال و دوستدا
لیک رکھتے ہیں فقط مردان حق ۔۔۔ دل میں اپنے الفت پروردگار

حکمت سوال کرنیوالیکو کوئی دوست نہیں رکھتا بلکہ اوسکے دوست بھی دشمن ہوجاتے ہیں

ہر کہ گردد سایل درہاے خلق ۔۔۔ دربدر گردد بحال اضطرار
اگر تو میخواہے کہ مستغنی شوی ۔۔۔ باش بر درگاہ حق امیدوار

حکمت زندگی بے دولت و مال جان کا وبال ہے اور مال بے صحت جسمانی سراپا غم و الم

زندگی بے مال و دولت ہے وبال ۔۔۔ مال ہے بے تندرستی رنج و غم
تندرستی ہو اگر حاصل تجھے ۔۔۔ کچھ نہیں غم مال گر ہو بیش و کم

حکمت کم گو و کم خور و کم آزار انسان کبھی غمناک نہیں ہوتا ہمیشہ فرحت میں رہتا ہے

عزیز خلق باشے در زمانہ ۔۔۔ جو باشی کم خور و کم گو و کم آزار
بازادی ز غم آزاد گردی ۔۔۔ نہ بیندی دل اگر بسیر و در بزار

حکمت تین شخصوں سے تین چیزیں بری معلوم ہوتی ہیں تندی بادشاہ سے بخل تونگر سے غرور صاحب علم سے

بد بود سہ چیز سہ در از سہ کس ۔۔۔ اولاً ظلم و ستم از بادشاہ
ثانیاً کبر و غرور از اہل علم ۔۔۔ ثالثاً امساک و بخل از اہل جاہ

نکتہ خدا کی عبادت میں دل کا حصہ فکر ہے اور زبان کا حصہ ذکر اور سر کا حصہ سجود

ہست در کام تو تا گویا زبان ۔۔۔ تر زبان دارش بذکر ایزدی
سرنگون در سجدہ معبود باش ۔۔۔ محو شو از دل بفکر ایزدی

نکتہ چھ چیزوں سے انسان عزیز ہوتا ہے اول تقوے دوم تحمل تیسرے کم طمعی چوتھے خوش معاملگی پانچویں راستی چھٹے خوش گوئی و خوش کلامی

بردباری سے اگر رکھے گا کام ۔۔۔ سر زمین پر سرفرازی پائیگا
راستی کا راستہ چھوڑیگا گر ۔۔۔ بول پھر سر در کدھر کو جائیگا

حکمت نیکوکارون کا دیکھنا اونسے صحبت رکھنا دوستون سے ملنا انسان کے دلکی راحت ہے
خوشبو کا سونگھنا لطیف غذا کا کھانا عمدہ لباس کا پہننا جسم کی تازگی خدا کی عبادت روح کی غذا

راحتِ دل ہست صحبِ یکدلان قوت روح و قوتِ جان عزیز	ہست آرام تنت نیکو لباس در عبادت جا حصلت ہے حق شناس

ابو عدی حاتم طائی

عرب کے قبیلہ طی مین یہ شخص بڑا سخی نامور تھا آجتک شرق سے غرب تک یہ مشہور ہے بلکہ سخاوت اسکی ضرب المثل تمام زمانہ کی ہے اسلام کے ظہور کے پہلے چند سال یہ مر چکا تھا۔

حکایت حاتم کے مرنیکے بعد جب دس سال گذرے تو اوسکی قبر کے نزدیک دریا آگیا لوگون نے چاہا کہ حاتم کی نعش وہان سے نکالکر اور جگہ دفنائین جب لاش نکلی تو دیکھا اور تمام جسم اوسکا خاک ہوچکا ہے مگر داہنا ہاتھ اوسکا جس سے وہ سخاوت کیا کرتا تھا اوسی طرح تازہ اور درست ہے خاک نے اوسکو نہین کھایا تھا

حکایت یمن کے بادشاہ کو جو نہایت سخی تھا حاتم کی ناموری سنکر نہایت رشک آیا اور کہا کہ حاتم جب تک زندہ ہے میرا نام سخاوت مین مشہور نہین ہوگا اس سے یہ مناسب ہے کہ کسی نہ کسی طور سے اسکو قتل کرادیا جاے یہ سوچکر ایک اپنے ہمراز مشیر کو چند آدمیونکے ساتھ حاتم کے قتل کیلیے مامور کیا اور حکم دیا کہ قبیلہ طے مین جاکر اس کام کو انجام دے بادشاہ کے حکم سے وہ یمن سے عرب کو روانہ ہوا اور راستہ طی کر کر طے کے قبیلہ مین پہونچا ہی تھا کہ سر راہ اوسکو حاتم ملا بہت خاطر سے پیش آیا اور اپنی عادت کی بموجب ونکو اپنے گھر لیگیا اور طرح طرحکے عمدہ لذیذ کھانے کھلاکر حق مہمان نوازی کا ادا کیا آخر جب آدھی رات کو مہمان کھانا کھا چکے حاتم نے امیر سے پوچھا کہ آپکا یمن سے اس ولایت کیطرف کیونکر آنا ہوا امیر نے راست راست بلا کم و کاست حال بیان کر دیا اور اپنا منشا پورا کرنیکیلیے حاتم سے مدد چاہی

حاتم نے جب اونکی تقریر سنی بہت خوش ہوا کہ الحمد للہ آپ اِس علاقہ مین داخل ہوتے ہی منزل مقصود تک پہونچ گئے زیادہ تکلیف اوٹھانی نہین پڑی حاتم مین ہی ہون اور بہت خوش ہون کہ آپ اسیوقت میرا سر گردن سے کاٹ کر گھر کو روانہ ہو جائیں اور مین رضامند ہون اسپر کہ خدا کے نام پر میرا سر آخر کو کاٹا جاے اور اب اس کام مین جلدی کرنا چاہیے کہ اسوقت میرے اور تمھارے سوا کوئی تیسرا مخل موجود نہین ہے اگر دیر کروگے تو اپنے مطلب کو نہ پہونچوگے شاید ابھی کوئی میرا خویش یا دوست یہان آجائیگا تو تمکو تمھاری مراد تک پہونچنے نہ دیگا یہ تقریر امیر سنکر سخت شرمسار ہوا اور چشم پر آب ہو کر بولا کہ معاذ اللہ یہ مجھسے کب ہو سکتا ہے کہ تیرے جیسے جوانمرد سخی سرباز کو ایسی بیرحمی کے ساتھ قتل کرون بادشاہ کو اختیار ہے کہ تیرے قتل نکرنیکے عوض مین مجھکو قتل کردے یہ کہکر واپس یمن کو چلا گیا جب بادشاہ کے روبرو پہونچا بادشاہ نے اوسکے بشرے سے پہچان لیا کہ یہ کام انجام دیکر نہین آیا پھر حال پوچھا اُسنے تمام کیفیت سچ سچ عرض کردی اور حاتم کے قتل نہ کرنے مین بہت سے عذرات بیان کرکے معافی مانگی بادشاہ حقیقت حال سنکر بہت خوش ہوا اور حاتم کی عالی ہمتی اور جان نثاری پر آفرین کہی اوسکے عوض مین امیر کو خلعت بخشا اور حاتم کے لیے عمدہ تحائف عرب کو روانہ کیے

سخی محبوب و مطلوب خدا ہے
سخی منظور رب کبریا ہے

سخی کا نام اسکے لوح دل پر
معقا تر آب زر لکھا ہے

سخی ہے فیض بخش مال و دولت
سخی زینت دہ جود و عطا ہے

سخی ہے چارہ ساز دردمندان
سخی درمان درد لادوا ہے

سخی ہے چشمۂ فیض الٰہی
سخی بحر عطا کان سخا ہے

سخی خورشید چرخ فضل حق ہے
سخی نور مہ اوج صفا ہے

سخی ہے سرور و سردار عصر و
سخی تاج سر شاہ و گدا ہے

دوسرا حصہ حکماے متاخرین کے ذکر مین جنکا ظہور اسلام کے شیوع کے بعد ہوا

جنین مترجم بن اسحاق

یہ پہلا شخص ہے جسنے اسلام کے شیوع کے بعد یونانیونکی کتابونکو عربی مین ترجمہ کیا مامون ومعتصم خلفاے عباسیہ کے وقت مین اسنے بڑی عزت پائی اسکا قول ہے کہ کنہ جھوٹھ سے ہزار طرح کی بدیان پیدا ہوتی ہے اور شراب سے صدہا طرح کی شرارت

ساری فساد جھوٹھ سے ہوتی ہین آشکار	شر ہوتے ہین زمانہ کے پیدا شراب سے
سچا رہیگا جھوٹ سے جو پائیگا نجات	بچ جائیگا وہی جو بچے گا شراب سے

حکمت احمق آدمی دس علامات سے پہچانا جاتا ہے اول اپنے بیگانے کی نفع و نقصان کی اوسکو شناخت نہین ہوتی دوسرے ہر کسیکے ساتھ بدمزاجی کرتا ہے تیسرے آرام طلبی کاہلی مین پھنسا رہتا ہے چوتھے علما کی صحبت سے اسکو نفرت ہوتی ہے پانچوین عبادت و اطاعت مین تن نہین دیتا چھٹے وفاداری و راست گفتاری اوس مین نہین ہوتی ساتوین خود توکسیکے ساتھ مروت نہین کرتا مگر اور لوگونسے مروت کا امیدوار رہتا ہے آٹھوین نیکی و بدی اوسکی نظر مین برابر نظر آتی ہے نوین حقدار کی حق گزاری ہے اوسکو عار ہوتی ہے دسوین دخل سے زیادہ خرچ کرتا ہے فضول خرچی کی عادت اوسکو ہوتی ہے ہمیشہ روپیے سے بے بہرہ ہوتا ہے

سراپا دشمن عقلست بے عقل	کہ کم دارد تمیز نفع و نقصان
بوقت کار ماند کاہل و سست	رود از تن بوقت طاعتش جان
بصدق و راستی رغبت ندارد	بود مایل بہ کبر و کذب و بہتان
مروت کم کند آن بے مروت	بود خالی ز لطف و جود و احسان
ز اہل حق بود اندر دلش عار	بود از رسم حقداری گریزان
ز دخل او بود خرچش زیادہ	بود آخر ز کار خود ہراسان

نکتہ مآل اندیش انسان اپنے کام کے انجام کیطرف اوسکے آغاز مین ہی توجہ کرتا ہی بدون امتحان اپنا مال کسیکے پاس امانت نہین رکہتا زن و فرزند کو گستاخ نہین ہونے دیتا اونکو اپنے دلی راز سے آگاہ نہین کرتا ظاہر و باطن اوسکا ایک ہوتا ہی اپنی قوت سے زیادہ تر سخت کام مین دخل نہین دیتا آمدنی سے زیادہ خرچ نہین کرتا فضولی کا روادار نہین ہوتا

اچھا کرتا ہے مآل اندیش کام ۔۔۔ ابتدا مین سوچکر انجام کو
جیتے جی واقف نہین کرتا ہو وہ ۔۔۔ راز دل اپنے سے خاص و عام کو

ابو علی ہشتم

نکتہ یہ حکیم علم معقولات اور ریاضی مین اوستاد صاحب کمال تھا اسکا قول ہے

نکتہ انسان کا جسم اگرچہ خطا و نسیان کے ساتھ مرکب ہی اور اسکا مادہ ہی کہ جس کام سے اسکو منع کرتا ہی اور جسکے کرنے کے لیے مامور ہو وہ نہین کرتا مگر خلاق حقیقی نے یہ جوہر بھی اسکے جسم مین پیدا کیا ہے کہ جب علما کی صحبت سے مستفید ہو اونکے باطنی فیض سے صفائی پائے راہ راست پر آجائے

مرکب گرچہ ہے انسانکی ترکیب ۔۔۔ سراپا سہو و نسیان و خطا سے
بدل جاتی ہی یہ ترکیب لیکن ۔۔۔ اگر صحبت ہو مردان خدا سے

نکتہ عقلمند کی صحبت اور حلیم کی نصیحت اگرچہ تھوڑی ہو لیکن فواید اوسکے بیشمار ہین

اگرچہ پند ارباب فضیلت ۔۔۔ بود کم لیک نفع آن بود بیش

نکتہ گیارہ شخصون کی دوستی کام آتی ہی اول فاضل دوسرے طبیب تیسرے صاحب ہنر چوتھے شاعر پانچوین راست گو چھٹے مالدار ساتوین حاکم آٹھوین واعظ نوین یار وفادار دسوین عابد گیارہوین صالحہ عورت پس جو شخص انسے محبت رکھیگا فایدہ پائیگا دوستی کا حظ اٹھائیگا

با اہل فضل سر در دوستی کن ۔۔۔ موافق شو تو با یار موافق

بہ بند اندر دلش جان و تن خویش	پرست آید چو دلدار موافق

نکتہ پچیس آدمیون سے نفرت کرنا ضرور ہے اوّل ناشاکر دوسرے بدعہد تیسرے مفتری چوتھے دروغگو پانچوین منافق چھٹے خاین ساتوین غابن آٹھوین غاصب نوین فاسق و فاجر دسوین شرابی گیارہوین قمار باز بارھوین چور تیرہوین فتنہ انگیز چودھوین نمک حرام پندرہوین فریبی سولھوین بیوفا سترہوین دغاباز اٹھارہوین شہوت پرست اونیسوین بےعلم بیسوین عالم بےعمل اکیسوین بیحیا و بیشرم بایئسوین زود رنج تیئسوین پرغصہ کینہ توز چوبیسوین بخیل پچیسوین حاسد

نکوئی بایدت گر در زمانہ سراپا کن گریز از صحبت بد	تو در بزم نکوکاران قدم نہ نہ بر دوش خود این بار علم نہ

حکیم ابوعلی مجوسی

یہ حکیم اپنے وقت کا یگانہ تھا ہر ایکوقت مین اسنے فضیلت کا رتبہ پایا اسکا قول ہے نکتہ اپنی عقل سے امداد دینیوالا کسیکی مدد کی حاجت نہین کہتا علم کا خزانہ دار کسیکا محتاج نہین

مدد کب وہ کسی سے مانگتا ہے ہے حاصل علم کا جسکو خزانہ	عزیز و عقل ہے جسکی مددگار نہین ہے مال دنیا جسکو درکار

حکمت دوست تین قسم کے ہوتے ہین ایک جانی دوسرے نانی تیسرے زبانی جانی وہ ہے جو جان پیار کرے نانی وہ ہے جو صرف کھانیکا دوست ہو زبانی وہ ہے جو زبانی محبت کا دعوی کرے مگر دل سے ایسا نہو

دل و جان کر فدا ہر وقت اوسپر فقط کھانیکو ہوجاتا ہے الفت کلام اوس سے نکرنا بولنا مت	جو ہو اہل محبت یار جانی لو وقت نان حاضر یار جانی جو ہو سو در فقط یار زبانی

حکمت دشمن تین طرح کے ہوتے ہین ایک خالص دشمن دوم منافق تیسرے حاسد خالص دشمن جان کا دشمن ظاہر و باطن ہو منافق بظاہر دوست و بباطن دشمن حاسد صرف جاہ و مال و عزت کا دشمن ہے

دشمنون سے چھوڑ مہر و دوستی	دیکھ مت چہرہ کسی بدخواہ کا
دوست جتنے ہین ترے اہل نفاق	دام مین اونکے نہ ہونا مبتلا
آنے مت دینا کبھی حاسد کو پاس	ورنہ غم کھائیگا اور پچھتائیگا

حکمت انسان اپنی عمر مین کئی ایک طرح کی حالتونمین ماخوذ ہوتا ہی دس برس کی عمر تک بچہ نادان کہلاتا ہی بیس برس تک معلم کا جور والدین کی جھڑکیونکا صدمہ اوٹھاتا ہی تیس سال تک جوانی کے زور شہوت کے شور مین گذرانتا ہی کسیکی نہین مانتا ہی پھر تیس سے چالیس تک عیالدار طرح طرح کی غم مین گرفتار رہتا ہی چالیس کے بعد ضعیفی کی ابتدا جوانی کی انتہا ہوتی ہی اوسوقت جوانی کے جانیکا غم ضعیفی کی آنیکا الم خضاب کی فکر رنگت بدلانیکا ذکر اسکی زبان پر رہتا ہی پچاس کے بعد ساٹھ اور ستر برس تک اولاد اسکی حاکم اور یہ محکوم نہایت مغموم سخت بیقرار بے اعتبار جسم ناطاقت محض بے ہمت ہو جاتا ہی عقل مین فتور ہوش مین قصور آجاتا ہی خویش و اقربا اوسکو نہین پہچانتے سب بیوقوف عقل سے خالی جانتے ہین پھر اگر اسی یا نوے برس کی عمر کو پہونچ گیا تو اوٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے بھی ہاتار بستر یا نقش بوریا ہوا اوسوقت یہ اپنی موت خدا سے مانگتا ہی اور چاہتا ہی کہ جلد مر جاؤن دنیا کو منہ نہ دکھاؤن پس جب انسان کی عمر کے زمانہ کا یہ حال ہی تو زندگی وبال ہی اسکو چاہیے کہ دنیا کو نابود جانے حضرت معبود کو قایم و دایم پہچانے اپنی عمر کی مدت خدا کی یاد اور حق کے ذکر مین گذار دے

دل کے دشمن ہین دنیا مین ترے دلبند جتنے ہین	ہین سارے دوست مطلب کے زن و فرزند جتنے ہین
محبت حق سے رکھو اور ملو اہل محبت سے	عزیز و غیر حق سب توڑ دو پیوند جتنے ہین

ابو المنصور حسین بن طاہر

یہ صاحب کمال حکیم تھا چھوٹی ہی عمر مین اسنے سب علوم حاصل کر لیے خصوصاً موسیقی مین تو یہ ایسے کمال تک پہونچا کہ اسکا ثانی کوئی نہ تھا آخر انیس سال کی عمر مین مر گیا اسکا قول ہی

دشمنون سے چھوڑ سرور دوستی	دیکھ مت چہرہ کسی بدخواہ کا
دوست جتنے ہین ترے اہل نفاق	دام مین اونکے نہ ہونا مبتلا
آنے مت دینا کبھی حاسد کو پاس	ورنہ غم کھائیگا اور پچھتائیگا

حکمت انسان اپنی عمر مین کئی ایک طرح کی حالتومین ماخوذ ہوتا ہی دس برس کی عمر تک بچہ نادان کہلاتا ہی بیس برس تک متعلم کہ جور والدین کی جھڑکیونکا صدمہ اوٹھاتا ہی تیس سال تک جوانی کے زور شہوت کی شور مین گذراتا ہی کسیکی نہین مانتا ہی پھر تیس سے چالیس تک عیالدار طرح طرح کی غم مین گرفتار رہتا ہی چالیس کے بعد ضعیفی کی ابتدا جوانی کی انتہا ہوتی ہی اوسوقت جوانی کے جانیکا غم ضعیفی کی آنیکا الم خضاب کی فکر رنگت بدلانیکا ذکر اسکی زبانپر رہتا ہی پچاس کے بعد ساٹھ اور ستر برس تک اولاد اسکی حاکم اور یہ محکوم نہایت مغموم سخت بیقرار بے اعتبار جسم ناطاقت محض بے ہمت ہوجاتا ہی عقل مین فتور ہوش مین قصور آجاتا ہی خویش و اقربا اوسکو نہین پہچانتے سب بیوقوف عقل سے خالی جانتے ہین پھر اگر اسی یا نوے برس کی عمر کو پہونچگیا تو اوٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے بھی ہاتا رہتا بانقش بوریا ہوا اوسوقت یہ اپنی موت خدا سے مانگتا ہی اور چاہتا ہی کہ جلد مرجاؤن دنیا کو منہ نہ دکھاؤن یہی سبب انسان کی عمر کے زمانہ کا یہ حال ہی تو زندگی وبال ہی اسکو چاہیے کہ دنیا کو نابود جانے حضرت معبود کو قایم و دایم پہچانے اپنی عمر کی مدت خدا کی یاد اور حق کے ذکر مین گذرانے

دلی دشمن ہین دنیا مین ترے دلبند جتنے ہین	ہین سارے دوست مطلب کے زن و فرزند جتنے ہین
محبت حق سے رکھو اور ملو اہل محبت سے	عزیز و غیر حق سب توڑ دو پیوند جتنے ہین

ابو المنصور حسین بن طاہر

یہ صاحب کمال حکیم تھا چھوٹی ہی عمر مین اسنے سب علوم حاصل کرلیے خصوصًا موسیقی مین تو یہ ایسے کمال تک پہونچا کہ اسکا ثانی کوئی نہ تھا آخر انیس سال کی عمر مین مرگیا اسکا قول ہی

حکمت دنیا مین ماضی و حال و استقبال تین زمانے ہین استقبال سے حال حال سے ماضی بنجاتا ہی انسان چاہتا ہی کہ آیندہ کے لیے اپنی خوراک کا ذخیرہ بناے رہنے کے لیے گھر تعمیر کرے اگر نہین ملتا تو غمگین ہوتا ہی فکر و اندیشہ کی حالت مین رہتا ہی سوا حاصل ہی کیونکہ یہ غیب کا علم نہین جانتا اسکو کیا معلوم کہ کل کو مین خود بھی رہونگا یا نہین پس کیا ضرورت ہے کہ آیندہ کا غم کرے گذرے ہوے زمانہ پر بھی افسوس کرنا جہل ہی کیونکہ نیک و بد جو کچھ گذرنا تھا گذر چکا اب اوسکو یاد کرنا اور غم کھانا نادانی ہے حال کے زمانہ کو قیام نہین ہی اسکو بھی بادِ حسرت جو کچھ ہوا اسکو فانی سمجھکر خوش یا غمگین رہنا بیجا ہی حال کے زمانیکو بہرحال غنیمت سمجھنا چاہیے

گذرا جو ماضی مین گذرا ہر طرح
ہے عبث غم تجھکو استقبال کا
حال ہی اپنا گذر جانے کو ہے
حق علیم اوسکا ہے جو آنے کو ہی

پسند عورتونکی محبت مین مایل ہونا مردونکا کام نہین ہی کیونکہ اوسکی محبت سے طرح طرح کے فساد برپا ہوتے ہین مگر ضرورت ہو جاے تو مرد کو چاہیے کہ ایسی عورت کے ہم صحبت ہو جسمین گیارہ اوصاف پاے جائین اول حسین ہو دوم باوفا تیسرے غمخوار چوتھے شریفہ پانچوین عفیفہ چھٹے فرمانبردار ساتوین خیرخواہ آٹھوین بردبار نوین خوش مزاج خندہ پیشانی دسوین کارگزار گیارہوین جوان اور اگر اس سے برخلاف ہو تو بد عورت کی صحبت مین مرد کی زندگی حرام ہے عیش کا کام تمام ہے اس سے مجرد رہنا بہتر ہے

خانۂ دولت ست آن خانہ
مرد راہست باعث فرحت
ور بود بد از و پناہ خدا
چون بود خانہ دار نیکوکار
زن خوش خوش لقا و خوش دیدار
وقنا ربنا عذاب النار

حکمت سات قسم کی عورتین نکاح کے لایق نہین ہوتین اول بیوہ دوم مطلقہ سوم فاحشہ چوتھے عقیمہ پانچوین مرد سے زیادہ مالدار چھٹے بدخو ساتوین نافرمان

زلف پیچان کے پیچ مین مت آؤ
ایسے کجرو کے سر بلا ڈالو

ہست کرو ذکر بے وفاؤن کا		نام گر لو تو پھر نہا ڈالو	

ابو القاسم عبد الرحمن نیشاپوری

حکمت کے علم مین اس حکیم نے اپنے آپکو اس رتبہ پر پونہچایا کہ بقراط ثانی خطاب پایا اسکا قول ہے حکمت طبیب وہ ہی جو پہلے اپنے نفس کی بیماریون کا علاج کرے اخلاق کو درست بنائے اپنی طبیعت کو اعتدال پر لائے جب خود صحیح و تندرست ہو جاوے رد یہ مواد سے پاک ہو تو اور بیمارون کے معالجے مین ہاتھ ڈالے اور اگر خود بیمار ہوگا تو اورونکے علاج مین معذور و ناچار ہوگا

ہست خود بیمار بیچارہ طبیب شرمساری حاصل آید وقت کار		نیستش بر حال خود قایم مزاج در علاج دیگرانش لاعلاج	

نکتہ مفلس کسی حالت مین لوگونکی بدگوئی سے رہائی نہین پاتا بلکہ اوسکو کوئی شمار مین نہین لاتا یعنی اگر وہ اہل جرات صاحب حوصلہ ہو تو اوسکو خام خیال دیوانہ خبطی کہتے ہین اور اگر سخی ہو تو اوسکو فضول خرچ اسراف پسند نام رکھتے ہین اور اگر متحمل و بردبار ہو تو بے غیرت جور کش کہلاتا ہے اور اگر غصہ کرے تو جنگجو بدمزاج خطاب پاتا ہی اور اگر مجلس مین تقریر کرے تو بسیار گو نالایق اسکا نام ہی بیہودہ اسکا کلام ہے اور اگر چپ بیٹھے تو نقش دیوار ہی اور اگر کسی سے نملے تو وحشی مزاج اور خوار ہے اور اگر خندہ پیشانی سے پیش آئے تو مسخرہ کہلاے اور اگر کچھ کھائے تو تن پروری اور بدنامی اوٹھائے بندہ شکم کہلائے اور اگر سفر کو جائے تو نامراد واپس آئے اور اگر گھر مین رہے تو فاقہ کی ذلت اوٹھائے الغرض مفلس و نادار آدمی لوگونکی زبانسے کسیطرح رہائی نہین پاتا ہے ہرطرح مطعون بنجاتا ہی

ہے سدا تنگی مین مرد تنگدست ہر گھڑی رہتا ہے وہ برگشتہ حال		خوار ہے مفلس بچارہ خوار ہے دل کو عاجز رات کو ناچار ہے	

محمد بن ذکریا طبیب

ابتدا مین یہ حکیم رنگریزی کا کام کرتا تھا پھر اکسیر کے شوق مین محو ہوا مدت تک اس شغل مین مشغول رہا ایک مرتبہ عقاقیر کے دھوین کے سبب سے اسکی آنکھون مین سخت عارضہ پیدا ہوگیا یہ طبیب کے پاس گیا اوسنے کہا کہ جب تک تو مجھکو پانسو دینار نددے گا دوائی نہ دونگا ناچار اسنے دینار اوسکو دیدیے اور دوائی لی طبیب نے اوس سے کہا کہ دیکھو اکسیر یہ ہے کہ ابھی مرتبہ مجھکو پانسو دینار ملگئے اکسیر کے شوق مین تو ناحق اپنی عمر کو ضایع کرتا ہے اگر طبیب بنجاؤ تو ایسی اکسیر پائے کہ نہال ہوجاؤ اوس روز سے اوسکو طب پڑھنے کا شوق ہوا اور اس کمال کو پہونچا کہ بہت سی کتابین اسنے منسوخ کرکے بیمارونکے نئے معالجہ تجویز کیے اسکا قول ہے

قول اگر کسی بیماری کا علاج غذا کے ساتھ کرسکو تو دوا کی طرف متوجہ نہو اور اگر کسی مفرد دوا کے ساتھ معالجہ بیمار کا ہوسکے تو مرکب کیطرف کبھی میل مت کرو

دوا بیمار کو دینا ہے ممنوع ۔ اگر پا جائے وہ صحت غذا سے
مرکب نسخہ کیون کرتے ہو تجویز ۔ اگر ہو فائدہ مفرد دوا سے

حکمت کی تحقیقات ۔ حکمت صحیح حال جاننا موجودات کا ہے جسکی دو قسم ہین اوّل علمی دوسرے عملی علمی کے تین اصول ہین اوّل علم مابعد الطبیعت دوسرے ریاضی تیسرے طبعی علم مابعد الطبیعت کے دو اصول ہین ایک علم الٰہی جسمین خدا کی معرفت ملایک عقول عشرہ کا حال دوسرے فلسفہ اولیٰ اس مین اون حالات کا ذکر ہے جو کہ موجودات کیلیے لازم ہین مثل وحدت وکثرت و وجوب امکان حدوث وقدم وغیرہ دوم علم ریاضی اسکے چار اصول ہین ایک ہندسہ دوم عدد یعنی حساب تیسرے ہیئت چوتھے تالیف اور موسیقی کا علم بھی تالیف کے ساتھ علاقہ رکھتا ہے اور جبر مقابلہ و مناظرہ وجر اثقال وغیرہ تالیف کی فروع ہین سوم علم طبعی اسکے آٹھ اصول ہین اول اسماطبعی اس سے مبادی متغیرات مثل زمان ومکان وحرکت وسکون وغیرہ کا جاننا متعلق ہے دوسرے اسماے عالم اسمین معرفت اجسام بسیط ومرکب بسائط عالم علوی وسفلی کے احکام کا حال ہے تیسرے عالم کون وفساد یعنی معرفت عناصر جو آثار علوی

ہست کرو ذکر بے وفاؤن کا	نام گر لو تو پھر نہا ڈالو

ابو القاسم عبد الرحمن نیشاپوری

حکمت کے علم مین اس حکیم نے اپنے آپکو اس رتبہ پر پوہنچایا کہ بقراط ثانی خطاب پایا اسکا قول ہے حکمت طبیب وہ ہی جو پہلے اپنے نفس کی بیماریون کا علاج کرے اخلاق کو درست بنائے اپنی طبیعت کو اعتدال پر لائے جب خود صحیح و تندرست ہو جا رد یہ مواد سے پاک ہو تو اور بیمارون کے معالجے مین ہاتھ ڈالے اور اگر خود بیمار ہوگا تو اور ونکے علاج مین معذور و ناچار ہوگا

ہست خود بیمار بیچارہ طبیب	ہیستش بر حال خود قایم مزاج
شرمساری حاصل آید وقت کار	در علاج دیگران شد لاعلاج

نکتہ مفلس کسی حالت مین لوگونکی بدگوئی سے رہائی نہین پاتا بلکہ اوسکو کوئی شمار مین نہین لاتا یعنی اگر وہ اہل جرات صاحب حوصلہ ہو تو اوسکو خام خیال دیوانہ خبطی کہتے ہین اور اگر سخی ہو تو اوسکو فضول خرچ اسراف پسند نام رکھتے ہین اور اگر متحمل و بردبار ہو تو بے غیرت جو رکش کہلاتا ہے اور اگر غصہ کرے تو جنگ جو بدمزاج خطاب پاتا ہی اور اگر مجلس مین تقریر کرے تو بسیار گو نالایق اسکا نام ہی بیہودہ اسکا کلام ہے اور اگر چپ بیٹھے تو نقش دیوار ہی اور اگر کسی سے نملے تو وحشی مزاج اور خوار ہے اور اگر خندہ پیشانی سے پیش آئے تو مسخرہ کہلائے اور اگر کچھ کھائے تو تن پروری اور بدنامی اوٹھائے بندۂ شکم کہلائے اور اگر سفر کو جائے تو نامراد واپس آئے اور اگر گھر مین رہے تو فاقہ کی ذلت اوٹھائے الغرض مفلس و نادار آدمی لوگونکی زبانسے کسیطرح رہائی نہین پاتا ہے ہر طرح مطعون بنتا ہی

ہے سدا تنگی مین مرد تنگدست	خوار ہے مفلس بچارہ خوار ہے
ہر گھڑی رہتا ہے وہ برگشتہ حال	دل کو عاجز رات کو ناچار ہے

محمد بن ذکریا طبیب

اس مین حوادث ہوائی وارضی کے اسباب وراوسکے پیدا ہونیکا بیان ہے
پانچوین علم معادن یعنی معدنیات کی حقیقت و خواص کا بیان ہی چھٹے علم نباتات ساتوین
علم حیوانات آٹھوین علم نفس ہے علوم طب نجوم وفن کشاورزی وغیرہ سب علم طبعی
کے فروع متصورہین اور علم منطق کا اور علوم کی تحصیل کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہی حکمت
عملی کی بھی دو قسم ہین اوّل تہذیب اخلاق دوم انتظام لوازم انسانی اس سے انتظام معاش
وبندوبست خانہ داری وامور ریاضت سلطنت وحکومت وغیرہ متعلق ہین

جسپہ ہے سارے زمانہ کا مدار	اصل ہی سب علم کی حکمت کا علم
دولتِ عرفان تجھے پروردگار	بخشدے گا محض حکمت کی طفیل

حکیم ابو عثمان دمشقی

یہ شخص بڑا فاضل طبیب اور جید حکیم تھا قدیمی کتابون کے جواب اسنے بڑی
لیاقت کے ساتھ لکھے حکیم حنین اور اوسکے پوتے ثابت کے بعد یہ حکیم گویا
اونکا ثانی پیدا ہوا جس سے حکمت نے کامل فروغ پایا

حکمت جب انسان کی آنکھون مین حرص و شہوت وطمع جلوہ گر ہوتی ہو تو سوائے حرص کے
اوسکو کچھ دکھائی نہین دیتا بلکہ اسکو دلکی آنکھین بھی نیکی اور نیکوکارونکے دیکھنے سے بند ہوجاتی ہین

ڈالتی ہے حرص جب انسان پہ زور	صاف ہوجاتا ہے بے بس آدمی
جسم بنا جس سے ہوجاتی ہے کور	دل پہ چھاجاتا ہے اندھیرا اس قدر

نکتہ دلکی آنکھونسے اگر موت کیطرف دیکھا جاے تو بہت قریب نظر آتی ہی اور زندگی دور

مرگ آئیگی نظر نزدیک تر	دیدۂ دل سے اگر دیکھے گا تو
تجھکو بیشک دور آئیگی نظر	اور یہ فانی زندگی ہر چیز سے

حکمت کامل انسان کی عقل نفس کی صفائی کا سبب ہی اور جہل موجب روح کی کدورت کا

علم سے ہوتی ہو حاصل روشنی
جہل دل سے دور کر اے بیخبر

عقل سے ہوتا ہے آئینہ صفا
چاہیے تجھکو اگر سینہ صفا

حکمت انسان کی محتاجی اور دیگر مخلوقات کے غیر محتاج ہونیکے بیان میں

نباتات وجمادات وحیوانات بلکہ تمام موجودات انسان کی زندگی کا باعث ہیں اور یہ ہر وقت انکا محتاج ہے انکو انکے ساتھہ کچھہ حاجت نہیں غذا و کپڑا و مکان وغیرہ سامان انسانکو انھیں سے ملتا ہے مثلاً نباتات کے پیدا ہونیکا باعث آفتاب ہے اور آفتاب اپنی حرارت کے ذریعہ سے پانی کو اپنی طرف کھینچتا ہے پھر سرد ہوا پانی کو اوپر سے زمین پر گرا دیتی ہے یعنی بارش ہوتی ہے اوسکی سیرابی سے ہزاروں طرح کی سبزیاں اور درخت پیدا ہوتے ہیں جنکو کھا کر جانور زندگی پاتے ہیں حیوانات کا پیدا ہونا بھی اربع عناصر کے متعلق ہے معدنیات وجمادات بھی آفتاب کی حرارت سے پیدا ہوتے ہیں کچھہ انسان کا دخل اوس میں نہیں ہے مگر اسکا گذارا اونکے بغیر نہیں چلتا پس انسان کو چاہیے کہ ان تمام نعمتوں کا شکر کرے اور سمجھے کہ میرے خالق نے زمین آسمان چاند و سورج کو اسلیے پیدا کیا ہے کہ مجھکو اونسے زندگی میں مدد ملے اور میں اپنے آپ کو کمال تک پہونچاؤں

زمین و آسمان و ماہ و خورشید
ہمیشہ کر اگر تو آدمی ہے

تری خاطر کیے خالق نے پیدا
تہ دل سے ادا شکرانہ اوسکا

ابو الخیر بن تہام حکیم

اس حکیم نے طب میں یہ کمال پیدا کیا کہ محمود الارض خطاب لیا غریبوں اور محتاجوں نے معالجہ کے لیے یہ پیادہ جاتا کبھی سواری کا طلبگار نہ ہوتا اور کہتا کہ پیادہ جانا اوس سواری و تزک وشان کا کفارہ ہے جو مجھکو دولتمندوں کے پاس جانے سے ملتا ہے یہ اسکا قول ہے

حکمت روح اور جسم اور اخلاق اور طب کی مناسبت میں

اخلاق کے علم اور طب کو ایک دوسرے کا جزو اور حصہ تصور کرنا چاہیے جیسے کہ نفس اور

بدن کے آپسمیں بہت مضبوط رابطہ ہی جو کیفیت نفس مین پیدا ہوتی ہی اسکا اثر فی الفور بدن مین ظاہر ہوجاتا ہے مثلاً غم و غصہ و فکر و اندیشہ وغیرہ نفس کے متعلق ہین مگر انکے سبب سے بدنکو بھی تکلیف پہونچتی ہے اور فرحت کے وقت جسم کو فائدہ ملتا ہی علی ہذا القیاس جسم کی بیماریان روح کو رنج پہونچاتی ہین ہوش و حواس مین فرق آجاتا ہی اسلیے حکمانے طب کو دو قسم پر منقسم کیا ہی اول جسمانی جسکے ذریعہ سے صحت کی حفاظت اور بیماریون کا علاج طبیب کرتا ہی دوم طب روحانی اس علم کے عالم کو حکیم و خلیق کہتے ہین اسکا یہ کام ہے کہ نفس کی رذالت کو جو بمنزلہ بیماری کے ہے اس علم کے ذریعے سے دور کرکے صحیح و تندرست بنا دیتا ہی اور اوسکی صحت کی حفاظت مین حتے الامکان سعی و کوشش کرتا ہی کہ پھر نفس رذیل خراب بیمار ہو جاے

اگرچہ تیرے جسم کی بیماریان — دور کردیتا ہے جسمانی طبیب
روح کی صحت کی خاطر غور سے — ڈھونڈھ پھر کوئی روحانی طبیب

حکمت مزاج کے اعتدال مین انسان کے مزاج کی صحت کیفیات اربعہ کے اعتدال پر منحصر ہے اور نفس کی صحت قواے سہ گانہ یعنی شہوت و غضب و تمیز کے اعتدال پر موقوف ہے،

کوئی بیماری نہین پاتا ہی جسم — چار عنصر مین اگر ہو اعتدال
اعتدال شہوت و عقل و غضب — رکھے فکر حفظ صحت ہر زمان

حکمت طب کا علم دو قسم پر منقسم ہے ایک دفع المرض دوم حفظ صحت پس طبیب حاذق کو چاہیے کہ پہلے بیمار کی بیماریکو اپنے کامل معالجہ سے رفع کرے پھر اوسکی صحت کی حفاظت رکھے

جب مرض کا کرچکے یون علاج — فاضل کامل طبیب نکتہ دان
چھوڑ دے مہمل نہ پھر بیمار کو — رکھے فکر حفظ صحت ہر زمان

متی بن یونس

حکیم نصرانی تھا فضیلت مین اسدرجہ تک پہونچا کہ ارسطو کی کتابونکی اسنے شرحین لکھین

حکمت تین کام کرنے کے وقت انسان کو تامل و توقف درکار ہے اول جب کسیکے ساتھ بدی یا گناہ کرنے پر مستعد ہو دوم جب معترض کے سوال کا جواب دینے لگے تیسرے اوس وقت جب کسی غیر نامحرم آدمی کے روبرو اپنے دل کے راز کہنے کا ارادہ ہو جائے

نفس بد آرد ترا اگر بر بدے	در توقف کن دمے چند انتظار
فکر کن ہنگام آغاز عمل	تا نگر دی منفعل انجام کار
راز خود بر غیر خود افشا مکن	تا نگر دی خوار و زار و شرمسار

حکمت چار چیزوں کا قرب انسان کو نقصان پہونچاتا ہے جان پر صدمہ آتا ہے اوّل بادشاہ کا قرب دوسرے دریا کا سفر تیسرے دشمن کا مقابلہ چوتھے عورت کی محبت

جان کے خواہاں ہیں یہ انسے بچو	قرب سلطان بیوفا کی دوستی

حکمت چار شخصوں کو چار شخصوں سے عزت ملتی ہے اول عورت کو اپنے لایق شوہر سے دوسرے بیٹے کو ماں باپ سے تیسرے شاگرد کو اوستاد سے چوتھے نوکر کو آقا سے

فخر دارد چار کس از چار کس	زن ز شوہر لایق اولاد از پدر
خادم از مخدوم و شاگرد لیئق	ز اوستاد صاحب علم و ہنر

حکمت جیسے جاہل کی صحبت سے بچنا ضرور ہے اوسیطرح اونکی افسانوں اور قصوں اور کتابوں کا سننا اور دیکھنا منع ہے کہ اونکے سننے اور دیکھنے سے دل پر کدورت آتی ہے طبیعت گھبراتی ہے

بیخبر جاہل کی عزت چھوڑ دے	بھاگ اوسکی دوستی سے ہر زمان
منہ نہ کر ناپاک اوسکے ذکر سے	نام لیکر مت بگاڑ اپنی زبان

پند دوستوں کے ساتھ خوش طبعی اور مزاح کرنے میں اعتدال چاہیے اگر کثرت ہو جائیگی تو آخر وہ مزاح دشمنی تک نوبت پہونچائیگی سخت رنجش ظہور میں آئیگی

میشود بے قدر انسان از مزاح	در تمسخر دوستان دشمن شوند
فی الحقیقت سر دراز گفتار لغو	در جہان خورد و کلان دشمن شوند

حکمت محنت وریاضت بدنی انسانکی تندرستی کا باعث ہی کیونکہ اوس سے معدہ مین قوت آتی ہی [illegible] رطوبت تحلیل ہوجاتی ہی مگر اسمین بھی اعتدال چاہیے اگر حد سے بڑھ جائیگی بیماری لائیگی

بیفزا قوت جسم از ریاضت — ز محنت زور بازو کن دو چندان
نگر ہرگز میفزا از اعتدالش — رسد ورنہ ہزاران صدمہ بر جان

حکمت علم کا پڑھنا کتابون کا لکھنا اور دیکھنا بھی ایک طرح کی ریاضت ہی اگر کچھ اور ریاضت نہو تو اسی مین مشغول رہے کیونکہ کم محنت وبے ریاضت انسان کاہل وسست ہو جاتا ہے

مرد کو کار ریاضت چاہیے — کام کے کرنیکی عادت چاہیے
بندگان حق کو بہر بندگی — دوستو کوشش نہایت چاہیے

حکمت علم بے بحث ومطالعہ یاد نہین رہتا پڑھنے اور پڑھانیسے اوسکی ترقی ہوتی رہتی ہی

دولت دنیا ہی جتنی تیرے پاس — خرچ کرنے سے وہ کم ہوجائیگی
صرف کرنے سے مگر سرور مدام — علم کی دولت ترقی پائیگی

حکمت علم کی دولت سے انسان کی توقیر ہی جسقدر علم ترقی پائیگا عالم کی عزت بڑہتا چلا جائیگا پس انسان کو چاہیے کہ لڑکپن وجوانی وضعیفی کی عمر مین اسکے حاصل کرنیکی فکر مین رہے

علم سے عالم کو جبتک زیست ہے — دم بدم امید ہے توقیر کی
زینت طفلان ہی اور حسن جوان — سربسر عزت ہے مرد پیر کی

حکمت اپنے عیب تو اپنے آپکو معلوم ہوتے ہین مگر نہ دوست اونکی برملا تشریح کرسکتا ہی بہرحال انسانکو اونکے دریافت کرنیکے لیے دشمن سے امداد لینا چاہیے اونکے بغیر اونکا اظہار محال ہے

دوستو کب عیب کہہ سکتا ہی دوست — پوچھنے کو اوسکے دشمن چاہیے

حکیم ابو نصر فارابی

یہ بڑا نامور حکیم تھا سب حکما ارسطو کو معلم اول اور اوسکو معلم ثانی کہتے تھے تمام زمانہ اسکی فضیلت کا قائل تھا

حکایت ایکدفعہ یہ حکیم دمشق سیف الدولہ بادشاہ شام کے دربار مین گیا کچھہ دیر تک کھڑا رہا بادشاہ نے اوسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ جس مقام کے بیٹھنے کے تو لائق ہے وہان بیٹھہ جا یہ سنکر حکیم سب سے آگے بیٹھا اور شاہی مسند پر جاکر بادشاہ کے پہلو بہ پہلو ہو بیٹھا بادشاہ اگرچہ اس حرکت سے چین بجبین ہوا مگر زبان سے کچھہ نہ کہا حکیم نے بادشاہ کی رنجیدگی قیافہ سے معلوم کرکے عرض کی کہ مین آپکے حکم کے بموجب اپنے رتبہ اور مقام کو پہچان کر یہان بیٹھا ہون پھر رنجیدگی کا کیا باعث ہے اگر امتحان منظور ہے تو اختیار ہے بادشاہ نے پوچھا کہ تو کتنے قسم کے لغت جانتا ہی عرض کی کہ ستر قسم کے لغتون سے واقف ہون پھر دمشق کے علما و فضلا کو کہ حاضر دربار تھے اوسکے ساتھہ بحث کرنیکی اجازت دی بحث علمی مین وہ سب پر غالب آیا پھر مغنی حاضر ہوے اور راگ شروع ہوا فارابی نے موسیقی مین بھی اونکی نقص ظاہر کیے اور اپنا کمال بادشاہ پر ثابت کرایا پھر اپنی جیب سے چند ٹکڑے لکڑیون کے نکالے اور اونکو جمع کرکر ایک ساز بنایا اور بجانا شروع کیا جسکی تاثیر سے بادشاہ اور ارکین ہنستے ہنستے بے طاقت ہوگئے پھر حکیم نے اوس ساز کو اوکھاڑ ڈالا اور نئے طرز سے جمع کرکر بجایا تاثیر یہ ہوئی کہ تمام حاضرین رونے لگے اور بادشاہ کی مجلس ایک ماتم خانہ بنگیا تیسری مرتبہ حکیم نے پھر ساز کو بدلا اور بجایا اس وقت سبکے سب سوگئے حکیم نے سبکو بیخبر پایا ساز کو وہان ہی رکھدیا اور اوسپر لکھا کہ ہذا عمل الفارابی اور خود اوٹھکر چلا آیا صبح کو جب بادشاہ اور ارکین بیدار ہوے ساز کو دیکھکر معلوم کیا کہ وہ حکیم ابو نصر فارابی تھا ہر چند تلاش کیا مگر اوسکا کہین پتہ نملا اسکا قول ہے

حکمت روحانی بیماریونکے ذکر مین جسمانی بیماریونکی طرح نفسانی بیماریان بھی بہت ہین اون مین جو بیماریان قوت خیال سے متعلق ہین تین ہین اول حیرت دوم جہل بسیط سوم جہل مرکب حیرت اوسکو کہتے ہین کہ دو دلیلون کے حق و باطل کی دریافت کرنے مین انسان متردد و متحیر ہو اسکا علاج حکما کی رہبری اور عقل کی ہدایت سے ہو سکتا ہے جہل بسیط

یہ ہی کہ باوجودیکہ انسان اپنے آپ پر یقین رکھے کہ مین جاہل ہون مگر علم کے حاصل کرنیکی طرف اوسکی توجہ نہو علاج اوسکا علما کی صحبت اور اونکی محبت ہی جہل مرکب اسکا نام ہی کہ انسان محض جاہل اور لاعلم ہو مگر اوسکے خیال مین یہ بات قایم ہو کہ مین سب کچھ جانتا ہون اور جو کوئی اوسکو اوسکے جہل پر واقف کرے اوسکا دشمن بنجاے روحانی امراض مین سے یہ بیماری نہایت سخت اور مہلک لاعلاج جیسے کہ جسمی بیماریون مین سے تپ دق یا جذام و فالج وغیرہ ہین اگرچہ یہ بیماری لاعلاج ہے مگر اگر بیمار علما و فضلا کے ساتھ محبت رکھے اور اونکی صحبت کے فیض سے لذت تامہ حاصل کرے تو شاید جہل مرکب کے درجے سے اوتر کر درجۂ جہل بسیط مین آجاے اور رفتہ رفتہ شفاے کلی پالے

سخت بیماری ہی مہلک جہل کی	فی الحقیقت لادوا و لاعلاج
جز طبیب چارہ ساز جان و دل	کوئی کر سکتا نہین اسکا علاج

حکمت قوت دفع کی بیماریون کے بیان مین قوت دفع یعنی غضب کی بیماریان بہت مگر تین اون مین سے سخت تر ہین اول غصہ دوم جبن سوم خوف تشریح اونکی یہ ہی کہ جب کوئی امر خلاف طبیعت کے وقوع مین آجاتا ہی تو انسان پر غصہ طاری ہو جاتا ہی یکایک حالت جاتی ہی عقل مین فتور آتا ہے کل حرکات اوسکے عقل کے برخلاف ہو جاتے ہین ظہور اسکا کچھ کمی استعمال اور کچھ زیادتی استعمال اور کچھ قوت دفع کے اصلی فعل مین فتور واقع ہونیسے ہوتا ہی علاج اسکا یہ ہے کہ انسان اوسوقت اپنی حالت کو بدل ڈالے یعنے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جاے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاے اور بڑا علاج یہ ہی کہ پہلے جس سبب سے غصہ پیدا ہوا ہو اوسکا خیال دل سے دور کرکے طبیعت کو اور کسی شغل مین ڈالدے دوسرے جبن یعنی نامردی و بزدلی یعنی انسان کا اون چیزونسے ڈرنا جنسے ڈرنا مناسب نہ ہو اور ہر کس و ناکس سے خائف ہو کر ناشایستہ کام سننا جور و ظلم اوٹھانا اور کچھ نہ کرسکنا ہر ایک کام مین سست رہنا کسی کام مین دل نہ لگانا اپنے اپنے

ذلیل و ناپاک و میلا رکھنا علی ہذا القیاس سب حالتین اسکی غضب کے برخلاف ہین علاج
اسکا یہ ہے کہ وہ ایسے ایسے کام کرے جس سے قوت غضبی کا فروغ ہو اور یہ علت جاتی
رہے تیسرے خوف یعنی انسان کا ہر وقت اور ہر ایک کام کے وقت ڈرتے رہنا کسی
معرکہ یا مجلس مین نہ جانا کشتی پر سوار نہ ہونا رات کو گھر سے اکیلے نہ نکلنا اندھیرے
سے ڈرنا بیماری کے خوف سے بہت کم کھانا علے ہذا القیاس علاج اسکا یہ ہے
کہ جس بات سے اوسکی طبیعت خوف کرے اوسکے برخلاف عمل مین لاوے اور
جس چیز سے ڈر معلوم ہوتا ہو اوسکی کیفیت اچھی طرح سے دریافت کرے تاکہ شبہ رفع کرے

ذلیل اپنے غضب سے ہی غضبناک
ڈرا کرتا ہے وہ سایہ سے اپنے

ہوا نامرد نامردی سے بدنام
جو ہے ڈرپوک مرد آدمی نام

حکمت انسانی فخر کے اقسام کے بیان مین

انسان کو دنیا مین تین طرح کا
فخر ہوتا ہے اول دولت و مال کا فخر دوسرے حسبی و نسبی تیسرے حسن و جمال خوبصورتی کا سو یہ
تینون فخر محض بے بنیاد و چندروزہ ہین اصل مین کچھ ہستی نہین رکھتے کیونکہ دولت سورج
کی دھوپ ہے کبھی اس طرف اور کبھی اوس طرف کسی طرح اسکا قیام نہین مال جاتا رہتا
چور چرا لیجاتے ہین ظالم چھین لیتا ہے نسبی فخر بھی اسکا ذاتی فخر نہین ہے بلکہ بزرگونکا ہے
اوسپر فخر کرنا نادانی و جد فروشی ہے بلکہ ذاتی فخر وہ ہے جو انسان نے اپنے کمال کے سبب سے
حاصل کیا ہو حسن و جمال کا فخر بھی نادان کرتے ہین کیونکہ اس گلزار کی بہار محض چندروزہ ہے قیمتی
حسین آدمی چاہے کتنا ہی فخر کرے مگر بہت تھوڑی مدت کے بعد اوسکے برعکس اوسکو ذلیل ہونا پڑتا ہے

مکن بر نسب فخر اے صاحب نسب
بحسن خود مناز اے صاحب حسن

بدولت دل مبند اے صاحب مال
کہ گردد بر نما بعد از دو سہ سال

فی الحقیقت چار دن ہے حسن و خوبی کی بہار
باپ دادا کے اگر اعزاز پہ نازان ہے تو

اور ہے حکم و ملک و مال و جاہ و دولت چار دن
نام پیارے انکے فقط ہوگی یہ عزت چار دن

یعقوب بن اسحاق قندی حکیم

یہ حکیم اپنے وقت کا ثانی مہندس تھا یہوی ملت چھوڑ کر یہ مسلمان ہوا بڑے بڑے اعزاز اسکو بادشاہی درباروں مین حاصل تھے تمام زمانہ اسکے فیض سے تھا اسکا قول ہے۔

نکتہ مسکرات کے استعمال اور اوسکے کھانیسے انسان کو بڑے بڑے نقصان حاصل ہین اور اوسکے عادت پذیر ہونمین عین ذلت خرابی بلکہ دایمی بیماری کیونکہ اوسکے کھانیوالے کی دماغی قوت مین ضعف آجاتا ہے سہو و نسیان پیدا ہوتا ہے سب اچھے اچھے کام جو بینائی و عقلمندی و ہوشیاری کے متعلق ہین اس سے ہو نہین سکتے برائے نام آدمی رہجاتا ہے

بدن کا زور و قوت حسن و خوبی	گنوا دیتی ہے بنگ اور چرس و افیون
حقیقت مین بھلے انسانکو وحشی	بنا دیتی ہے بنگ اور پوست افیون

نکتہ اپنے نفس کو محکوم رکھنے والا کسیکا محکوم نہین ہوتا بلکہ تمام زمانہ اوسکا محکوم ہوتا ہے اور وہ اسکا حاکم

اگر حاکم شوے بر کشور دل	بملک جسم و جان باشی شہنشاہ
کنی بر نفس نافرمان اگر حکم	باقلیم جہان باشی شہنشاہ

نکتہ انسان کے جسم مین شہوانی قوت خوک ہے اور غضب کتا عقل فرشتہ پس جسپر شہوت غالب ہوئی وہ خوک ہوا اور جسپر غضب نے تسلط پایا وہ کتا بنا جسپر عقل حاکم ہوئی وہ فرشتہ ہوا

خوک ہے شہوت غضب سگ ہے فرشتہ عقل ہے	ہوگے تم محکوم جسکے بس وہی کہلاؤگے

نکتہ خدا کی ذات جامع الصفات قدرت خیر کرم عفو احسان اکے اوصاف سے موصوف ہے پس جو انسان کہ ان اوصاف کیساتھ موصوف ہوا اوسنے بیشک خداوند کبریا کے اوصاف کے ساتھ نسبت پیدا کی

خداتعالی رحیم و مہربان است	رؤف و رازق و ستار و غفار
بدین اوصاف گر موصوف باشی	بخلق حق کنی کار اے نکوکار

پند انسان کو چاہیے کہ اپنے علم و ہنر پر مغرور نہ ہو اور سمجھے کہ خالق حقیقی نے جسکی ذات

وراء الوراء ہے مجھ سے اعلےٰ اور بہتر کوئی اور انسان ہی پیدا کیا ہوگا

خاک سمجھا ہے یہ بندہ خاک زاد — جو سمجھ بیٹھا ہے تو اس خاک کو
جانتا ہے بے ہنر کو باہنر — اور سمجھتا پاک ہے ناپاک کو

نکتہ جنگ فساد دو جاہلون کے ملنے سے برپا ہوجاتا ہی اگر ایک فریق عقلمند ہو تو کبھی فساد کی نوبت نہ پہونچے اپنے انصاف کو وہ خود سمجھ لے لڑنے کو مستعد نہ ہوجائے

جمع ہوتے ہین جسجگہ نادان — تازہ برپا فساد ہوتا ہے
عقلمندون کو دوستو منظور — ہر گھڑی عدل وداد ہوتا ہے

حکمت غدر خیانت بیوفائی بدعہدی دغابازی یہ خصلتین بدخصلت آدمی کی ہین بلکہ غدار ہمیشہ خوار بے وفا بے اعتبار بدعہد بیعزت و بیوقار دغاباز سے تمام زمانہ بیزار ہے

بھاگتے ہین تمام دنیا مین — لوگ بدعہدی کی برائی سے
خوار و بے اعتبار رہتا ہے — بے وفا اپنی بے وفائی سے

حکمت کم فہم غصہ کو شجاعت جانتا ہی جہل کو علم پہچانتا ہی پس یہ اوسکی سراپا دانی اور کج فہمی ہی کیونکہ غصہ و غضب کرنا کم ہمتونکا کام ہے اور شجاعت عقلمندونکا طریقہ ہے

ہو جو مغلوب الغضب و قت غضب — بے خرد بے مغز نادان آدمی
فی الحقیقت ہی وہ وحشی بے شعور — اوسکو کب کہتے ہین انسان آدمی

حکمت جاہلون مین بدتر وہ انسان ہی کہ غصہ کیوقت وہ اپنے بیگانے کو نہ پہچانے بلکہ زندہ و مردہ مین فرق نہ جانے کیونکہ بعض نادان تو ایسے بھی ہوتے ہین کہ غضب مین آکر وہ بیجان چیزون پر بھی وہ غضب و غصہ کرتے ہین یعنی قلم اچھا نہ بنے یا قفل نہ کھلے تو گرمی وغضب مین آکر توڑ ڈالتے ہین حیوانون اور وحشیون کو مارنا شروع کرتے ہین

محض وحشی ہے جو کہ وقت غضب — دوست دشمن کو بھی نہ پہچانے
یار و اغیار مین کرے نہ تمیز — نیک اور بد کو ایک سا جانے

حکمت چار چیزین انسان کو نقصان پہونچاتی ہین اول کثرت شہوت یا کم شہوتی دوم قہر و غضبناکی سوم غم و اندوہ چہارم حسد پس جو انسان ان چار آفات مین گرفتار ہو زندگی سی بیزار ہے

کثرت شہوت ترا رسوا کند — از بلاے رنج و اندوہ و غضب
نیست حاصل حاسد بدخواہ را — نامرادی میدہد کم شہوتی
فی الحقیقت تلخ گردد زندگی — در جہان جز ذلت و بید و سلتے

نکتہ حاسد دو قسم کا ہوتا ہے اول یہ کہ وہ محسود کی نعمت اپنے واسطے چاہتا ہو دوسرے یہ کہ محسود کی نعمت اوسکو ملے یا نہ ملے مگر محسود کے پاس نہ رہے سو اس دوسری قسم کا حاسد بہت برا ہوتا ہے رنج اوسکا کبھی نہین جاتا جسقدر محسود کی نعمت بڑھتی جائیگی اوسکا رنج و اندوہ بھی بڑھتا جائیگا

خدا محفوظ رکھے اس بلا سے — مرض مہلک ہے بیماری حسد کی
نہین جاتی ہے جبتک جان نجائے — ہے بیماری بہت بھاری حسد کی

نکتہ حریص وہ ہے جو اپنے روزمرہ گزارے اور یا محتاج کے واسطے محتاج نہو مگر جمع رکھنے کے لیے لوگون سے اور مانگے سو اسکی نہایت نہین ہے اور وہ تمام عمر اسی بلا مین مبتلا رہے گا

ہمت اوٹھاؤ خاک اپنی دوستو — چھوڑ دو آز و طمع حرص و ہوا
جتنا حاصل ہو غنیمت جان لو — مت اوٹھاؤ دوش پر بار بلا

ابو الفرح حکیم بغدادی

اس حکیم کا پدری نسب نامہ قولوس جالینوس کے بھانجے کے ساتھ ملتا ہے اوسکا قول ہے حکمت بہادر انسان کے پانچ نشان ہین اول عابد و خداپرست ہو دوسرے متحمل و بردبار تیسرے سخی و باذل و صاحب کرم چوتھے مرد میدان پانچوین باحوصلہ و صاحب ہمت

بہادر ہے وہی جو وقت حاجت — کسی محتاج کا حاجت روا ہو
سخی ہو متقی ہو مرد میدان — شجاعت مین وہ سب کا پیشوا ہو

حکمت سکونتی مکان کے بیان مین اگرچہ خداپرست اور خدادوست آدمی دنیا کی سرائے فانی کو اپنے رہنے کا مکان نہین جانتا تمام سرزمین کو اپنا گھر تصور کرتا ہے مگر دنیا دار کو جو زن و فرزند کے علائق کے ساتھہ متعلق ہوا ایک مکان کی جس مین سکونت رکھے ضرورت پڑتی ہی اوسکے بہم پہونچانیکے وقت پانچ امر کا لحاظ ضرور ہی اول وہ مکان کسی ایسے موقع و مقام پر واقع ہو جہان کسی طرح کا تنازع و فساد نہو دوسرے ہمسایہ اوسکا نیک ہو محلہ مین شریف و نجیب لوگ رہتے ہون تیسرے مکان پختہ و مضبوط ہو بھونچال و بارش کے صدمے سے گرنہ پڑے چوتھے گرمی و سردی کا اوس مین بچاؤ ہو دیوارین اوسکی اونچی ہون جو کسی سمت سے آنہ سکے پانچوین مربع اور وسیع صحن دار ہو دریچے اوسکے کھلے ہون تازہ ہوا اوس مین ہر ایک سمت سے آسکے سب طرح مصفا ہو بیٹھنے سونے کھانا پکانے کے علیحدہ علیحدہ گھر ہون

زندگی اوسمین خوش گذرتی ہے	جس مکان مین رہے مکین اچھا
ہے وہ انگشتری بھلی جسکا	نقش اچھا ہو اور نگین اچھا

حکمت معاش کی حاصل کرنیکے بیان مین معاش کی حاصل کرنے کے واسطے عقلمندون کے نزدیک تین ذریعے اعلے ہین اول زراعت دوم تجارت سوم صناعت ان تینون مین اعلے تر زراعت پھر تجارت پھر صناعت ہی اسکے پیدا کرنے مین تین چیزون سے پرہیز کرنا چاہیے اول ظلم یعنی بُری چیز کو اچھا کہنا یا وزن مین کم تولنا یا کسی طرح سے غصب کر لینا دوم بے غیرتی یعنی مسخرہ پن و بھڑوا پن و زنا و لواطت وغیرہ کے ذریعے سے معاش حاصل نہ کرنا سوم کمینگی یعنے خاکروبی و کناسی و قصابی وغیرہ سے محترز رہنا اور واضح رہے کہ تمام پیشون مین سے بعض پیشے ضروری اور بعض غیر ضروری ہین مثل زراعت و پارچہ بافی و طباخی و کفش دوزی و خیاطی وغیرہ جسکے بغیر انسان کا گذارا نہین ہو سکتا و غیر ضروری مثل زرگری و نقاشی و مصوری وغیرہ تمام پیشے وہ

قسم پر منقسم ہین ایک شریف دوسرے خسیس شریف کی تین قسم ہین اوّل جو عقل
سے متعلق ہین مثلاً وزارت و امارت دوم جو ادب سے علاقہ رکھتے ہین مثلاً کتابت و حساب
و تدریس و تعلیم وغیرہ سوم جو قوت و زور و شجاعت سے منسوب ہین مثلاً سپہ گری و پہلوانی وغیرہ
خسیس پیشے کی بھی تین قسم ہین اوّل وہ پیشے جو عوام کے لیے مضر ہین مثلاً جادوگری
و کیمیاگری وغیرہ دوم جو شرافت کے برخلاف ہین مثلاً گدائی و مطربی و رقاصی و
دلالی وغیرہ تیسرے وہ جنسے طبیعت کو نفرت ہوتی ہے مثلاً خاکروبی و کناسی
و دباغی و حجامی و خدمتگاری و آب کشی و چرم سازی وغیرہ

کام وہ کرتا ہے دانا اختیار	آئے جو دنیا و دین مین اوسکے کام
جس سے کہلائے سدا وہ نیکمرد	نیک خوی و نیک رو و نیکنام

ابوجعفر بن اسحاق اسفراری

یہ حکیم طبابت مین ید طولی و دم عیسوی رکھتا تھا دولتمندون سے اسکو کمال نفرت
تھی ایک مرتبہ بادشاہ نے اوسکو معالجہ کے واسطے بلایا یہ نہ گیا اور کہلا بھیجا کہ
قانع انسان بادشاہون کی خدمت کے لائق نہین رہتا اور اگر اوسکو جبراً
لیجائین تو علاج اوسکا فائدہ بخش نہین ہوتا اسکا قول ہے

حکمت فضول خرچی سے انسان مفلس ہوجاتا ہو محتاج کہلاتا ہے بخل سے بخیل و ممسک
نام پاتا ہو ان دونون کا اعتدال بہرحال چاہیے یعنی آمدنی سے زیادہ خرچ نہ رکھے
بلکہ کم رہے اور جو پیسا انداز ہو اوس سے کچھ نقد رکھے کچھ زیور و کپڑا بنالے مکان و
زمین خریدلے ایک ایک قسم کی جایداد خریدنے مین قباحت ہو اگر دو تین قسم
کی ہوگی تو اچھا ہے کیونکہ اگر ایک قسم کی تلف ہوجائیگی تو دوسری قسم کی موجود رہیگی

خرچ گر رکھے گا اے سرور فضول	مفلس و نادار بنجائیگا تو
داب رکھے گا اگر بخیہ مین مال	ممسک و کنجوس کہلائے گا تو

حکمت روزمرہ اخراجات کی آداب کے بیان ہین صرف کرنا تین قسم پر منقسم ہے
اول خیرات اس مین تین طرح کی رعایت چاہیے اول یہ کہ دل کی رضامندی سے دکوے
دیکر افسوس نہ کرے دوسرے ایسے شخص کو دے جو بسبب شرم کے کسی سے سوال نہ کرسکتا
ہو تیسرے پوشیدہ دے ریا سے بچے دیکر احسان نہ رکھے دوسرے خرچ ضروری اسمین بھی تین
قسم ہین اول اپنے زن و فرزند و غیرہ متعلقون کو دینا اور اپنے کھانے پینے پہننے وذاتی خرچ
مین صرف کرنا دوم فائدہ کی امید پر کسی امیر دولتمند کی خدمت مین نذر دیکر نا سوم دفع
ضرر کے لیے صرف کرنا یعنی جب اپنی جان پر آفت آئے یا حرمت مین خلل پڑے کا اندیشہ
ہو جائے تو خرچ کرنا پس دو قسم اول و دوم مین اپنی توفیق و حیثیت پر لحاظ رکھنا ضرور
ہے مگر تیسری قسم مین حیثیت سے بھی زیادہ خرچ کر دینا مضائقہ نہین ہے کہ اسکے خرچ
نہ کرنے مین آبرو کا خوف ہے تیسری قسم تواضع و انعام و مہمانداری و دوست نوازی وغیرہ
اس قسم کے اخراجات بھی بہت اچھے ہین مگر حیثیت کا لحاظ اس مین بھی ضرور ہے

مناسب خرچ جو کرنا ہی کرلے		اڑا بیجا نہ ہرگز دولت مال
نکر اسراف یا امساک سے ڈر		مگر رکھ اعتدال اسمین بہر حال

حکمت مرد کو عورت کے ساتھ اتفاق رکھنے کے بیان ہین مرد کو عورتون
کے ساتھ اتفاق رکھنے اور سیاست کے باب مین گیارہ امر کا لحاظ ضرور ہے اول عورت
کے روبرو مرد کوئی ایسی بیجا حرکت نکرے جس سے مرد کے رعب سیاست مین فرق آئے
دوم عورت کی رغبت جس چیز پر ہو وہ مہیا کرے اور اگر اوس چیز کے بہم پہونچانے کا
مقدور نہو تو وعدہ کرلے کہ اگر خدا مجھکو مقدور دیگا تو موجود کر دونگا تیسرے اوسکے
والدین و رشتہ دارون کی خاطر عزیز رکھے چوتھے عورت کو اپنے ہر طرح کے راز سے
محرم نہ کرے مگر چندان غیریت کو بھی دخل ندے پانچوین غیر آدمیون کے روبرو
آنے ندے نامحرم کی نظر سے بچائے بلکہ مشتبہ و بدچلن عورات کی صحبت سے بھی اسکو

بازرکھے چھٹے خانگی امورات کا انتظام اوسی کے قبضہ مین رہنے دے اوسکو اپنے گھر کا منتظم وخبرگیری سمجھے کامل اعتبار اوسپر رکھے ساتوین ہمیشہ محبت وپیار کے ساتھہ زمانہ گذرانے آٹھوین زدوکوب وبدکلامی وبدگوئی ودشنام دہی سے محترز رہے بلکہ اگر کبھی کچھہ نقصان یا خطا بتقاضاے بشریت سرزد ہوجاے توچشم پوشی کرے چشم نمائی سے کام نکالے نوین کسیکی غیرت اوسکو نہ دلاے دسوین خدا کی عبادت کرنے مین اوسکو سرگرم رکھے گیارہوین اگر وہ بدمزاج وبدچلن ہو تو اوسکو طلاق دیدیوے تنگ نہ کرے

ہو جو عورت خوبرو سے نیکخو		اوسکی صحبت سے غنیمت مرد کو
اور اگر ہو زشت رو و بدخصال		فی الحقیقت ہے مصیبت مرد کو

حکمت اولاد کی پرورش کے بیان مین گیارہ امر کا لحاظ اولاد کی پرورش مین ضرور ہے اول حمل کے وقت بچہ کی مان کو خوراک اچھی اور لطیف غذا ملنی چاہیے کہ بچہ باقوت پیدا ہو دوسرے دودہ اوسکو تندرست دایہ کا پلانا چاہیے دایہ کی غذا کی خبرگیری بھی ہروقت مدنظر رہے کہ کوئی مخالف غذا نہ کھا بیٹھے تیسرے جب بچہ پیدا ہو تو اچھے سے اچھا نام خدا ورسول کے نام سے ملتا ہوا رکھا جاے پھر جب بولنے لگے تو پہلے خدا کا نام بچہ کو سکھلایا جاے چوتھے بچے کی شیرخواری کی حالت مین یعنے جب وہ ابھی دایہ کا دودہ پیتا ہو دودہ دینے والی عورت سے مرد مباشرت نکرے ورنہ بچہ کو بیماری کا سخت صدمہ پہونچے گا پانچوین جب بچہ اپنے پانوئن سے چلنے کے قابل ہوجائے تو اوسکو ہرگز زیور نہ پہنایا جاوے ورنہ بچہ کی جان کا خوف ہے چھٹے پوشاک اور جسم بچہ کا ہمیشہ پاک صاف رکھا جاے کہ بیماری پیدا نہو ساتوین نشست وبرخاست کیوقت بچہ کو نیک عادتین سکھلائی جاوین آٹھوین نیک کام پر بچہ کو آفرین کہی جاے اور بدکام پر وہی دکی چشم نمائی نوین مارنے اور کھیلنے دینے سے پرہیز رکھا جاے اور بچے سے بزور رعب چشم نمائی سے کام لیا جاے دسوین واہیات کھیلونسے اوسکو باز

بازر کھا جاے گیارہوین ادیب صاحب علم وادب بچہ کی تعلیم کے لیے مقرر کیا جاے اور اوسکے علم حاصل کرنے مین بدل کوشش ہو ادیب کی خدمت بچہ کے والدین ایسی طرح سے حاضر ہین کہ وہ خوش رہے

ہوگے خوش کر پرورش اولاد کی ۔ رکھ کے اپنے زیر سایہ بے خطر
نونہال باغ دل کو آپ پال ۔ تا کہ ہو گل سے تجھے حاصل ثمر

قاضی زین الدین عمر ساوجی

پہلے یہ حکیم قاضی تھا پھر تارک الدنیا ہوکر خلوت نشین ہوا تعلق سے بے تعلقی اختیار کی اسکا قول ہے

پند تیز مزاجی سے مطلب فوت ہوتا ہے محاجت سے ذلت عجب سے حیرت غصہ سے پشیمانی جہل سے بیخبری حاصل ہوتی ہے

فوت گردد مطلب از تیزی طبع ۔ در لجاجت ذلت آید روبرو
غصہ و کبر و منی خوارت کند ۔ جہل میگرداندت ہر چار سو

پند انسانکو چاہیے کہ خدا سے عقل اسقدر مانگے جس سے خدا کی ذات اور اپنی اصل کو پہچانے اور اسقدر وسیلہ کہ ہمجنس بھائیوں کے ساتھ عمر اچھی طرح سے گزارے مال اوسقدر کہ غیر کا محتاج نہ ہو شکر اسقدر کہ حق کی نعمت کا حق ادا کرے صبر اسقدر کہ جسکے ذریعہ سے زمانہ کے مصائب کا بار اوٹھا سکے

پیش حق گر میکنے سر در سوال ۔ عقل و ہوش و خلق و صبر و شکر خواہ
سرنگون شو بر در عجز و نیاز نہ ۔ تا دہندت بار اندر بارگاہ

حکمت معقولات کی ادراک سے ناطقہ کمال پاتا ہے اور موسیقی سے جمال ہیئت سے صیقل حاصل ہے

عقل بڑھ جاتی ہے معقولات سے ۔ دل کا موسیقی سے بڑھتا ہے جمال
صورت آئینہ پا لیتا ہے نور ۔ علم ہیئت سے دل اہل کمال

حکمت جو انسان صرف اپنے وہم و خیال پر کام کرتے ایسا ہے جیسے کوئی سننے والا گونگے سے خبر پوچھے

از یقین کن کار ای اہل یقین
شو نہ از وہم پابند خیال
خواب دان سر و خیال خویش را
گر تو ای بیدار دل اہل کمال

حکمت شاگرد اور اوستاد کے آداب کے بیان مین علم کی تعلیم کے وقت

اوستاد کو چاہیے کہ شاگرد کے بار بار پوچھنے اور تکرار سے تنگ نہ آئے اسی طرح شاگرد کو لازم ہے کہ اوستاد سے مطلب دریافت کرنے کے وقت نہ ڈرے اور نہ شرم کرے ایک دفعہ خوب سمجھ لے بار بار اوستاد کو تکلیف نہ دے

طالبان علم را از در مران
گر تو ہستی فاضل اہل کمال
اہل دولت گر دہد حق مر ترا
در مکن معمور بر اہل سوال

حکمت گفتگو کے آداب کے بیان مین

گفتگو کے وقت انسانکو چاہیے کہ آرام سے بولے یعنی نہ ایسا آہستہ بولے کہ اہل مجلس سن نہ سکین اور نہ اسقدر بلند آواز سے کام لے کہ سامعین کو ناگوار گذرے حتے الامکان مختصر و قریب الفہم و نرم گفتگو ہو فحش باتین زبان پر نہ لاوے تقریر کیوقت ہاتھون اور انگلیون کو نہ ہلاوے مناظرہ کے وقت انصاف پر قایم رہے جس بات پر وقوف نہ رکھتا ہو اوس مین دخل نہ دیوے دوسرے شخص کی گفتگو کے وقت اپنی تقریر شروع نہ کرے جس تقریر مین فساد و تنازع کے برپا ہونیکا اندیشہ ہو اوسکے بیان سے درگذرے وہ گفتگو ہی زبان پر نہ لاوے لوگون کے عیب و شکایت سے زبان بند رکھے خوشامدانہ الفاظ سے بکلی پرہیز اختیار کرے

بند کن لبہاے خویش از گفتگو
گر نداری بر زبان تقریر نیک
در سخن گویا نشو چون ابلہان
تا نباشد در دلت تدبیر نیک

حکمت چلنے پھرنے بیٹھنے کے آداب کے بیان مین

چلتے پھرتے وقت نہ تو آہستہ قدم اوٹھائے اور نہ دوڑ کے چلے ان دونون مین اعتدال کا لحاظ رکھو اکڑ کر نہ چلے کہ اوسمین تکبر و غرور و ناز پایا جاتا ہے بیٹھنے کے وقت گردن جھکا کر نہ بیٹھے زانو بہ

سر رکھے کہ یہ ماتموں کی علامتیں ہیں کسیکے سامنے نہ پھیلائے پانوں پر پانوں نہ رکھے گردن بار بار ٹیڑھی نہ کرے بے قاعدہ حرکتوں سے باز رہے کسیکے سامنے انگڑائی یا جمائی نہ لے اونگلیوں کو نہ چٹخائے مجلس میں بیٹھنے کے وقت غیر کے روبرو ہاتھ اور منہ کے جسم کو ننگا نہ کرے

ادب سے بیٹھے جب مجلس میں بیٹھے ۔ کھڑا ہو جب کہ باموقع کھڑا ہو
تری رفتار ہو چلنے میں ایسی ۔ کہ خم گردن نظر پر پشت پا ہو

حکیم ابوالحسن وقی

یہ شخص فاضل حکیم تھا موجودات کی تقسیم کے علم میں اسکی تصنیف کی ہوئی کتابیں موجود ہیں

اسکا قول ہے

پند دینے میں پانچ چیزیں قابل احتیاط کے ہیں اول ہر ایک کس و ناکس کے ساتھ اختلاط کرنے سے محترز رہنا اور اونکی دوستی میں حتی الامکان احتیاط رکھنا دوسرے جبکہ ایک مرتبہ کسی معاملہ میں اپنی طرف سے کچھ ظلم یا زیادتی وقوع میں آچکی ہو دوبارہ اوسکی اپنی قربت میں جگہ دینے سے رکنا اور اوس زیادتی کے انتقام سے خائف رہنا تیسرے تجارت کا مال خریدنیکے وقت پہلے اپنے سرمایہ کو دیکھہ لینا اور اوسکے نقصان جتنا ہو رہ میں غور کرنا چوتھے کلام و تقریر کرنے سے اول اوسکے نتیجے کا خیال دل میں کرنا بے سوچے بات نکرنا پانچوین سخاوت بخشش کے وقت اپنی حیثیت و اندازہ کو سوچ لینا اندازہ سے زیادہ نہ دینا

ہر کس و ناکس سے مت کر دوستی ۔ ورنہ سرور ایک دن پچھتائے گا
دام میں آئے گا گر بدخواہ کے ۔ بد نتیجہ اوس سے آخر پائے گا
ہوگا ہم چشموں میں تو نادم اگر ۔ بات بے سوچے زبان پر لائے گا
زیادہ اندازے سے گر خرچیگا مال ۔ ہو کے مفلس ایکدن رہ جائے گا

حکمت کھانا کھانیکے آداب کے بیان میں ۔ کھانا کھانے کے وقت انسانکو

نوامر کا لحاظ رکھنا چاہیے اوّل جب کھانا روبرو آئے یہ ہاتھ دھوکر اور اپنے رازق کا نام لیکر کھانا شروع کرے دوسرے وہ کھانا مطبوع ہو جس سے طبیعت کو فایدہ ملے تیسرے بامزہ ہو چوتھے اگر کھانا مجلس مین کھاے تو اور لوگون سے اوّل کھانا نہ شروع کرے پانچوین بڑا لقمہ نہ اوٹھائے چھٹے احتیاط کے ساتھ کھاے اونگلون اور ہاتھون کو آلودہ نہ کرے لقمہ کو دانتون مین چبا کے کھائے کہ جلد ہضم ہوجاے ساتوین بہت سرد یا بہت گرم نہ کھائے آٹھوین اچھی چیز اپنے ہم کاسہ کے لیے چھوڑ دے اپنی طمع مین اون نہ کرے بلکہ ہم کاسہ کے ہاتھ مین وہ چیزین اوٹھا کر دے جو اچھی ہون نوین کھانے کے وقت اورون کیطرف نہ دیکھے اپنے حال مین مشغول رہے

کھانا جب کھانے لگے اے نیکو	منہ سے لے اوس رازق مطلق کا نام
بعد ازان کر اوسکا شکرانہ ادا	ہر گھڑی ہر روز و شب ہر صبح و شام

زین الدین اسمعیل جرجانی

یہ حکیم اپنے وقت کا یگانہ تھا علوم حکمت طب مین کمال کے رتبہ تک پہونچا اسکا قول ہے حکمت زندگانی ہرچند تلخ و ناگوار ہے مگر غفلت و بیخبری کے سبب سے شیرین معلوم ہوتی ہے اور مرگ ہرچند شیرین و لذت بخش ہے مگر غفلت کی نظر سے تلخ نظر آتی ہے

زندگی تلخ است لیکن آدمی	داندش از جہل شیرین چون نبات
مرگ شیرین است اندر کام دل	لیک داند تلخ مردے بے ثبات

حکمت ظلم سے بادشاہ کے ملک پر زوال آتا ہے عورتکی محبت سے انسان ذلت پاتا ہے بدونکی صحبت سے رسوائی آتی ہے نیکون کے ساتھ بدی کرنے سے عزت جاتی ہے

از زنان الفت مکن اے مرد حق	با بدان اے نیکخو صحبت مدار
وز سر جور و ستم سر در گذر	تا بماند حکم و دولت پایدار

حکمت چار سایلونکا سوال پورا کرنا جوانمردی ہے اول حاکم کا سوال جو رفاہ عام کے لیے
کوئی چیز طلب کرے دوسرے ایسا محتاج جو شرم کے مارے کسی سے کچھ مانگ نہ سکتا ہو
تیسرے طالب علم جو علم حاصل کرنیکے لیے کسی عالم کی خدمت مین جاکر تعلیم علم کے لیے
سایل ہو چوتھے بیکس تنگ دست جو کسی مصیبت مین گرفتار ہوکر مدد مانگے

بخش سرور اپنے گنجینہ سے جتنا
دیدے جو مانگین خدا کیواسطے
رد نکر ہرگز سوال سائلان
مہربانی کر بحال سائلان

حکمت والدین کی اطاعت کے بیان مین خدا کی بندگی اور بادشاہ کی
فرمانبرداری کے بعد والدین کی اطاعت کا حق بہتر فرض ہے کیونکہ والدہ نے تمکو نو مہینے
حمل مین رکھا کس کس مصیبت سے جنا کس تکلیف سے دودھ دیا اور پالا باپ نے تمکو
کس توجہ کے ساتھ تربیت کیا ہنر سکھلایا لائق بنایا اب جو تم تربیت و پرورش پاچکے ہو تم
چاہیے کہ اونکی اطاعت مین گردن جھکاؤ تابعدار بنجاؤ حکم سے گردن نہ ہلاؤ عجز و نیاز
کے ساتھ پیش آؤ خدمت کا حق ادا کرو خدمت کرکے احسان نہ جتاؤ جب وہ مرجائین
عالم فانی سے گذر جائین تو اونکے حق مین دعاے مغفرت مانگو

سرورا گر تو ہے فرزند رشید
کرلے خدمت جتنی تجھسے ہو سکے
کر طلب حق سے بھلا ماں باپ کا
الغرض کر حق ادا ماں باپ کا

حکمت خدمتگارونکی حق شناسی کے بیان مین اپنے متعلقون اور خدمتگارون
کو جو تمہارے پاس حاضر باش ہون اپنے اعضا کی طرح تصور کرو کیونکہ اگر وہ نہون تو ہر ایک
کام تمکو اپنے ہاتھ سے کرنا پڑے نوکر کو سخت تکلیف نہ دو کوئی وقت اوسکے آرام کے
لیے بھی مقرر کردو اوسکو خدا کا بندہ سمجھو خدا کا احسان مانو کہ باوجودیکہ تم اور وہ دونو
خلقت مین برابر ہون مگر دنیا مین خالق نے اوسکو نوکر اور تمکو آقا بنایا ہے
اگر وہ خوش رہیگا تو خدا کی خوشنودی اور خلقت کی رضامندی تمہارے نصیب ہوگی

بندہ از بندگان حق بود	اگر ترا در بندگی خدمت گزار
دان غنیمت خاطرش خورسند دار	تا ترا خوشنود دارد کردگار

نکتہ نوکر کو چاہیے کہ وہ اپنے آقا کی خدمتگزاری وجان نثاری مین ہمیشہ حاضر رہے ہر ایک کام مین دیانت داری و خیر خواہی کو مقدم سمجھے نمک کا حق پہچانے مالک کو مالک جانے

ہے نیکی مستحکم دیانت پر مدام	بندگان اہل دین اہل یقین
ہے عزیز خلق مرد خیر خواہ	فخر پاتا ہے امانت سے امین

نصیحت مالک کو چاہیے کہ بے تجربہ و امتحان کسیکو نوکر نہ رکھے بلکہ پہلے سے نوکر کا قیافہ و وجاہت و تندرستی و ہوشیاری دیکھ لے اور قدیمی نوکر و خدمت گزار کو ادنے قصور پر معزول نہ کردے ہر ایک جرم پر اغماض و چشم پوشی بھی روا نرکھے کہ رعب عزق آئے گا نوکر گستاخ ہو جائے گا

بار دو اوسکو اپنی صحبت مین	جسکا الفت مین امتحان کرلو
جسکو لائق نہ پاؤ صحبت کے	محض ترک اوس سے میری جان کرلو

حکمت سلطنت کے چار ارکان کے بیان مین جیسے کہ جسم کی صحت کے لیے چارون اخلاط کا اعتدال پر ہونا ضرور ہے اسی طرح سلطنت کے قیام کے واسطے چار ارکان حکومت کے بادشاہ کی خدمت مین موجود رہنے چاہئین اوّل اہل علم جنپر آئین و قانون و درستی دفتر کا مدار ہے دوسرے اہل سیف جنکی شجاعت سے سلطنت کا انتظام بحال و برقرار ہے تیسرے اہل زراعت جنکی مشقت و محنت سے بادشاہی خزانہ ترقی پاتا ہے چوتھے تاجر جنکی سعی سے ملک ترقی مین آتا ہے

چاہیے رکھے بادشہ ہر دم	چار ارکان سلطنت ہر دم
ہون رضامند تاجر و دہقان	خوش رہین اہل سیف و اہل قلم

ابو الحسن محمد یوسف عامری

اس حکیم نے خراسان مین علم پڑھا پھر بغداد مین جاکر عزت حاصل کی اخلاق کی کتاب جو بہت سے نظم کی شرح لکھی اوسکا قول ہے
حکمت خدا کا ظہور اور اوسکی ذات کے ادراک کا مانع ہے جسطرح آفتاب کی روشنی کے سبب سے اوسکی رویت محال ہے

مانع ادراک ذات کردگار — فی الحقیقت ہے فقط اوسکا ظہور
رویت خورشید سے رکھتا ہے باز — اپنی آنکھون کو فقط سورج کا نور

نکتہ خدا کی ذات رحیم ہے قہر کو اس مین دخل نہین اور جسقدر قہر ہے وہ رحم کی تکمیل کیواسطے ہے اگر وہ نہو تو رحم کامل طور پر تکمیل نہین پاتا جس طرح والدین بیٹے کی تربیت اور استاد شاگرد کی تعلیم کے وقت اوسپر جور کرتا ہے مگر اگر غور سے دیکھا جاے تو وہ قہر سراپا رحم ہے کیونکہ اگر والدین و استاد لڑکے پر کسیقدر جور و قہر نہ کرین تو وہ لڑکا لیاقت کے درجہ تک نہ پہونچے پس اوس قہر کو قہر کہنا سراپا نادانی ہے بلکہ عین رحم کہا جاے تو بجا ہے اور واضح ہو کہ ہر ایک انسان اپنے کھانا پکانے کے لیے آگ گہر مین روشن کرتا ہے نہ کہ گہر جلا دینے کیواسطے اسیطرح خالق رحیم نے جسقدر قہر اپنی ذات جامع الصفات مین رکھا ہے انسان کی بہبود و سود کے لیے ہے

کیسا راحم ہے خداوند رحیم — قہر بھی جسکا سراپا رحم ہے
خالی حکمت سے نہین تکلیف و رحم — فی الحقیقت وہ خدا کا رحم ہے

پند ہر ایک کام اپنے وقت پر منحصر ہے جب وقت آتا ہے خود بخود سر انجام پاتا ہے جلدی کرنا لاحاصل ہے

ہست کارت سربسر مرہون وقت — غیر وقت خود نمی یابد انصرام
منتظر شو صبر کن تا چند روز — تا شود آخر بوقت خود تمام

نکتہ دنیا مین پانچ قسم کے انسان ہین اول جو خود نیک ہین اور اونکی نیکی کا اثر اورون کو بھی پہونچتا ہے دوم جو خود نیک ہین مگر اونکی نیکی کا اثر اورونکو نہین پہونچتا تیسرے جو نہ نیک ہین نہ بد چوتھے جو خود بد ہین مگر اورون کو اونکی بدی کی تاثیر نہین پہونچتی پانچوین جو خود بد ہین اور اونکو بھی گمراہ کرتے ہین نیکون کو چاہیے کہ ایسے بد آدمیون کی صحبت سے بچین

بد سے بدنامی نکو کی نیک ہے • ہے تجھے حاصل بیاز از جہان

نیک کو پہچانتے ہین لوگ نیک — جانتے ہین بد کو بدکار جہان

حکمت منصف حاکم عدالت دوست وہ ہی جو جاہل و کاہل نہ ہو کسی سے تعصب رکھے مستغیث اوسکے روبرو بیجا اپنا حال بے روک ٹوک سنائے اور رعایا مین نیک رعایا وہ ہی جو اپنے حاکم کی خیرخواہ دلی دوست ہو خواہ برضامندی اور اگر ضرورت کیوقت جان و مال سے حاضر ہو بادشاہ کو اپنا مالک سمجھے جس طرح کہ وفادار عورت شوہر کو اپنا خاوند تصور کرتی ہے

شاہ سرور بندہ پرور چاہیے — سایہ گستر رحم دل بندہ نواز
اور رعیت چاہیے خدمتگزار — صاحب صدق و صفا عجز و نیاز

پند انسان کو چاہیے کہ جبتک کلی لیاقت پیدا نکرلے بادشاہ کی خدمت کا طلبگار نہو خدمت پاکر اوسکے انجام مین بدل و جان مصروف ہوجائے مالک کے راز کا حافظ ہو اوسکی مہربانی پر مغرور نہو جسقدر بادشاہ اوسکی عزت بڑھائے اوسیقدر عجز و نیاز پیش آئے اوسکے غصہ سے ڈرے رنجیدگی کا خوف کرے

مہربانی جسقدر مالک کی ہو — چاہیے نوکر کرے عجز و نیاز
مت کرے اوسکی عنایت پر غرور — گرچہ بنجائے امیر سرفراز

حکمت دوست دو قسم پر منقسم ہین حقیقی و غیر حقیقی حقیقی دوستونکی آپسمین دلی محبت ہوتی ہے ایک دوسرے کے مال کو باہم مشترک سمجھتے ہین غیر حقیقی مطلب کا دوست ہے مطلب کے دیکر پھر منہ نہین دکھاتا

یار مطلب کے جتنے ہین سرور — رہتے ہین انتظار مطلب کے
طالب دوستی نہین وہ دوست — ہین فقط دوستدار مطلب کے

حکمت دشمن دو قسم کے ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی ظاہری دشمن علانیہ دشمنی کرتا ہے باطنی دشمن دل مین دشمنی رکھتا ہے ان مین سے ہر ایک کی دو قسم ہین دور و نزدیک نزدیک کا دشمن بہت برا ہے اوسکے حیلہ و فریب بچنے کے لیے بہت ہوشیاری چاہیے بخلاف دور کے دشمن کے کہ اوسکی دشمنی کا موقع کبھی کبھی ہوتا ہے جب وہ وقت پاتا ہے دشمنی کرتا ہے اور نزدیکی کا دشمن بغل کا دشمن ہوتا ہے۔

وای قسمت یار دور از من من آید دورتر	دین دل بدخواه ہردم مثل جان اندر بغل

حکمت خدا کا عتاب اور قہر انسان کی روح پاک کرنیکے لیے نہایت مفید ہے اور عین رحمت ہے کیونکہ میلے کپڑے کو جبتک دہوبی خم پر نہ رکھے اور تختہ پر نہ پچھاڑے میلا پن اوسکا نہیں جاتا سفیدی پر نہیں آتا آخر جب وہ اتنے صدمے اوٹھاتا ہے صاف ہوجاتا ہے کوئی داغ باقی نہیں رہتا

میشود روشن دل از سوز غمت اے شعلہ رو	در چو برآتش نہی رنگ دگر پیدا کند
بندۂ عاجز کند حاصل وقار از بندگی	فی الحقیقت خاکسار از خاک زر پیدا کند

حکمت دشمنوں سے دوستی رکہنا خدا کے دوستوں کا کام ہے حق دوست خداپرست اونکا نام ہے

صلح کل دارد بہر یک صلح کل	خلق ورزد با ہمہ خلق جہان
بابدان نیکی کند ہنگام کار	دوستی ظاہر کند با دشمنان

پند دشمن کیطرف سے جبتک کہ دشمنی پہلے ظاہر نہ ہولے اپنی طرف سے اوسکا آغاز منع ہے

جب تلک سر پر بس اپنا چل سکے	دشمنی سے صاف نفرت چاہیے
ہو اگر دشمن سے اوسکی ابتدا	اوس سے پھر جنگ و خصومت چاہیے

پند دشمن اگر تمہارے عہد پر اعتبار کرکے تمہارے پاس پناہ لے تو اوسکے ساتھ دغا و فریب نادانی ہے

بیوفا جتنے ہیں زمانے میں	دوستوں سے وفا نہیں کرتے
لیک مردان حق صفا سینہ	دشمنوں سے دغا نہیں کرتے

حکمت انسان کے پیدا ہونیکے وقت کوئی اسکا دوست یا دشمن نہ تھا یہیں ثابت ہوگیا کہ یہ انسان اپنے نیک یا بد افعال کے ذریعے سے اپنے ہم جنس بھائیوں کو دوست یا دشمن بنا لیتا ہے

کوئی اسکا دوست یا دشمن نہ تھا	آیا جب دنیا میں یہ ناکردہ کار
لیک اب اسکے فقط اعمال سے	کوئی دشمن بنگیا اور کوئی یار

پند آدمی کو چاہیے کہ کل بنی آدم کو اپنا ہمجنس بھائی جانے اور پہچانے کہ ہم سب ایکباپ کی اولاد ہیں اور ایک ہی اصل ہم سبکی ہے غیریت کسی چیز کی درمیان نہیں ہر ایک سے محبت لگے

والتفات پیش آئے مگر بعض دغا باز وہ ہے جنکا کام جو فروشی و گندم نمائی ہے بچا رہے

سب بنی آدم تمہارے جنس ہین پر نہ دم کھانا تم او نکا دیکھنا	ہمدموا و سنے ملو باشتیاق جو کہ ہین سینہ سیاہ اہل نفاق

پند ناصح کی نصیحت اور واعظ کی تقریر دل کے کانونسے سنو کہ وہ تمہارے دل کی بیماریونکا طبیب ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلے یہ سوچ لو کہ وہ تمکو کسی اپنی خاص غرض کے لیے نصیحت نکرتا ہو

عزیز و سُن لو تم واعظ کی تقریر	سنو مت بات پر اہل غرض کی

نصیحت متکبرونکی ساتھ نرمی اسے پیش آنا منع ہی بلکہ لازم ہے جب وے نکاس جائین بے اعتنائی و غرور پیش آئین کیونکہ اگر تم اونکے روبرو بعجز و نیاز پیش آوگے تو وہ زیادہ متکبر ہوجاوینگے

تم بھی بجاؤ وہی راہ جس طرح کا آدمی دوستونسے دوستی اور دشمنی دشمن کے ساتھ	سرد سے سردی کرو اور گرم سے گرمی کرو سخت سے سختی کرو اور نرم سے نرمی کرو

حکیم ابو علی سینا

یہ شخص کامل و مکمل حکیم تھا اسکا جسم خالق حقیقی نے گویا علم کا پتلہ بنایا تھا سولہ برس کی عمر مین ہی اوستادی کے رتبے پر پہونچا اور درس پڑھانے لگا امیر نوح سامانی وغیرہ بادشاہونکے دربار مین اسنے بڑے بڑے مراتب پائے اور امیر کبیر بنا ۳۷۳ ہجری مین یہ پیدا ہوا اور ۴۲۸ ہجری مین قولنج کی بیماری سے مرگیا اسکی تصنیف کی ہوئین کتابین طب و حکمت کے علم مین بہت ہین

حکایت ایکمرتبہ یہ حکیم سفر مین تھا رستہ مین ایکدرخت کے نیچے گھوڑا باندھکر کھانا کھانے لگا اتنے مین ایک درحاٹ گدھے پر سوار آموجود ہوا اور اوسی درخت کے نیچے اپنا گدھا اوسنے حکیم کے گھوڑے کے نیچھے باندھ دیا حکیم نے منع کیا اور کہا کہ گھوڑے کے نیچھے گدھے کو نہ باندھو گھوڑا اوسکو لات ماریگا اوسنے نہ سنا اور گدھا وہان سے نہ کھولا اتفاقاً گھوڑے نے اوسیوقت گدھے کے ایک ایسی لات ماری کہ دونون ہاتھ گدھے کے ٹوٹ گئے یہ حال دیکھکر جاٹ

غصے مین آیا اور حکیم کا گلو گیر ہو کر گدھے کی قیمت مانگنے لگا ہر چند اوسنے غوغا کیا مگر حکیم نے کچھ جواب نہ دیا آخرہ حکیم کو کھینچکر قاضی کے روبرو لیگیا اور دعوی اپنا ظاہر کیا قاضی نے بہت مرتبہ حکیم سے حال پوچھا وہان بھی یہ کچھ نہ بولا قاضی کو ثابت ہو گیا کہ یہ گونگا ہی اور مدعی کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ شخص بیزبان ہی اس سے مین کیا پوچھون جاٹ نے کہا کہ یہ گنگ نہیں ہے فریبی ہے کیونکہ گدھے کے باندھنے سے اول اپنی زبان سے مجکو کہا تہا کہ میرے گھوڑے کے پیچھے گدھا نہ باندھو قاضی نے کہا کہ جب اسنے تمکو گدھے کے باندھنے سے اول ہی ممانعت کردی تھی تو پھر تمنے اسکے گھوڑے کے پیچھے گدھا کیون باندھا تھا یہ تمھارا قصور ہے

جسکی تمنے سزا پائی ہے یہ کسی طرح سے ماخوذ نہین ہو سکتا

حکایت ایکروز یہ حکیم شہر ہمدان مین وزارت کے جاہ وجلال کے ساتھ چلا جاتا تہا اور چارو طرف نظر تھی اتنے مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک خاکروب بازار کی صفائی کرتا ہوا یہ شعر پڑھ رہا ہے

گرامی داشتم ای نفس ازانت	که آسان بگذرد بر تو جہانت

یہ بات سنکر حکیم کھڑا ہو گیا اور خاکروب کیطرف مخاطب ہو کر بولا کہ اس خاکروبی کے ساتھ تو اس قدر فخر کرتا ہے اور اپنے نفس پر احسان جتاتا ہی اور کہتا ہے کہ مینے تجھکو بزرگ رکھا ہے خاکروب نے جواب دیا کہ اگر تو بھی خاکروب ہوتا اور اپنی کمائی سے نفس کو پالتا تو اس سے بہتر تھا کہ بادشاہ کا وزیر ہوا اور غیر کے زیر بار اور احسانمند ہو کر امیر الامرا کہلاتا ہے ذرا غور کی نظر سے دیکھ کہ مینے اپنے نفس کو باعزت رکھا ہی یا تو نے یہ بات سنکر حکیم قایل ہوا اور اوسی روز بادشاہ کی خدمت اور وزارت سے دست بردار ہو

غیر کا محتاج کیون ہوتا ہے تو	خوار کیون کرتا ہے اپنے آپ کو
کسلیے ہوتا ہے اے نادان ذلیل	اپنے ہمجنس کے جا کر روبرو

فائدہ اس حکیم کے آداب و اقوال سے کتابین بہری ہین مختصر طور پر چند اقوال یہان درج ہوتے ہین
حکمت اس زمانہ کے دوست برق ہین چمک کر فورا چھپ جاتی ہین یا رعد ہین بولتے ہوئے

سنے جاتے ہین دیکھنے مین نہین آتے یا کرم شب تاب ہین جو کبھی چمکتے اور کبھی پوشیدہ ہین یا شمع ہین کہ ایک رات سے زیادہ اونکو قیام نہین وفا برائے نام نہین

ایک حالت پر نہین دنیا کی دوست	ہر گھڑی رنگت نئی دکھلاتی ہین
برق کے مانند آکر روبرو	جلوہ دکھلاتی ہین پھر چھپ جاتی ہین

حکمت غیر کے آگے اپنے دل کا راز افشا کرنا جہل ہے اور چھپانا بھید کا اپنے جانی دوست سے نادانی

جتنے نامحرم ہین بیگانے شریر	اونسے بیگانہ ہی رہنا چاہیے
راز کا واقف جو ہو اور اپنا دوست	دل کا مطلب اوس سے کہنا چاہیے

حکمت انسان بہشت اور دوزخ اپنے مرنیکے وقت ساتھ لیجاتا ہے وہی خیال اوسکا جسمین وہ مرنیکے وقت تھا بہشت یا دوزخ آرام یا تکلیف کی صورت پیدا کر لیتا ہے

ساتھ لیجاتا ہے اپنے آدمی	راحت اور تکلیف دوزخ یا بہشت
آپ یہ کرتا ہے حاصل دوستو	اپنی خاطر نیک و بد اور خوب و زشت

حکمت روح اور جسم کے توسل اور اتصال کے بیان مین انسان کی

روح حق کا امر اور اوسکی ذات ہے اور آپس مین نسبت دھوپ اور سورج کے جلوہ الٰہی خدا کے ازلی ارادے سے ایک مقررہ میعاد تک جسم عنصری انسانی مین چمکتا ہے حق کل ہے اور یہ جزو آخر جس طرح کہ سورج کی دھوپ سورج مین سما جاتی ہے روح بھی اپنی اصل اور کل کیطرف رجوع کر جاتی ہے جیسے کہ امر آمر اور فرع اصل کیطرف مایل ہوتی ہے بعض کا قول ہے کہ ایسی حالت مین کہ انسان کی روح اور ذات ربانی کو واحد تصور کیا جائے تو عبودیت اور الوہیت مین فرق آجائیگا بلکہ بندہ بھی تصور کر لیگا کہ مین بھی خالق حقیقی کا ایک جزو ہون اسکا جواب یہ ہے کہ ایسا نہین ہے بلکہ خدا خالق اور بندہ مخلوق خدا مالک اور بندہ مملوک ہے ایسا کب ممکن ہے کہ دھوپ کا جلوہ اپنے آپکو سورج یا جزو اپنے آپ کو کل یا پانی کا کوزہ اپنے آپکو محیط تصور کرنے لگے

اگرچہ دھوپ سے سورج اور جزو اپنے کل اور کوزہ پانی محیط سے کامل نسبت رکھتا ہے اور بہ نسبت کلی اور جزوی کی مرگ کے دن تک روح کے ساتھ ہے

جب کہ روح اپنے کل مین جا کر کل نہین ہوتی

روح را با ذات باری نسبتی ست
دیدہ بکشا کن تمیز از جزو کل

نسبت سایہ بجرم آفتاب
تا تو گردی از حقیقت بہرہ یاب

حکمت مرگ کے بعد کے صدمات کے بیان مین قبر کا عذاب وغیرہ صدمے

جو روح کو جسم عنصری سے نکل کر اوٹھانے پڑتے ہین وہ صرف حسرت و افسوس و ندامت کا نام ہے جو اوسوقت اوسکو عالم دنیا کے چھوڑنے اور اپنے حال کی آوارگی پر ہوتی ہے یہان بہت سے معترض یہ اعتراض کرتے ہین کہ درحالتیکہ روح ایک جزو اجزا الٰہی مین سے ہے اور مرگ کے بعد وہ اپنے کل کیطرف رجوع کر جاتی ہے تو پھر اوسکو عذاب کس بات پر ہے اور صدمہ کس چیز کا بلکہ یہ چاہیے کہ وہ اپنے اصل اور کل مین جا کر ایسی فرحت حاصل کرے جو دایمی ہو جس طرح کوئی مسافر اپنے وطن مین جا کر آرام پاتا ہے اور اوسکی دل کو کمال تسلی و اطمینان ہو جاتا ہے اسکا یہ جواب ہے کہ مثلاً کوئی کوزہ محیط کے پانی سے کہ نہایت پاک اور صاف ہے بھر لگیا ہو اور چند مدت وہ پانی کوزہ مین رہکر مکدر و خاک آلودہ و متعفن ہو گیا ہو آخر جب وہ پانی کوزہ سے نکلکر اپنی اصل کیطرف رجوع کریگا اور محیط مین جا کر داخل ہو گا تو محیط کی صفائی اور اپنا میلاپن دیکھکر اوسکو کمال ندامت اور سخت حسرت ہوگی اور کہیگا کہ کاشکے یا تو مین اوسی میلے پن کی حالت مین کوزہ مین ہی پڑا رہتا یا یہان پاک و صاف ہو کر آتا چونکہ محیط پاک و صاف ہے اور کوزہ کا پانی میلا اور پلید پس محیط کو لازم ہو گا کہ اوسکو پاک و صاف کر کے اپنی ذات مین پیوست کر لے اور جب تک کہ اوسکے اجزا کو تہ و بالا کر کے محیط اپنی لہرون مین محو نہین کریگا اوسکی نجاست کبھی دور نہ ہوگی اور بار دیگر اوسکو کوئی محیط کا پانی نہین کہیگا جب تک کہ اوسکی ہستی بکلی نیستی اور

محویت کی حد تک پہونچ لیگی اسی کا نام عذاب گو ہے اور یہ ایسا سخت عذاب ہو کہ زمان
اس سے کوئی عذاب ہولناک نہین متصور ہے مگر یہ عذاب روح کو اوس وقت تک اوٹھانا پڑیگا
جب تک کہ اسکو روکے پانی کیطرح ذات الٰہی اوسکو پاک و صاف کرکے اپنی ذات پاک
مین پیوست کر لیگی اور مرگ کے دن سے جسقدر زیادہ مدت گذرتی جائیگی روح عذاب سے
تخفیف حاصل کرتی جائیگی البتہ پاک لوگونکی روحین جنہون نے اپنی زندگی کے زمانہ
مین روح کو کسی نجاست مین آلودہ ہونے نہین دیا بلکہ ہر ایک آلودگی سے پاک و صاف
رکھا ہے اونکو اوس عذاب و ندامت سے آزادی حاصل ہے اور اونکی پاک روحین
اپنی پاک اصل مین جا کر بے حسرت و ندامت پیوست ہو جاتی ہین

اگرچہ تو خاکی ہے اے سرور مگر	اصل تیری پاک ہو اور جان پاک
کیون بناتا ہے پلید اس پاک کو	خاک اپنی کی اڑاتا کیون ہو خاک

حکمت جسم اور روح کی ترکیب کے بیان مین انسان کی ذات جسم اور روح
سے مرکب ہے خالق نے جسم کو چار خلطون کی اجتماع اور ارکان کی ترکیب سے
بنایا چار ون عنصر اور قوت عقل فعال سے اوسکی صورت قایم کی سب اعضا
بنائے حواس سے اسکو زینت بخشی دل و جگر و دماغ کو کل اعضا پر شرف دیا جسم مین
تین روحین قایم کین یعنی روح حیوانی کا مقام دل روح طبعی کی جگہ جگر روح
نفسانی کا مقام دماغ بنایا تینون روحون کو الگ الگ قوتین بخشین یعنی حیوانی
کو شہوت اور غضب خیال و تمیز طبعی کو قوت جاذبہ یعنی کھینچنے والی اور ماسکہ یعنے
ٹھہرانے والی و ہاضمہ یعنے ہضم کرنے والی و دافعہ یعنے نکال دینے والی روح نفسانی
کو قوت تذکر و تفکر و تحفظ عطا کی ان تینون روحون کے بغیر ایک اور روح انسانی
یعنے نفس ناطقہ خاص انسان کے لیے عنایت کیا جنکو فنا نہین ہے ازلی ہے
اور ہمیشہ رہے گا بخلاف ان تینون روحون کے جنکو فنا لاحق ہو

روح حیوانی سے ہے قایم حیات	طبع ہے طبعی سے دایم استوار
روح نفسانی سے قوت نفس کو	بخشتا ہے خالق لیل و نہار

حکمت جان کے ظہور کے حال مین جان کا ظہور جسم مین ایک لطیف بخار سے ہے جو چار عنصر کے ذریعے سے پیدا ہوتا ہے اور روح انسانی ایک لطیفہ ربانی ہے جسکو منبع عقل و علم کا تصور کرنا چاہیے

اپنے فضل و کرم سے خالق نے	بخشی انسان کو روح انسانی
منبع علم و عقل ہے بیشک	جسم مین یہ لطیفہ ربانی

حکمت نفس ناطقہ کی اصلی حقیقت مین نفس ناطقہ انسان کا ایک جوہر لطیف قایم بالذات کل جسم کا محیط ہے بسبب کمال لطافت کے جسم مین کوئی خاص مقام اسکا نہین ہے یعنی کہین نہین اور ہر جگہ موجود ہے فاعل کل فعال کا وہی تصور کیا جاتا ہے جسم کی ولایت مین یہ بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور کل اعضا اسکے رعایا اور خدمتگزار ہین قوتین شہواتی اور غضبی و خیالی بمنزلہ مصاحبون کے ارادہ اوسکا حکم ہے مگر بعض اوقات مصاحب و وزیر اوسکے ارادے کو بدل دیتے ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض اوقات یہ کسی بات پر مستعد ہو کر رہ جاتا ہے کوئی کام بے مدد اپنے مصاحبون اور خدام کے یہ نہین کرسکتا اور نہ یہ اوسکے حکم کے بغیر کچھ کرسکتے ہین اسکے ہر ایک فعل کا نام خلق ہے اگر اچھے ہون تو خوش خلق کہلاتا ہے اگر بد ہون تو بد خلق نام پاتا ہے

ہر جگہ حاضر ہے وحدہ احد کی ذات	اوس سے کوئی بھی نہین خالی مکان
جس طرح سے آدمی کے جسم مین	رہتی ہے ہر عضو مین موجود جان

حکمت فعل یا خلق کے بیان مین فعل یا خلق دو قسم پر منقسم ہے ایک طبعی دوم صنعی طبعی جسکی خلق ہے مثلاً غضب مین آنا یا بھول جانا صنعی وہ ہے کہ کسیکو رونے یا ہنسنے کی عادت ہو جائے اور بے موقع ہنس دیوے یا رو دیوے پس اسکا علاج ہوسکتا ہے

بخلاف طبعی کے کہ وہ لاعلاج ہے

ایک حالت پر نہین انسانکا حال — گاہ خوشدل اور کبھی سینہ فگار
برق کے مانند ہنستا ہے کبھی — گاہ بادل کیطرح ہی اشکبار

حکمت قوت تمیز و شہوت و غضب کے افعال کے بیان مین قوت
خیال یا تمیز کے ذریعے سے انسان کو نیک و بد کی تمیز اور علم کی تحصیل کا شوق
ہوتا ہے اور باعتبار اسی قوت کے انسان کے نفس کو نفس ناطقہ کہتے ہین اور جسکی تحریک
اور ذریعے سے انسان کھانے پینے اور نکاح کی طرف مایل ہوتا ہے اوسکا نام قوت
شہوت یا خواہش ہے قوت غضبی کی حرکت سے اسکو اپنے رتبے کے بڑھانے مخالف پر
غالب آنیکی طرف رغبت ہوتی ہے خالق حقیقی نے ان تینون مین سے دو قوتین خواہش اور
غضب تمام حیوانونکو عطا کی ہین سوا قوت و تمیز کے کہ وہ صرف انسان ہی کو مرحمت
ہوئی ہے قوت تمیز کی درجہ اوسط کے استعمال سے علم کی فضیلت اور حکمت پیدا ہوتی
ہے اور قوت غضبی کی اصلاح فضیلت سے شجاعت اور قوت شہوت کی صفائی سے
عفت حاصل ہوتی ہے اور فاضل کو حکیم و شجاع اور عفیف کہتے ہین اور تینون
قوتونکی اصلاح کرنے والونکو عادل اور اونکی فعل کو عدل یا عدالت بولتے ہین کیونکہ
عدالت کے معنی برابر کرنیکے ہین جب تک کہ یہ تینون قوتین برابر نہین ہونگی تب تک
عدالت کا پورا پورا حق ادا نہو گا اور عدل و انصاف کی میزان مین نہ تولا جائیگا۔

ہر دو را انجام پاتے ہین مدام — قوت شہوی سے تیرے کاروبار
عقل سے ہر نیک و بد کی ہے تمیز — اور غضب ہے باعث عز و وقار
لیکن استعمال اسکا چاہیے — عدل اور انصاف سے انکا مدار

حکمت شجاعت و عفت و عدالت کی تعریف مین شجاعت یہ ہے کہ
قوت غضب روح انسانی کی مطیع ہو کر اوسکو خوف و خطر کے مقام پر ایسا قایم رکھے

کہ کسی طرح اضطراب ظاہر نہو عفت یہ ہی کہ قوت شہوت نفس ناطقہ کی مطیع ہوکر اوسکی رائے کے مطابق عمل کرے اپنی خودروی کو اوس مین دخل ندے اور اچھے چلن اور نیک عادتین ظاہر ہون عدالت یہ ہے کہ سب قوتین متفق ہوکر نفس ناطقہ کی فرمانبرداری کرین اور ہر ایک اپنی حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے اور عادل ہر ایک قوت کی علیحدہ علیحدہ کشمکش سے محفوظ رہکر عدل و انصاف پر قایم رہے

قوتین جتنی ہین تیرے جسم مین
اونکو ہرگز بڑھنے اور گھٹنے ندے
اونسے اے سرور برابر کام لے
جیسے اک افسر برابر کام لے

حکمت حکمت کے متعلق چیزون کے بیان مین چھہ چیزین حکمت کے متعلق ہین اوّل فہم دوسرے ذکا تیسرے تحفظ چہارم تذکر پنجم تعقل ششم سہولت سرعت فہم سے انسان جلد سمجھہ لیتا ہی ذکا سے اسکا نتیجہ نکالتا ہی تحفظ سے یاد کرلیتا ہی تذکر سے فی الفور کہدیتا ہے تعقل سے خیال رکھتا ہی کہ کوئی بات بھول نجائے سہولت کے یہ معنی ہین کہ اوسپر اور فکرون کا ہجوم ہو مگر پوچھنے کے وقت وہ فی الفور کہدے یا کسیکا لکھا ہوا یاد کرکے

حضرت خالق اگر بخشے تجھے
دولت علم و ہنر حاصل کرے
عقل و ہوش و سرعت فہم و ذکا
پائے بیشک سب سے اعلیٰ مرتبا

حکمت شجاعت کی متعلق چیزونکے بیان مین شجاعت کے متعلق دس چیزین ہین اوّل کبر نفس یعنے مفلسی یا توانگری یا مدح یا مذمت کو یکسان جاننا دوسرے تقویت یعنی سخت مصیبت کیوقت نہ گہبرانا قوی دشمن سے نڈر رہنا تیسرے سکون یعنی ہر ایک حالت مین ٹھہرے رہنا آجکا کام کل پر نہ چھوڑنا چوتھے ضبط یعنی جوش مین نہ آنا غصہ کو کھا جانا دشمن پر غلبہ پاکر درگذر کرنا پانچوین ثبات یعنی دشمن کی جمعیت کو دیکھکر پریشان نہ ہونا اچھے کام کے کرنے مین ثابت قدم رہنا چھٹے تحمل نیک کام کے کرنے مین محنت کا بار اوٹھانا ساتوین غیرت جمعیت اقربا کی پرورش پر مستعد رہنا اونکو غیر کا محتاج نہ ہونے دینا اونکی آبرو کا

حافظ رہنا آٹھوین تواضع سبکو اپنے آپ سے اچھا جاننا سب سے بیش کی نا نوین علو ہمت اچھے اعمال و اخلاق کی طرف راغب رہنا بدعادات سے باز آنا خدا کی راہ مین زر کو نثار کرنا کیسی کی بھلائی کے لیے اپنے آپ کو تکلیف مین ڈالنا دسوین رقت لوگون کی پریشانی و غمگینی کی حالت کو دیکھکر خود پشیمان ہونا کیسی بد حالت کو دیکھہ نہ سکنا اپنے گناہون کو یاد کر کر رونا اور غم کرنا

کبر نفس و تقویت صبر و سکون	ہین یہ سب مرد بہادر کے نشان
اور تواضع غیرت و علم و ثبات	ہین اوسی کیواسطے اندر جہان
اپنی ہمت اور تحمل سے ہمیش	کام کرتا ہے وہ یکتای زمان

حکمت عفت کے متعلق چیزون کے بیان مین عفت کی متعلق آٹھہ چیزین ہین اول حریت یعنی اچھے پیشے کے ذریعہ سے مال کو پیدا کرنا دوم سکون یعنی نفس کو اوسکی خواہشون کیطرف سے روکنا تیسرے قناعت یعنی جس قدر میسر ہو اوسی پر کفایت کرنا چوتھی حیا یعنی بدنامی کے خوف سے بد کام سے باز رہنا بزرگون کے روبرو شرم کرنا آنکھہ اوٹھا کر نہ دیکھنا پانچوین صبر یعنی باوجود میسر ہونے سب طرح کے سامان کے بد لذتون سے نفس کو تنگی و سختی کے وقت نہ بولنا چھٹے رفق یعنی حتی الامکان دوستون کے کام مین مدد دینا ساتوین وقار یعنی کسی کام مین جلدی یا دیر کو روا نہ رکھنا ہر ایک کام کو وقت پر کرنا اعتدال کی حد سے نہ بڑہنا آٹھوین سخا اسکی چھہ قسم ہین اول کرم یعنی بیغرض دینا دوسرے ایثار یعنی سایل کی حاجت روائی کو اپنے فایدے پر مقدم سمجھنا تیسرے عفو یعنی مجرم کے گناہ سے درگذر کرنا چوتھے مواسات یعنی دوستون کی امداد اور دوستون کی دستگیری کرنا پانچوین سماحت سایل کے ساتھہ بکشادہ پیشانی پیش آنا چھٹے مروت سایل کی خواہش سے زیادہ دینا دیکر احسان نرکھنا بلکہ اپنے کیے ہوے احسان کو فراموش کردینا کبھی ذکر اوسکا زبان پر نہ لانا

صاحب عفت جو ہوا وسکے لیے	دوستو صبر و قناعت چاہیے

باوجود دولت وسامان عیش	انکسار وترک لذت چاہیے
عفو وایثار وکرم شرم وحیا	دوستی رفق ومروت چاہیے

حکمت عدالت کے متعلق اخلاق کے بیان مین بارہ اخلاق عدالت کے متعلق ہین اول صداقت یعنی ہر ایک بات مین راست گو ور استباز رہنا سب دوستی رکہنا جو بات اپنی ذات کے لیے پسند ہو دوسر یکے لیے بھی پسند رکھنا دوسرے شفقت یعنی کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر مہربانی کرنا اوسکی امداد کیلیے مستعد وکمربستہ ہوجانا تیسرے صلہ رحم یعنی دولت وثروت کیوقت اقربا کی خبرگیری کرنا چوتھے مکافات یعنی احسان کے عوض مین زیادہ تر احسان کرنا بدی کا بدلہ لینا اور اگر لینا تو کم لینا پانچوین حسن شرکت یعنی معاملات باہمی مین انصاف رکہنا کسی پر زیادتی نکرنا چھٹے تودد یعنی اپنے ہمجنسون کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آنا ہر ایک سے موافقت رکہنا ساتوین تسلیم یعنی خدا کی عبادت کرنا بزرگون کے حکم کو باخلاص دل ماننا آٹھوین عبادت یعنی اپنے آپکو عبد یعنی بندہ خدا کا تصور کرنا خدا کو اپنا معبود جاننا بندگی کیوقت کاہل نہ ہونا نوین وفا یعنی وعدہ کو پورا کرنا قول واقرار پر قائم دسوین الفت یعنی ہر ایک سے ملاپ رہنا اورون کے کام مین نیک تجویز بتلانا گیارہوین توکل یعنی خدا پر بھروسہ رکہنا اور جو کام اپنے اختیار مین نہ ہو اوس مین دخل ندینا بارہوین انصاف یعنی دو شخصون کے معاملہ مین بے تعصب بیروی ورعایت حکم دینا

بندۂ مقبول عادل حق پرست	صاحب انصاف وتسلیم ورضا
ہے زمانہ مین وہ سبکے واسطے	بررہ صدق وصداقت رہنما
عہد پر واثق ہے اور ثابت قدم	بات کا پورا ہے وہ مرد خدا
رات دن کرتا ہے حق کی بندگی	سرنگون سجدے مین ہی صبح ومسا

حکمت ظاہری وباطنی حواس کے بیان مین ظاہری حواس انسان کے پانچ ہین اول سمع یعنی سننا دوم بصر یعنی دیکہنا تیسرے شم یعنی سونگھنا چوتھے ذوق یعنی چکھنا

پانچوین حس یعنی لامسہ لگاکر معلوم کرنا اسیطرح پانچ باطنی حواس ہین متفکرہ و حافظہ و متخیلہ و متوہمہ و حس مشترک حواس ظاہری باطنی کے درمیان حس مشترک وکیل تصور کیجاتی ہی اور وہ ظاہری حواس کی معلوم کی ہوئی کیفیت فی الفور باطنی حواس کے حوالہ کردیتی ہے

ذات خالق نے کیے تجھکو عطا	دیدہ حق بین و گوش حق نیوش
جسم مین تیرے کیے قایم حواس	تاکہ ہوجاوے تو اہل عقل و ہوش

حکمت انسان کے جسم کو اوسکی روح کا مرکب تصور کرنا چاہیے جسپر وہ سوار ہے اور سواری کی حالت مین کام دنیا کے آخر جب یہ مرکب کسی بیماری یا کسی اور صدمہ سے بیکار ہوجاتا ہے اور اوسکی سواری کے لایق نہین رہتا تو روح پیادہ ہوکر پریشان و ابتر ہوجاتی ہے

روح سے لے کام جتنا لے سکے	جسم کے گھوڑے پہ ہی جبتک سوار
باگ رکھہ اسکی بس اپنے ہاتہہ مین	چھوڑ مت بیکار اسکو زینہار

حکمت شرف انسان کا اور حیوانون پر بسبب نفس ناطقہ اور عقل مکتسب کے ہے اور یہ دونون جوہر عالم اعلے سے ہین اور انھین کے سبب سے اسکی شرافت مانی گئی ہے یہ نہوتے تو یہ بھی محض ذلیل اور خوار ہوتا ہے

فقط دنیا مین عقل و گفتگو سے	بنا ہے اشرف المخلوق انسان
وگر ہو عقل سے خالی یہ بے مغز	ہین ایسے فی الحقیقت اس سے حیوان

پند اپنے آپسے بدصورت بدشکل یا مفلس یا بے ہنر آدمی کو دیکھکر فخر مت کرو اور اوسکو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ شکر کرو کہ خالق نے تمکو اوس سے اچھا بنایا ہے اور کیا معلوم کہ وہ خدا کے نزدیک اچھا ہو

دیکھو مت چشم حقارت سے اوسے	پاس جب آوے کوئی مفلس گدا
بھیجو شکر انہ کہ خالق نے تمہین	مفلس اور بے زر نہین پیدا کیا

شیخ شہاب الدین مقتول

یہ شخص بڑا فاضل حکیم تھا علوم کیمیا و سیمیا و لیمیا و ہمیا سب اسکو یاد تھے آخر عمر مین یہ تارک ہوا عبادت و ریاضت کے گوشہ مین ہو بیٹھا اوقات اسکی گرسنگی و بیداری و ذکر و فکر مین بسر ہوئی چونکہ اس حالت مین کلمہ ہمہ اوست اسنے برملا کہنا شروع کردیا تھا شرع کے علما اسکے دشمن ہو گئے اور اونکے فتوے سے ملک ظاہر بن صلاح الدین بن یوسف بن ایوب نے اسکو قتل کرا دیا اسکا قول ہے

حکمت جب انسان اپنے نفس کو دنیا کی زیادتی کیطرف سے پھیر کر ضروری امور لابدی کام اور خدا کی عبادت کیطرف رغبت کرتا ہی تو آدمیت کے کمال تک پہونچ جاتا ہے

روک لے دنیا سے دلکو روک لے	تاکہ ہو حاصل تجھے نور کمال
چھوڑ دے اسکی محبت چھوڑ دے	دلمین رکھ حب جناب ذوالجلال

حکمت خدا کا ظہور ہر ایک چیز مین ظاہر نظر آتا ہی اپنی ذات کا جلوہ وہ ہر ایک ذات اور صفات مین دکھلاتا ہی خالق کی ہستی کا نشان مخلوق کی ہستی اور وحدت کے وجود کا ثبوت کثرت

عالم ہستی مین ہستی خلق کی	ہے فقط خالق کی ہستی کا ثبوت
حق کی وحدت پر یہ کثرت کا ظہور	فی الحقیقت ہی بہت اچھا ثبوت

نکتہ خدا اگرچہ واحد ہے مگر کثرت سے جدا نہین جیسے آفتاب ایک ستارہ ہی مگر اسکے جلوے بیشمار ہین ہر ایک گھر و در و دریچہ سے علیحدہ علیحدہ اوسکے نور کا ظہور ہے جہان سے دیکھو وہی ایک آفتاب نظر آتا ہے یا ایک عدد کہ اوسپر ایک صفر ایزاد کرنیسے دس اور دو ایزاد کرنیسے سو اور تین ایزاد کرنے سے ہزار بجاتا ہے مگر یہ ترقی تعداد کی اوسی ایک کی بدولت ہے اگر وہ ایک ہی نہ ہو تو ہزارون اور لاکھون تعداد سی کچھہ باقی نرہے

گرچہ واحد ہے خدائے لایزال	پر نہین رہتا ہے کثرت سی جدا
ایک سے گنتی مین لاکھون بنگئے	ایک سورج گھر مین چمکا جا بجا

حکیم ناصر خسرو

یہ حکیم بڑا علامہ تھا نو سال کی عمر مین اسنے دینی علوم کی تعلیم پائی پھر پانچ سال مین علوم صرف و نحو و عروض و قوافی و اشتقاق و حساب و سیاق سیکھا پھر تین سال مین نجوم و ہئیت و ہندسہ حاصل کیا پھر دو سال مین حکمت کو کمال تک پہونچایا بہت سے بادشاہون کے دربار مین وزارت کے عہدے پائے کتاب اکسیر اعظم اور زاد المسافرین و دستور اعظم و دیوان اشعار وغیرہ بہت سی کتابین تصنیف کین سیر بھی اسنے بہت کی اخیر عمر مین گوشہ نشین ہوا [illegible] ہجری مین مر گیا اسکا قول ہے

نکتہ انسان کو چاہیے کہ اوسکا آجکا دن کل گذشتہ سے بہتر ہو اور آیندہ دولت روز افزون

برے اچھے گذر جائینگے سب دن — زمانہ ختم ہو جائیگا سب کا
یہ بہتر ہے اگر تیرے دنون سے — زمانہ آج کا ہو کل سے اچھا

پند خدا کی عبادت دلی اخلاص کے ساتھہ کرنی چاہیے نہ کہ بہشت کی امید یا دوزخ کے خوف سے

دلسے جو کرتا ہے حق کی بندگی — حق کے بندون مین وہ بندہ خاص ہے
خوف دوزخ ہے نہ امید بہشت — بندگی بس جسکی با اخلاص ہے

حکمت علم کے تین حرف عین لام میم ہے جنسے طالب کو تین چیزین حاصل ہوتی ہین عین سے عشق لام سے لیاقت میم سے محبت اسی طرح عقل کے تین حروف ہین عین قاف لام اور عاقل کو عقل کے ایک ایک حرف سے تین چیزین ملتی ہین ۔ اول عین سے عزت و عظمت و علو دوم قاف سے قیام و قوت و قبول سوم لام سے لحاظ و لیاقت و لطافت اور جسکو علم و عقل نہو وہ ان مراتب سے محروم ہین

خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شخص بڑا عالم و فاضل و صاحب طریقت تھا سالہا سال اسنے دینی و دنیاوی علوم مین لوگونکو تعلیم دی اور خدا کے راستے پر رہنمائی کی ہزارہا لوگ اسکے سبب تکمیل ظاہری و باطنی تک پہونچے

قاعدہ ابو جعفر حداد اسکے حق مین کہا کرتا تھا کہ اگر عقل کا کوئی جسم ہوتا تو جنید کی شکل یہی شکل ہوتا

قاعدہ کسی نے جنید سے پوچھا کہ انسان کا دل کب خوش ہوتا ہے فرمایا کہ جسوقت وہ دل ہو وحی اوصاف وبسر غالب ہون اپنی اصل کیطرف رجوع رکہتا ہو خدا کی محبت و اتحاد مین محو ہو

وہی دل ہے عزیز و کام کا دل
جو ہو دلدادہ اپنے دلربا پر

ہو قابل کسیکی بندگی کا
بھروسہ ہو فقط اوسکو خدا پر

حکایت ایک شخص پانسو دینار جنید کی خدمت مین لایا اور چاہا کہ شیخ اوسکو قبول کرلے فرمایا کہ تیرے پاس اور مال بھی ہے کہا کہ ہے فرمایا کہ اوسکے علاوہ اور زیادہ مال حاصل ہونے کی بہی خواہش رکھتا ہے کہا کہ رکھتا ہون فرمایا کہ تو یہی واپس لیجا کہ تیری خواہش پوری ہو اور میرے پاس نہ تو پہلے مال جمع ہے اور نہ چاہتا ہون کہ اور ملے اور نہ اسکی حفاظت کا طریق جانتا ہون

اتنی دولت اتنا زر اور اتنا مال
جمع کرتا ہے بھلا کسواسطے

کیون اوٹھاتا ہے مصیبت اسقدر
ہے بلا مین مبتلا کسواسطے

حکمت نہایت صبر کا توکل کا حصول نہایت توکل کا حصول کا گمنامی نہایت گمنامی کا فنا نہایت فنا کا وصل ہے

وصل ہو جاتا ہے حق کی ذات مین
جو کہ جیتے جی فنا فی اللہ ہو

ہے یقین صبر و توکل سے فقیر
کشور عرفان مین شاہنشاہ ہو

حکمت خدا اور بندہ کے درمیان چار دریا محیط ہین جب تک اونسے نہ اوتریگا خدا کو نہین پائیگا پہلا دریا دنیا ہے کشتی اسکی ریاضت و زہد و تقوی و ترک ہے دوسرا دریا مخلوق کی دوستی ہے کشتی اوسکی انقطاع تعلق و تجرید و تفرید تیسرا دریا حرص و ہوا ہے کشتی اسکی صبر و توکل و قناعت و اطمینان چوتھا دریا ریا ہے کشتی اسکی اخلاص ہے

جمع کب ہوتی ہے تیرے جسم مین
بت پرستی اور خدا کی دوستی

آشنائی حق کی گر مطلوب ہے	چھوڑ دو یارو آشنا کی دوستی

نکتہ رضا و تسلیم کے یہ معنی ہین کہ اگر مالک بندہ کو دوزخ مین ڈالدے تو دم نہ مارے اور نہ پوچھے کہ کس گناہ کا عوض اور کس خطا کا بدلہ اور کس جرم کی سزا یہ مجھکو ملی ہے اور اگر تمام بہشت بخشدے تو زبان پر نہ لائے کہ کونسی خدمت کا یہ انعام و نتیجہ ہے

وہی بہتر ہے جو حکم قضا ہے	وہی اچھا ہے جو حق کی رضا ہے
خوشی سے مان لے فرمان تقدیر	نہ بول اس مین اگر مرد خدا ہے
تو بندہ ہے غرض رکھ بندگی سے	کرین جو چاہین مالک عذر کیا ہے
اگر دوزخ مین ڈالین منہ سے مت بول	نہ پوچھ اونسے کہ میری کیا خطا ہے
اگر جنت تجھے بخشین نہ کر بات	کہ یہ کس میری خدمت کا صلہ ہے
غرض ہر وقت سر و سر جھکا رکھ	بھلا ہے تیرے حق مین یہ بھلا ہے

حکمت بندہ ہونیکی یہ تعریف ہے کہ بندہ کسی چیز کا مالک نہو بلکہ سب کا مملوک ہو

ہے خزانہ معرفت کا انکا مالک	جو کہ ملک و مال کے مالک نہین
بلکہ وہ ہر ایک کے مملوک ہین	از رہ تسلیم و اخلاص و یقین

ابو موسی بن شاکر حکیم

یہ شخص فاضل زمانہ کا تھا اسکے ابو محمد عبد اللہ و احمد و حسن تین بیٹے تھے ہر ایک اون مین سے علامۂ دہر تھا اور ہر ایک علم مین فاضل اجل و عالم متبحر مامون خلیفہ عباسی کے وقت مین ان تینون نے بڑی توقیر پائی اور خلیفہ اونکو علوم ہندسہ و موسیقی و نجوم مین یکتا جانتا تھا

فایدہ آسمان و زمین کے بعد کے بیان مین ایک روز خلیفہ کے دربار مین یہ ذکر ہوا کہ بعد زمین کا آسمان سے اور آسمانکا زمین سے کس قدر ہے کل حکمانے چوبیس ہزار میل بیان کیا مگر بنی موسی خاموش رہے مامون اونکی طرف متوجہ ہوا و حال پوچھا عرض کی

کہ بے تحقیقات و امتحان عرض نہین کیجاتی اوسیوقت خلیفہ نے تحقیقات کا حکم دیا پس اونھون نے ایک وسیع میدان برابر زمین کا بخارا اور کوفہ کے درمیان تلاش کیا اور وہان جاکر مقام ارتفاع قطب شمالی لیکر میخ گاڑوی اور ایک سی بہت لمبی لیکر اوسکا سر میخ کے ساتھ باندہ دیا اور شمال کیطرف کو چلے بہت سا چلکر جب پھر قطب کا ارتفاع معلوم کیا تو ایک درجہ اوس سے زیادہ پایا جو میخ کے مقام پر تھا اور رسی کو ناپا تو چھیاسٹھہ میل اور دو ثلث میل کی ہوئی جس سے دریافت ہوگیا کہ مقابل ہر ایک درجہ کے بعد آسمان کا زمین سے چھیاسٹھہ میل اور دو ثلث ہے اور آسمان تین سو ساٹھہ درجہ پس تین سو ساٹھہ کو چھیاسٹھہ میل اور دو ثلث مین ضرب کیا تو چوبیس ہزار میل حاصل ہوے اور ثابت ہوگیا کہ آسمان زمین سے چوبیس ہزار میل بلند ہے پھر نیچے موسی اوسی مقام پر آئے جہان میخ گاڑی تہی اور وہان سے جنوب کی سمت کو چلے جب ستہ میل دو ثلث رستہ طے ہوچکا تو پھر ارتفاع قطب کا لیا پہلے سے ایک درجہ کم پایا اور وہی حساب درست آیا جب خلیفہ کو اس بات پر اطلاع ہوئی تو اوسکو یہ منظور ہوا کہ یہ عمل دوبارہ میرے سامنے کیا جاوے چنانچہ کیا گیا اور درست نکلا

ابو معشر بن محمد عمر بلخی

یہ شخص بڑا کامل نجومی تھا بادشاہان زمانہ اور وقت کے حکام اسکے احکام کے قایل تھے

حکایت اسکے وقت مین ایک چاندی کا برتن بادشاہ کے محل سے چوری گیا بادشاہ نے اوس سے حال دریافت کیا اسنے ازروے احکام نجوم کے جواب دیا کہ چاندی کے برتن کو خود چاندی چورا لے گئی ہے آخر بعد دریافت ثابت ہوا کہ فضہ نام کنیز نے وہ برتن چورایا ہے اور فضہ چاندی کو کہتے ہین

حکایت ایکمرتبہ بادشاہ کسی امیر سے ناراض ہوا اور چاہا کہ اوسکو پوشیدہ قتل کرے

کرا دیوے امیر کو خبر ہو گئی اور روپوش ہو گیا چونکہ امیر جانتا تھا کہ ابو معشر نجومی میرے حال سے جہان مین ہونگا خبر کر دیگا تو واسطے یہ حیلہ بنایا کہ ایک بڑا طشت خون سے بھر کر اور درمیان اوسکے سونیکا ہاون رکھکر اوسپر چڑھ بیٹھا بادشاہ نے نجومی کو بلایا اور مفرور کا حال دریافت فرمایا کہ اسوقت امیر روپوش کہان ہی نجومی نے زائچہ کھینچا اور لکھا کہ امیر مفرور اس وقت سونیکے پہاڑ کے اوپر بیٹھا ہی جسکے چارو نطرف خون کا دریا بہتا ہی یہ تقریر سنکر بادشاہ نے تعجب کیا اور منادی کرادی کہ امیر کی جانبخشی ہوئی اگر وہ حاضر ہوجائیگا تو امان پائیگا امیر حاضر آیا اور تمام حال خون کے بھرے طشت اور سونیکے ہاون کا بیان کیا بادشاہ امیر کے حیلے اور نجومی کے حکم پر بہت خوش ہوا اور دونون کو انعام بخشا

جو ہین بندگان ستارہ شناس ۔ بفضل و ہنر مردم دوربین
ہمیشہ بفرش زمین بیٹھکر ۔ وہ کہدیتے ہین حال عرش برین

شیخ ابوالحسن نوری

یہ شخص اپنے وقت کا فاضل اجل اور عالم متبحر تھا خدا پرستی اور عبادت مین بہی ثانی نہین رکھتا تھا اسکا قول ہے

حکمت بدبخت وہ ہی جسکو علم دین اور عمل نہ دین یا عبادت دین اور اخلاص نہ دین

زمانہ مین جو عالم بے عمل ہو ۔ تن بیجان وجسم ناتوان ہے
عبادت مین نہ ہووے جو کہ اخلاص ۔ وہ بندہ کہترین بندگان ہے

حکمت سعادت مند انسان تین چیزین تین چیزون پر بڑھاتا ہے
حکومت پر تواضع مال پر سخاوت عمر پر عبادت

ترا دنیا مین جبتک دم مین دم ہی ۔ کیا کر اپنے خالق کی عبادت
تواضع مین ہمیشہ سرنگون ہو ۔ خدا تجھکو اگر بخشے حکومت
اگر دولت ملے ہر وقت ہر حال ۔ سخاوت کر سخاوت کر سخاوت

حکمت حرص و ہوا ایک ایسا درخت ہی جسکی بیخ انسان کے دلمین جگہ پکڑے ہوے ہی پس آدمی کو چاہیے کہ عبادت و ریاضت کی زور سے اوسکو ہلائی کہ وہ جڑ سست ہوجاے آیندہ بڑھنے نپاے

ترے دل مین گہتا ہی مضبوط بیخ — یہ دنیا کی حرص و طمع کا نہال
نہ بڑھنے دے اسکو اگر مرد ہے — نکل گر سکے اسکو جڑ سے نکال

حکایت ایکروز ایک مسجد مین ابو الحسن عبادت کر رہا تہا دیکہا کہ دو لڑکے ایک توانگر زادہ اور دوسرا فقیر کا بچہ وہان پڑہ رہے ہین توانگر زادہ کے پاس حلوہ تہا اور فقیر زادہ کے پاس خشک روٹی دونون کہانے لگے مفلس نے توانگر سے حلوہ مانگا اوسنے نہ دیا اور کہا کہ اگر تو میرا کتا بنے تو حلوا دیتا ہون یعنی کتے کی طرح چوپایہ کہڑا ہو اور مُنہ سے اوسیطرح آواز کرے اور بھونکے مفلس بچہ نے حلوے کی طمع سے سب کچھہ منظور کیا اور کتہ بنکر توانگر زادہ سے حلوا لیا یہ حال دیکہکر ابو الحسن بہت رویا اور کہا کہ اگر یہ مفلس طمع نکرتا تو تھوڑے حلوے کی خاطر اپنے ہمجنس کے روبرو بے عزت نہ ہوتا اور اپنی آدمیت کو ذلیل کرکے کتہ نہ بنتا

حق نے جب انسان بنایا ہی تجھے — وحشی بنتا ہے بھلا کسواسطے
پھرتا ہے لقمہ کی خاطر مثل سگ — دربدر اور جا بجا کس واسطے

مصلح الدین سعدی شیرازی

یہ بزرگ بڑا عالم و فاضل شاعر بمثل فصیح و بلیغ مشہور ہے سیر بھی اسنے بہت کی اور زمانہ کے نیک و بد کا تجربہ حاصل کیا شیراز سے یہ سومنات تک آیا طریقت کا فیض اسنے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے پایا پندنامہ گلستان بوستان دیوان اشعار چار کتابیں اسکی مشہور ہین اسکے کلام پر کسیکو اعتراض نہین کیونکہ نظم و نثر مین یہ کامل دستگاہ رکھتا تہا سنہ ۶۹۱ ہجری مین اسنے وفات پائی اسکا قول ہے

حکمت مال و دولت انسان کی عمر کے آرام کیواسطے ہی نہ کہ عمر مال کے جمع کرنیکے واسطے

زندگی تیری نہین اس واسطے — تا کہ تو اس مین کمائے مال و زر
بلکہ زر ہے اسلیے جسمین تری — زندگی آرام سے جائے گذر

حکمت دو شخصون نے بیفائدہ محنت اوٹھائی اور ناحق تکلیف وریاضت کا بار اوٹھایا ایک وہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرے جسنے علم پڑھا اور عمل نکیا اوسکی اصلی فیض سے محروم رہا

کیون کیا ہی جمع اوس دکھنی مال — جسنے رکھہ چھوڑا ہے اور کھایا نہین
علم کیون سیکھا وہ مرد بے عمل — جسنے اوس سے فایدہ پایا نہین

حکمت تین چیزین تین چیزونکی بغیر پایدار نہین ہتین مال بے تجارت علم بے بحث ملک بے سیاست

علم کو بے بحث کب ہی پایداری دوستو — بے سیاست ملک کو اور بے تجارت مال کو

پند چھوٹے دشمن اور تھوڑی آگ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ دشمن چھوٹا بڑا فساد برپا کرتا ہے اور تھوڑی آگ گھر بار جلا سکتی ہے

چھوٹے سے دشمن کو مت جانو حقیر — بلکہ رکھو اوس سے ڈر شام سحر
آگ جب تھوری سی ہو گی مشتعل — ایکدم مین اوس سے جل سکتا ہی گہر

پند دشمن کی نصیحت پر عمل کرنا خطا ہی بلکہ سننا اوسکا روا ہی کہ اوسکے برخلاف تعمیل ہو

غور سے سن لیجیے تقریر دشمن کی مگر — کیجیے سر در عمل اوسکے سراپا برخلاف

حکمت بدخوئی انسانکی سخت دشمن ہی ہر وقت و ہر حال و ہر جگہ اوسکے ساتھہ رہتی ہی کبھی الگ نہین ہوتی

ہی ایسی خوی بد انسان کی دشمن — کہ حاصل جسسے ذلت ہی بہر حال
جہان جائیگا انسان فی الحقیقت — نہین چھوڑیگا دشمن اوسکا دنبال

حکمت دشمن جب اپنے فریب وعداوت سے عاجز آجاتا ہی دوست بنجاتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوستی کے جامہ مین دشمنی کرے

نہین پاتا جو مطلب دشمنی سے — بظاہر دوست بن جاتا ہے دشمن
بدلتا ہے نئے طرز اور نیا ڈہنگ — نئی صورت سے پیش آتا ہی دشمن

حکمت سانپ کو دشمن کے ہاتھ سے ہلاک کرانا عین مصلحت ہے یعنے اگر دشمن نے سانپ کو مارا تو سانپ مرا اوسکے اندیشے سے رہائی ملی اور اگر دشمن مارا گیا تو بھی بندہ اوسکی دشمنی سے خلاصی پائی

مار کو مارو عدو کے ہاتھ سے ۔ آئین جب یہ دونون موذی دبر
مخلصی پاؤ گے بیشک ایک سے ۔ سانپ مر جائیگا آخر یا عدو

حکمت احمق کو اپنی تعریف خوش آتی ہے جیسے خالی چمڑا پھونکنے سے پھول جاتا ہے

خوش بہت ہوتا ہے اپنی مدح سے ۔ بندۂ نادان احمق بوالفضول
ایکدم کے پھونکنے سے آن مین ۔ خالی چمڑا جسطرح جاتا ہے پھول

حکمت دو حریصونکا آپسمین اتفاق نہین رہتا جیسے کہ دو کتے ایک مردار پر جمع ہوکر نہین کھاتے

کہان دو حریصونکا ہے اتفاق ۔ کسی بات پر یا کسی کار پر
نہین جمع ہوتے ہین کھانیکے وقت ۔ دو سگ جس طرح ایک مردار پر

نکتہ جو شخص دولتمندی و توانائی کے وقت کسی سے سلوک نہین کرتا مفلسی و ناتوانی کیوقت سختی دیکھتا ہے

اے بے خبر سبکی توانائی کے وقت ۔ وقت دولت بخش نادارونکو مال
ورنہ رہجائیگا بیکس ناتوان ۔ آئیگا جب تیری حالت پر زوال

حکمت نہ ہر ایک انسان انسان اور نہ ہر ایک گوہر قیمتی ہے بلکہ بعض بعض آدمی اور بعض بعض گوہر بے بہا ہے اور اگر سال بھر تمام راتین شب قدر اور تمام دن عید ہو جاتی تو شب قدر اور عید کی ہرگز کچھہ قدر نرہتی

آدمی ہے کب بھلا ہر آدمی ۔ کب ہر اک گوہر ہے گوہر بے بہا
ساری راتین ایک سی ہوتین اگر ۔ رتبہ کیا ہوتا بھلا شب قدر کا

نکتہ صاحب زور کے ساتھ زور کرنا شیر کے ساتھ پنجہ لینا تلوار پر مکہ مارنا ہے

زور کب کمزور کر سکتا ہے اہل زور سے ۔ سامنا ممکن نہین پیل دمان کا مور سے

حکمت بے ہنر ہنرمندون کو دیکھہ نہین سکتے اونکی خرابی چاہتے ہین اونکی صحبت
سے عار رکھتے ہین جیسے کہ بازاری کتے جب شکاری کتون کو دیکھتے ہین غل
مچاتے ہین اور نہین چاہتے کہ وہ بازار مین اونکے ساتھہ پھرین

طالب علم و فضل سے جاہل — دشمنی رکھتے ہین بہت بھاری
دیکھکر جس طرح شکاریون کو — بھونکتے ہین سگان بازاری

نکتہ بندہ شکم اوسوقت تک کھاتا رہتا ہی جبتک معدہ مین سانس کی جگہ نہ رہے اور نہ شکر بر طعام

سیر کب ہوتا ہی جب تک سانس ہی مرد حریص — کھانا ختم اوسکا نہین جبتک نہ کھانا ختم ہو

حکمت عورت کے ساتھہ مشورت کرنا فساد ہی اور فاسق و فاجر کے ساتھہ احسان و مروت گناہ

مشورت عورت سے ہو جس کام کی — کام وہ ہو جائیگا فوراً تباہ
لطف و احسان و کرم فاجر کے ساتھ — بیوقوفی ہے خطا ہے اور گناہ

حکمت طوطی کی آواز نقارخانہ مین سنی نہین جاتی عطر کی خوشبو سیر کے انبار مین قدر
نہین پاتی ہزار جاہل کے روبرو ایک فاضل حکیم سے کچھہ تقریر بن نہین آتی

جاہلون کے روبرو مرد حکیم — کیسے کر سکتا ہے حاصل آبرو
جس طرح سے سیر کے انبار مین — قدر کم رکھتی ہے کستوری کی بو

نکتہ جواہر خاک مین پڑا ہوا بھی جواہر ہے اور خاک اگر اوڑکر آسمان تک پہونچ جاتی تو بھی
خاک کی خاک ہے اسیطرح شریف اگر نادار ہو جائیگا تو اوسکی شرافت مین فرق نہین آئیگا
اور اجلاف اگر دولت بھی پائیگا تو شریف نہین بنجائیگا بلکہ زیادہ تر بد ہو جائے گا۔

ہو جاے گرچہ مفلس و نادار نیکذات — ہر گز نہ فرق اوسکی شرافت مین آئیگا
کمذات ہی رہیگا وہ کمذات تا بمرگ — گرچہ وہ حکم و دولت و اقبال پائیگا

حکمت نسبی جوہر انسان کی کار آمد نہین ہی جبتک ذاتی جوہر اوسکی اپنی ذات مین نہو جیسے کہ
خاکستر علوی جوہر آگ سے پیدا ہوتی ہی مگر بسبب اسکے کہ ذاتی جوہر نہین رکھتی نسبی جوہر اوسکی کچھہ توقیر نہین

جوہر ذات نہ جب تک تری ذات مین ہو
روبرو حق کے ہی اعمال کو تیرے توقیر
قدر پانیکی نہین یہ تری عالی نسبی
خواہ اولاد علی ہووے تو یا آل نبی

نکتہ دس جاہلون مین ایک فاضل ایسا ہی جیسے اندہون مین معشوق اور کافرون مین قرآن

جانتے جاہل ہین فاضل کی قدر
کیا سنے گا کافر بد اعتقاد
وقر کیا اندھون مین ہے معشوق کا
آیۂ قرآن حدیث مصطفے

حکمت انسانکی عقل نفس امارہ کے پنجہ مین گرفتار ہی اسطرح جیسے کہ نیکمرد بدعورت کی نکاح مین

نفس کے پنجہ مین ہی انسانکی عقل
جسطرح جیسے کوئی مرد نیک خو
ایسی صورت سے ہمیشہ مبتلا
ہو زن بد خو کے پھندے مین پھنسا

نکتہ ہر ایک انسان سے خطا کا سرزد ہونا برا ہی خصوصاً علماء سے تو بہت ہی زبون ہی کیونکہ اندھے آدمی کا کنوئین مین گرجانا مضایقہ نہین مگر بینا گرجاے تو سب اوسکو اندھا کہینگے

گر خطا فاضل سے سرزد ہو بہت معیوب ہے
اندھا گر جائے تو سب معذور سمجھین گے اوسے
سارے عالم مین وہ عالم سخت ذلت پائیگا
ہے وہ اندھا چاہ مین بینا اگر گر جائیگا

پند تنگی و تنگدستی کی حالت مین کسی مفلس کا حال نہ پوچھو ورنہ اوسکی خبرگیری کرو

نہ پوچھو حال زار تنگدستان
دگر پوچھو تو اوس حالت مین پوچھو
زبان تقریر مین اونکی نہ کھلواؤ
کہ کچھ اپنی گرہ سے فیض پہونچاؤ

نکتہ دو باتین عقل کے برخلاف ہین ایک مقسوم سے زیادہ رزق پانا دوسرے اجل کے آنے سے اول مرنا

رزق بے مقسوم ملنے کا نہین
وقت پر انجام پا جاتے ہین کام
مرگ آنے کی نہین قبل از اجل
باتین ہو جاتی ہین پوری بر محل

نکتہ تونگر جاہل اینٹ کا ٹکڑا سونیکا اندر مڑھا ہوا ہے اور مفلس صاحب علم معشوق خاک آلودہ

اہل زر نادان و جاہل مالدار
ہے غبار آلودہ معشوق جمیل
ہے وہ ٹکڑا اینٹ کا ملفوف زر
ہو جو مفلس فاضل و اہل ہنر

حکمت شاگرد بے ارادت عاشق بے زر ہے سالک بے معرفت مرغ بے پر عالم بے عمل درخت بے بر زاہد بے علم خانۂ بے در واعظ بے حال زنبور بے عسل مرد لامذہب زن بے شوہر

بے ارادت جو ہو کوئی شاگرد — ہے حقیقت مین عاشق بے زر
خالی از معرفت جو ہو سالک — راست پوچھو تو مرغ ہے بے پر
طالب نام بے عمل عالم — باغ دین مین درخت ہے بے بر
عابد خشک و زاہد بے علم — دار دنیا مین ہے وہ گھر بے در
جھوٹا واعظ ہے بے عسل زنبور — مرد بے قید زن ہے بے شوہر

حکمت فاضل اگر جاہل کی صحبت مین جائیگا اوسکو جہل کی تاثیر اوسمین بھی ہوجائیگی شاید اگر محفوظ بھی رہا تو جاہل کے بد افعالونکے اتہام سے متہم ہوکر بدنامی حاصل کرلے گا

ہوگا جاہل کی طرح وہ بھی اگر — صحبت جاہل مین فاضل جائیگا
متہم ہوکر اونھین افعال سے — خوار ہوگا سفت ذلت پائیگا

حکمت جھوٹ بولنے والا اگر کبھی سچ بھی کہدیتا ہے تو اوسکی بات کا اعتبار نہین ہوتا کیونکہ دروغگوئی کی بدنامی کا داغ اوسکو لگ چکا ہے اوسکا رفع ہونا محال ہے دیکھو بھائی حضرت یوسف نبی کے باوجود پیغمبرزادگی کے جب ایک دفعہ جھوٹ بولنے کے ساتھ منسوب ہوگئے تو اونکی سچی بات کا بھی باپنے اعتبار نکیا

سچ بھی گر بولے اگر اہل دروغ — بات کو اوسکی نہین حاصل وقار
بھائی یوسف کے نبی کے نور عین — جھوٹ سے جب پاچکے تھے اشتہار
اونکے والد کو نہ تھا اوس روز سے — ہرگز اونکی راستی پر اعتبار

نکتہ تمام مخلوق سے اشرف انسان ہے اور ارذل کتا مگر کتا حق شناس بہتر ہے انسان ناسپاس سے

جو انسان ہو ناشکر انسان نہین — نہین آدمی آدمی ناسپاس
غرض غور سے لوگ دیکھین اگر — ہے انسان سے بہتر سگ حق شناس

نکتہ جاہل ہرچند فاضل کے ساتھہ بے ادبی پیش آئے تکلیف پہونچائے فاضل کو ہرگز نہ آزردہ ہونا چاہیے کیونکہ زمین سے آسمان تک نصیب غبار ہی اور آسمان کیطرف نثار ہے

ہوئے سرزد بد سے بد حرکت اگر
نیک کو لائق نہین آزردگے
کیونکہ ہر اک کام کے انجام مین
نیک سے نیکی ہے اور بد سے بدی

حکمت ستار العیوب انسان کے عیب دیکھتا ہی اور پردہ پوشی کرتا ہی ہمسایہ نہین دیکھتا ہی اور شور کرتا ہے

آدمی کے دیکھکر آنکھون سے عیب
پردہ پوشی کرتا ہی وہ پردہ پوش
لیک یہ بے صبر بندہ نابکار
اوسکے بے دیکھے ہی کرتا ہی خروش

مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ

ملتان مین یہ ایک فاضل اجل اہل طریقت ولی تھا بعد فارغ التحصیل ہونے کے فیض طریقت کا اپنے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے پایا اور کامل مکمل فقیر ہوکر ملتان مین آیا اس بزرگ کی اولاد قریشی کہلاتی ہے اور پنجاب بلکہ تمام ہندمین بکثرت موجود مولف کتاب کے بزرگ بھی اسکی اولاد مین سے تھے جو ملتان سے آکر لاہور مین اقامت پذیر ہوے اس بزرگ کی ظاہری باطنی بزرگیون کے تذکرون سے کتابین بہری ہوئی ہین سنہ ۶۶۱ ہجری مین اسنے وفات پائی اسکا قول ہے

نکتہ انسان کے دلمین رحمانی و شیطانی وسواس موجود رہتے ہین اور آیندہ ہر وقت وہر آن نئے بھی پیدا ہوتے رہتے ہین پس سعادتمند وہ ہی کہ شیطانی وسوسونکو دور کرکے رحمانی کو ترقی دے

دل مین اوس حق کا تصور باندہ کے
ہر گھڑی ہر وقت کھہ حق کا خیال
وسوسے غیرونکے سارے دور کر
وہم ہین جتنے طبیعت سے نکال

حکمت کریم وہ ہے جسکی طبیعت سبکے ساتھہ اور دل سبکے دل کے ساتھہ ہو

دل مین یکدل کے دوئی رہتی نہین
دوست دشمن نیک و بد سے ایک ہے

آ کے کثرت میں کبھی کرتا ہے | اور کبھی ذات احد سے ایک ہے

نکتہ جسم کے قالب میں قلب کی ایک حالت نہیں رہتی بلکہ ہر ایک وقت اور ہر ایک زمانہ میں وہ نئی حالت اور نئی رنگت بدلتا رہتا ہے کبھی حاضر کبھی غائب کبھی عاجز کبھی قادر کبھی غافل کبھی ہوشیار کبھی خاموش کبھی ذاکر کبھی عالم کبھی کافر کبھی مومن کبھی زیر کبھی بالا کبھی نیک کبھی بد

سیکڑوں پہلو بدلتا ہے یہ دل | حالتیں کرتا ہے پیدا سیکڑوں
دم بدم ہر روز و شب ہر صبح و شام | اپنی رنگت ہے بدلتا سیکڑوں

حکمت دنیا میں تین قسم کے انسان ہیں اول زاہد و عابد جنکا ظاہر خراب باطن اچھا ہے دوم علما و فضلا و واعظ جنکا ظاہر و باطن یکسان ہے تیسرے جاہل جنکا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہے

اچھا ہے باطن میں مرد اہل دین | اور صفا ظاہر میں دنیا دار ہے
ظاہر و باطن کو رکھ اپنے درست | گر تجھے دنیا و دین درکار ہے

نکتہ تین چیزیں انسان کے ہلاک ہونیکا باعث ہیں اول گنہ کرنا توبہ کے حوصلے پر دوسرے تائب ہونا زندگی کے بھروسے پر تیسرے بخشش کی امید پر اپنے برے جرم کو ناچیز جاننا

گرچہ فضل ایزدی ہے فضل عام | ہر کوئی ہے فضل کا امیدوار
پر تو اوسکے فضل کی امید پر | ہو کے وحشی مت گنہ کر بار بار
بلکہ سرزد تجھسے جب ہووے خطا | توبہ کر فوراً بخوف کردگار
توبہ کو کل پر نہ رکھنا منحصر | زیست کا دم بھر نہ رکھنا اعتبار

نکتہ زہد کے تین حروف ہیں اول زا اس سے ترک کرنا دنیا کی زیب و زینت کا مراد ہے دوسرے ہا جس سے ہوا و ہوس کا چھوڑ دینا مقصود ہے تیسرے دال جس سے دنیا و دولت سے درگذر کرنا منظور ہے

زہد کا رتبہ اگر مطلوب ہے | تین چیزیں چھوڑ دے اے نیکنام
زیب و زینت زا سے اور ہا سے ہوا | دال سے دنیا و دولت والسلام

نکتہ ظالم کو ظلم مین مدد دینا یا اونکے فعل کو اچھا کہنا ظلم ہی اور اونپر بجور و جفا پیش آنا ثواب

مدد دینا بدون کو کار بد مین — برا ہے فی الحقیقت یہ برا ہے
بھلائی ہے برا کرنا بدون سے — ستمگر پر ستم کرنا بھلا ہے

پند انسان کو چاہیے کہ جب منہ سے بات نکالے سمجھے کہ میری یہ بات خدا سنتا ہے خاموشی کے وقت جانے کہ خدا میرے دل کے راز سے واقف ہے میرا اوٹھنا اوسکے روبرو اور میرا بیٹھنا اوسکے سامنے ہے

نکالو بات جب منہ سے سمجھ لو — کہ سنتا ہے خدا وہ سارا مذکور
رہو چپ جس گھڑی کر یہ تصور — کہ ہین حق پر عیان اسرار مستور

نکتہ خدا کا خوف انسان کے دل کا چراغ ہی اگر یہ نہو تو انسان ظاہری باطنی تاریکی مین رہتا ہی

کرو خوف اور رہو خائف ہمیشہ — عذاب قبر سے روز جزا سے
چراغ سینہ ہو جائیگا روشن — ڈروگے تم اگر اپنے خدا سے

نکتہ تین چیزین تین شخصون کو مضر اور نقصان رسان ہین اول امرا و حکام کو فساد دوم علما کو طمع اور دولتمندون کی صحبت و قرب سوم مردان خدا و فقرا کو ریا

ملک مین گر ہو کہین پیدا فساد — پہونچیگا اس سے ضرر حکام کو
فاضل طامع فقیر باریا — کرتے ہین بدنام اپنے نام کو

نکتہ صحت بدن کی کم کھانے مین اور روح کی صحت گناہ نہ کرنے مین ہے سلامتی آبرو کی چپ رہنے مین ہے

منہ سے مت بولو کرو ہرگز نہ بات — گر تمہین سر و سلامت چاہیے
کھاؤ کم یا کھاؤ مت تم کو اگر — ظاہر اور باطن کی صحت چاہیے

نکتہ تقوی اوسکو کہتے ہین کہ کوئی تیرا دامن پکڑے اور جوانمردی یہ کہ تو کسیکا دستگیر ہو

کوئی ہرگز نہ پکڑے تیرا دامن — اگر تقوے سے حاصل تقویت ہو
تو دستگیر ہو تو بھی کسیکا — جوانمردون مین قدر و منزلت ہو

حکمت آزاد طبع انسان کسیکی غلامی مین نہین آتا عزیز الخلق کہین ذلت نہین پاتا

طبیعت اپنی گر رکھو گے آزاد	کبھی ہو گے نہ پابند غلامی
عزیز خلق گر کہلاؤ گے تم	عزیزون مین رہو گے مرد نامی

حکمت بادشاہ وہ ہی جسنے کسیکے آگے سوال کا ہاتھ نہین پھیلایا خدا پرست وہ ہی جو خود کبھی دام مین نہین آیا نیک بندہ وہ جسنے کسیکے ساتھہ بدی نہین کی بدی کی بدنامی سر پر نہین لی

نیک وہ ہے جو نہین کرتا بدی	دوست دشمن نیک بد بندونکے ساتھہ
شاہ کہتے ہین اسے او شاہ و گدا	جسنے لینے کو نہین پھیلائی ہاتھہ

حکمت صاحب وقت ماضی پر افسوس نہین کرتا استقبال کا اندیشہ نہین رکھتا ہر حال اپنے حال مین خوش رہتا ہے

رہتا ہی ہر وقت خوشدل اہل وقت	گذری باتون کا نہین و سکو ملال
اور نہ غم ہے اوسکو استقبال کا	حال مین خورسند ہو وہ اہل حال

شیخ محمد بن محمد غزالی طوسی رحمتہ اللہ علیہ

یہ شخص فاضل اجل و عالم متبحر و حکیم لاثانی شاعر و مصنف تہا اسکی تصنیف کی ہوئی بیشمار کتابین مثل کیمیائے سعادت و منہاج العابدین و غیرہ موجود ہین اسکی بزرگی و فضیلت کا تمام زمانہ قایل ہے

حکمت پانچ چیزین انسان کو ناگوار گذرتی ہین اول بیماری سفر مین دوم محتاجی ضعیفی مین سوم مرگ عالم جوانی مین چہارم نابینائی بینائی کے بعد پانچوین مفلسی و تنگدستی تو انگری کے بعد

ہے وہ وقت مصیبت انسان پر	گر مسافر سفر مین ہو بیمار
سخت آفت ہی عجز و محتاجی	جب ہو انسان ضعیف و زار و نزار
مرگ آسئے اگر جوانی مین	نہین یہ صدمہ آدمی کو گوار
ہے گر فتار دام رنج و بلا	جب تو انگر ہو مفلس و نادار

نکتہ عبادت کیوقت کا فوت ہوجانا روح کے جسم سے نکل جانیسے بدتر ہے کیونکہ روح کے انتقال سے انسان مخلوق سے جدا ہوتا ہے اور عبادت کیوقت ضائع ہونیسے یہ خالق سے جدا ہوتا ہے

جسم سے جان گر نکل جائے	اس سے انسان کا کچھ نہین نقصان
وقت ہو فوت گر عبادت کا	اوس مرتی ہے آدمی کی جان

حکمت جیسے کہ سایل سخی کی سخاوت کا محتاج ہے اوس سے زیادہ سخی کی سخاوت سائل کے حاضر ہونیکی محتاج ہے پس اگر سایل صابر و شاکر ہے تو سخی کی سخاوت خود اوسکی تلاش مین مصروف ہوگی اور جس جگہ و مقام مین وہ ہوگا ڈھونڈ ھکر حصہ پہونچا ئیگی کیونکہ کریم کا صبر و توقف اوسکا نقص ہے اور مفلس و محتاج و نادار کا صبر و استقلال اوسکا کمال ہے

رزق مت ڈھونڈ ھو کہ وہ رازق کریم	جسجگہ ہوگے وہان پہونچائیگا
تمسے زیادہ ہمیشہ عاشق ہے یہ رزق	تمکو خود وہ ڈھونڈ ھنے کو آئیگا

نکتہ مرغ جو زمین سے اوپر کو اوڑتا ہے اگرچہ آسمان تک نہین پہونچ جاتا مگر بہر حال دام کے پنجے سے رہا رہتا ہے اسی طرح خدا کا طالب اگر کمال تک نہ پہونچیگا تو بھی دنیا کے اختلاط سے اوسکو کچھ رہائی رہیگی

یار و دنیا کے دام مین مت آو	ہاتھ سے اوسکے بچکے مرغ اوڑ جاو

نکتہ آزادگی اسکا نام ہے کہ باوجود دنیا کی تعلق کے وہ دنیا کی تعلق ہوتے ہوئے با کار و دل بایار رکھے

خدا کے پیارے مردان خدا دوست	کبھی اک دم نہین رہتے ہین بیکار
تعلق مین وہ رہینگے بے تعلق	بوقت کار ہین مشغول دلدار

نکتہ جوانمرد وہ ہے کہ خدا کی محبت ہر ایک کی محبت سے اوسکے دل پر غالب ہو اور خدا کے بغیر وہ سب سے تارک بنجائے جس سے رنج پائے ہرگز رنج نہ پہونچائے

دوستان حق دل آزاری سے بالکل پاک ہین	رنج پاتے ہین مگر وہ رنج پہونچاتے نہین

خسرو دہلوی

یہ شخص بڑا شاعر و فاضل اجل دہلی مین گذرا ہی ایک کم سو کتاب مثل مطلع انوار و قران السعدین و بہارستان و اعجاز خسروی وغیرہ اسنے تصنیف کین اشعار اسکے چار لاکھ سے زیادہ اور پانچ لاکھ سے کم شمار مین آئے ہین علم طریقت اسکو خواجہ نظام الدین دہلوی چشتی بدایونی سے حاصل ہوا شاہان دہلی کے دربار مین بھی اسنے بڑی عزت پائی اسکا قول ہے حکمت جو انسان علم کے زیور و اخلاق کے خلعت سے نہ آراستہ ہو وہ ننگا یعنی برہنہ ہے

ظاہر و باطن مین ہی عریان وہی — علم کا جسنے نہین پہنا لباس

حکمت نیک آدمی بدون کو دوست رکھتے ہین اونکے نیک ہو جانے کے لیے کوشش کرتے ہین کیونکہ نیکون کو ہر ایک نیک و بد دوست رکھتا ہے اور بدونکو سوے نیکون کے کوئی متنفس نہین چاہتا

نیک کی صحبت مین بنجاتا ہی نیک — مرد بدکردار اور بے آبرو
بدکو کوئی بھی نہین کہتا ہی دوست — غیر مرد نیک سے رکھو و نیک خو

نکتہ شفاعت کے مستحق گنہگار ہین نہ نیکوکار سخاوت کے محتاج نادار ہین نہ مالدار طبیب کے حاجتمند بیمار ہین نہ تندرست علم کے طالب علما ہین نہ جاہل

شفاعت کے لایق گنہگار ہین — سخاوت کے محتاج نادار ہین
طلب کرتے ہین علم کی اہل علم — سوالی طبیبون کے بیمار ہین

نکتہ بادشاہان نامدار و حکام وقت کے روبرو سچی بات وہی کہہ سکتا ہی جو بیم سر و امید زر نہ رکھتا ہو

وہ واعظ نصیحت کرے شاہ کو — ہر اک بات سے جو کہ ہووے خطر
نہ عزت کا غم ہو نہ ذلت کا پاس — نہ ہو بیم سر اور نہ امید زر

پند مستحق کے حق ادا کرنے مین اوسکے سوال کا انتظار نہ کرو بلکہ بے سوال اوسکا حق ادا کرو سخاوت یہی ہے

مستحق کا حق ادا فوراً کرو — جس قدر ہو اوسکو دیدو بے سوال

نکتہ علم کے درخت کا پھل عمل ہے جسنے علم پڑھا اور عمل نہ کیا اوسنے اوسکا پھل نہ کھایا

ہو ایسا شجر علم کا جسکا پھل	عمل ہے عمل ہے عمل ہے عمل
جو عالم عمل علم پڑھ کر کرے	وہ ہے بے مثل فاضل بے بدل

نکتہ حکیم وہ ہے جو فکر رسا رکھے ظاہر و باطن قول و فعل قال و حال اوسکا ایک ہو

بظاہر جو ہو ایک باطن مین ایک	وہ ہو صاحب حکمت اہل کمال
رہے قول و فعل اوسکا یکسان مدام	ہمیشہ برابر ہو حال اور قال

حکمت متکبر کے ساتھ بعزت پیش آنا اپنے آپ کو ذلت پہونچانا ہے اور متواضع کو حقارت دینا اپنے آپ کو حقیر کرنا ہے

دیکھو مت عزت کرو مغرور کی	اور سمجھ رکھو اوسے مرد حقیر
دوست رکھو اوسکو جو دنیا مین ہو	با تواضع بندۂ صافی ضمیر

شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری

یہ بزرگ مشہور فاضل و خداپرست ہے کتاب منطق الطیر و پندنامہ وغیرہ اسکی تصنیفین مشہور ہین اسکا کلام مضامین توحید سے مملو ہے نکات موحدانہ اسکی زبان گوہرفشان سے بر ملا نکلتے تھے

حکمت ایمار انسان چار چیزون سے چار چیزونکو پاک رکھتا ہے اول دلکو حسد سے دوم جھوٹ اور غیبت سے زبانکو تیسرے شکم کو لقمۂ حرام سے چوتھے اعمال کو ریا سے

اولا دل کو حسد سے پاک رکھ	بعد ازان دھو کذب غیبت سے زبان
غیر کا حق اپنے ہاتھو نپر نہ لے	پیٹ مت بھر کھا کے مال بندگان
کر عمل دنیا مین بے روی و ریا	تا تجھے حاصل ہو فخر عزو شان

حکمت چار چیزونکے استعمال سے بادشاہ کی ہیبت جاتی ہے بے رعبی ظہور مین آتی ہے اول ہزل و تمسخر دوسرے سفلونکی صحبت تیسرے عورتونکی مست چوتھے کار بے مشورت

بادشہ سے کوئی بھی ڈرتا نہیں	ہو اگر ہزل و تمسخر درمیان

رعب کو دیتی ہے شاہنشاہ کا	صحبت بد اور محبت بازنان

حکمت سعادتمند کے چار نشان ہین اول سلامت روی دوسرے صبر تیسرے صلح چوتھے کم طمعی

نیک خو بندہ سلامت رو	سب سے مضبوط رکھتا ہے پیوند
کم طمع مرد صالح و صابر	سارے عالم مین ہی سعادتمند

حکمت بدبخت آدمی چار نشانون سے پہچانا جاتا ہے اول جاہلی دوم کاہلی سوم بیکسی چہارم مفلسی

آدمی بدبخت کے چارون نشان ہین دوست	جاہلی و کاہلی و بیکسی و مفلسی

حکمت بزرگی و خوبی کے چار نشان ہین اول حلیمی دوم خوشگوئی سوم مہمان نوازی چہارم مآل اندیشی

اگر سرور بزرگے چاہتے ہو	کرو نرمی و خوشگوئی سے سب کام
بلطف و خوبی و مہمان نوازی	اگر ہو مرد حق روشن کرو نام
مآل اندیش ہو ابتدا مین	بزور عقل سوچو اپنا انجام

نکتہ نفس امارہ کے مارنے کے لیے جبتک چار ہتھیار نہون وہ مارا نہین جاتا اول خاموشی کا خنجر دوسرے فاقہ اور بھوکھ کی تلوار تیسرے تنہائی و خلوت کا نیزہ چوتھے عبادت کا تیر

عزیزو نفس امارہ کو مارو	بنالو اوسکی خاطر چار ہتھیار
کرو موجود خنجر خامشی کا	بنالو بھوکھ اور فاقہ کی تلوار
عبادت تیر تنہائی کا نیزہ	کرو تیار اور اوسپر کرو وار

حکمت کمینہ آدمی کی چار علامتین ہین اول اپنے عیب سے چشم پوشی کرکے غیر کے عیبون کو دیکھتا ہے دوسرے بخل سے بھرا ہوا ہوتا ہے تیسرے بدخلقی کرتا ہے۔ چوتھے خدا کی عبادت مین کاہل اور سست رہتا ہے

فی الحقیقت ہے کمینہ آدمی	بے ادب بدسیرت و بے آبرو
کاہل و بدخوی و بدخلق و بخیل	دوسرون کا عیب ہے جو عیب گو

حکمت خدا کے مقبول کی تین علامتین ہین اول خائف ہوتا ہے دوسرے حلال

حلال کھاتا ہے تیسرے دغا نہیں کرتا

ڈھونڈھ اپنے واسطے کھانا حلال	خوف کر حق سے کہ ہو مقبول حق
سب سے رکھہ سینہ صفا ای باکمال	چھوڑ دے یہ بیوفائی اور دغا

نکتہ پانچ چیزیں پانچ چیزون کے بغیر فایدہ نہین دیتین اول ذکر بے اخلاص دوسرے عبادت بے تعظیم وحضور قلب تیسرے مال بے سخاوت چوتھے نام و نیکنامی پانچوین علم بے عمل

بے سخاوت مال ای اہل کمال	ذکر بے اخلاص لاحاصل بود
باعث نقص و وبال ست و زوال	ہے نکوئی نام علم بے عمل

نکتہ چار اوصاف سے انسان نیکبخت کہلاتا ہے اول منصف مزاجی اور انصاف پرستی دوم واقفیت و باخبری سوم کم گوئی و کم خوری و کمخوابی چہارم حلم و بردباری و تحمل

بندگان منصف و سینہ صفا	در گذر کرتے نہین انصاف سے
مہربان رہتے ہین مردان خدا	باخبر رہتے ہین سبکے حال سے

نکتہ چار چیزونکو ہرگز حقیر نہ سمجھنا چاہیے اول دشمن دوسرے آگ تیسرے بیماری چوتھے عشق کو

اس سے ہوتا ہے بڑا برپا فساد	آگ اور دشمن کو مت جانو حقیر
عاشق اور بیمار دونون نامراد	لذت دنیا سے رہتے ہین مدام

نکتہ چار چیزین چار چیزون سے حاصل ہوتی ہین اول لجاجت سے رسوائی و بے عزتی دوم غصے سے پشیمانی و ندامت سوم تکبر سے دشمنی و عداوت چہارم کاہلی سے نقصان و خسارہ

لجاجت نہ کر آبرو جائیگی	غضب مین جو آ ہوگا تو شرمسار
طبیعت مین گر کاہلی آئیگی	خسارہ اوٹھائیگا ہر کام مین
تری خلق بدخواہ بنجائیگی	تکبر نچھوڑے گا سرور اگر

نکتہ چار چیزونکو بقا کم ہوتی ہے اول ظالم کے ظلم کو دوسرے مومن کے غضب و غصہ کو تیسرے عورت کے پیار و محبت کو چوتھے ناجنس و نادان کے التفات و صحبت کو

دار دنیا مین کبھی رہتا نہین — ظالمون کا ظلم سے در بر قرار
غیر کی صحبت نہین ہے دینا پا — اور نہ عورت کی محبت اور پیار
ایک دم بھر مین ہوا ہو جاتا ہے — دل پہ مومن کے اگر آئے غبار

نکتہ چار چیزین چار چیزونکے ساتھ توسل تامہ رکھتی ہین اوّل عقل سے علم اور علم سے عقل دوم علم سے عمل اور عمل سے علم سوم شکر سے نعمت اور نعمت سے شکر چہارم تجارت سے مال اور مال سے تجارت

رکھتے ہین آپس مین نسبت سر بسر — شکر و نعمت عقل و علم علم و عمل
مال اور دولت کو بڑھنے کے لیے — نے تجارت سے توسل لے بدل

نکتہ تین چیزین جب اپنے قابو و اختیار سے نکل جاوین تو پھر حاصل ہونا اونکا نا ممکن ہے اوّل جو بات زبان سے نکل جائے دوم جو تیر کمان سے سوم وہ زمانہ جو گذر چکا ہو

بات جو تیری زبان پر آئیگی — یا نکلجائیگا جو تیر از کمان
دن گذر جاوینگے جتنے عمر کے — بار دیگر ہونگے وہ حاصل کہان

نکتہ چار چیزونسے چار چیزین حاصل ہوتی ہین اوّل خاموشی سے خوف و الہی دوسرے سخاوت سے عزت و سرداری تیسرے عبادت سے قبول و قرب چوتھے شجاعت سے مال و دولت

چپ سے ہوجاتی ہے حاصل الہی — اور سخاوت عزت و فخر و کمال
یاد گے تم بندگی سے قرب حق — اور شجاعت سے مضاعف ملک و مال

نکتہ عمر انسانکی پانچ چیزونسے بڑھ جاتی ہے اوّل اچھی آوازونکے سننے دوسرے اچھی صورتون کے دیکھنے تیسرے بے غم و بے اندیشہ رہنے چوتھے نیکنام رہنے پانچوین حکومت کرنے

عمر ہین ہوتے نہین دیتی کمی — نیکنامی و حکومت بے غمی
دیکھے خوش صورت سنے آواز خوش — کسلیے غمناک ہو وہ آدمی

نکتہ پانچ چیزونسے انسانکی عمر کم ہوجاتی ہے اوّل تنہائی و بیکسی دوم محتاجی و بینوائی

سوم مردہ شوئی و عنائی چہارم دشمن کا خوف نجیب ناطبوع صورت کا دیدار

دن تری عمر کے گھٹاتی ہے		تنگی و بیکسی و تنہائی	
مردہ شوئی و مردہ بینی سے		ہوگا دو چار دن مین سودائی	

مفتی و حکیم رحمۃ اللہ قریشی

لاہور مین یہ ایک نامی طبیب فاضل اجل عالم بیبدل تھا ہزارون آدمی اسکے شاگرد تھے
عام درس جاری تھا طبابت مین اس بزرگ کو وہ کمال استعداد حاصل تھی کہ تمام شہر سے
بلکہ دور دور سے لوگ معالجہ کے لیے اوسکی خدمت مین حاضر ہوتے حکمت فقہ حدیث
تفسیر منطق و معانی فروع و اصول وغیرہ علوم مین تمام زمانہ اوسکو اوستاد مانتا اسکا قول ہے
حکمت النوم اخو الموت یعنی نیند موت کی بہن ہے ان دونون مین صرف اسقدر فرق ہے کہ
نیند مین روح حیوانی کا تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے اور موت مین بالکل چھوٹ جاتا ہے بس نیند
کی تین حالتین ہین ایک بالکل بیہوشی و بیخبری دوسرے نیک خواب کی حالت تیسرے بدخواب کی
اسی طرح موت کے بعد بھی انسان انہین تینون حالتون مین سے ایک حالت مین رہتا ہے
یعنی یا تو محض بیخبری کی حالت مین یہ حالت اعلی درجہ کے لوگون انبیا و اولیا کی ہے
کہ واصل بحق ہوکر اپنے آپ سے خبر نہین رکھتے البتہ دعا و ندا کیوقت جب انکی گور پر کوئی جاکے
تو تھوڑی دیر کے لیے اوسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہین جیسے کوئی سوئے ہوے آدمی کو
جگادے اور وہ جاگ کر پھر سو جاوے دوسرے نیک خواب کی حالت یعنی جس طرح کوئی خواب مین
دیکھتا ہو کہ مین باغون مین سیر کر رہا ہون طرح طرح کے گلزار قسم قسم کی بہار میری
آنکھون کے روبرو جلوہ گر ہین اسی طرح بعد مرگ کے مردہ بھی ایسے ہی خواب مین
ہوتا ہے اور اوسکی روح کو ایک طرح کی خوشی و فرحت قیامت کے دن تک حاصل
ہوتی ہے یہ حالت نیکوکار روحون کی ہے تیسرے بدخواب کی حالت جس طرح کوئی خواب

دیکھے کہ مجکو کوئی مارتا ہے یا آگ مین جلاتا ہے یا کوئی خوفناک شکل مجکو ڈراتی ہے
یا سانپ کاٹتا ہے یا شیر وغیرہ درندے حملہ کر کر آتے ہین اسیطرح اوس مردہ کی روح
بھی مرگ کے دن سے قیامت تک اسی خوفناک حالت مین رہیگی مگر مرگ سے
جس قدر زیادہ عرصہ گذر جاتا ہے یا کوئی اوسکا دوست یا رشتہ دار اوسکی امداد کرتا
ہے تو اوس عذاب سے تخفیف بھی حاصل ہوجاتی ہے یہ حالت عام کالانعام وگنہگاران
کی ہے یہ تینون حالتین روح کی جو بیان کی گئی ہین اوس روز تک ہین جب تک
کہ دوبارہ خدا کے حکم سے روح اپنے جسم عنصری سے اتصال نہین پائیگی آخر جب
قیامت کے دن پھر روح قالب مین آئیگی تو نئی کیفیت ظہور پائیگی ؀

نیند کی حالت ہی حالت موت کی	یا دیکھے صاحب صدق و صواب
روح اوس حالت مین ہوگی بعد مرگ	جس طرح سے دیکھتا ہی کوئی خواب

فائدہ بندہ غلام سرور مولف کتاب کا نسب نامہ اس بزرگ سے ساتھ اس طرح
ملتا ہی کہ غلام سرور بن مولانا مفتی غلام محمد بن مخدوم مفتی رحیم اللہ بن مفتی حکیم حجۃ اللہ
اس بزرگ کی بعد اسکی اولاد بھی عالم و فاضل و طبیب تھی چنانچہ راقم کے والد
مفتی غلام محمد بھی ایک مرد خدا پرست و فاضل طبیب تھے عام معالجہ تمام عمر
اونھون نے جاری رکھا آخر ۱۲۹۴ہجری مین فوت ہوئے اونھون نے علم طب کا
فیض حضرت مولوی غلام رسول غلام اللہ فاضلان لاہور سے حاصل کیا جنکے عام
فیوض سے تمام زمانہ بہرہ یاب ہوا راقم نے تعلیم اپنے والد بزرگوار سے پائی اللھم اغفرہ

تیسرا حصہ بعض بادشاہون کی حکایات و خصایل پسندیدہ کے بیان مین

اسکندر رومی بن فیلقوس

فیلقوس و اسکندر روم کی ولایت کے بادشاہ تھے ارسطاطالیس حکیم سکندر کا

وزیر تھا اگرچہ مورخان انگریزی ارسطو کے وزیر ہونیکے قایل نہین ہین اور کہتے ہین کہ ارسطو کا زمانہ سکندر کے زمانہ سے پہلے تھا مگر بہت سی تاریخون سے ثابت ہوتا ہے کہ سکندر کی حکومت کی ابتدا مین ارسطو اوسکا وزیر ہوا اور اوسکے سفر کی حالت مین بمقام مقدونیہ ہی ملک عدم ملا

فائدہ سکندر نے بہت سے بادشاہونکو اپنا تابعدار بنایا ہند کی سرزمین تک آیا راجہ ہند پر غلبہ پایا ایران و فارس و شام و خراسان و سیستان وغیرہ بڑے بڑے ملک اوسکے زیرنگین ہوے شجاعت و سخاوت مین کمال شہرت پائی فضیلت مین طاق حکمت مین شہرۂ آفاق ہوا روی زمین کی بیاسی سلطنتون پر اوسنے تسلط پایا دور دور تک گھوڑا دوڑایا چھ لاکھ بیس ہزار سوار جرار جنگی فوج ہمیشہ اوسکے ہمرکاب رہتی تھی اسکے علاوہ اور فوج جابجا مامور تھی

حکایت اسکندر نے ایک مرتبہ اپنا راز ایک امیر کو کہکر حکم دیا کہ اسکا ذکر کسی اور کے روبرو مت کرنا مدت تک وہ امیر خاموش رہا کسی سے وہ راز افشا نہ کیا آخر نہ رہ سکا اور اپنے ایک عزیز سے کہدیا رفتہ رفتہ وہ راز فاش ہوگیا اسکندر نے اس بات پر اطلاع پاکر اوسکو ماخوذ کیا اور بلیناس سے مشورت لی اور کہا کہ ایسے شخص کو جو بادشاہی امانت مین خیانت کرے کیا سزا دینی چاہیے اوسنے جواب دیا کہ بادشاہ اس مقدمہ مین خود مجرم ہے مجرم سے اول سزا کے لائق ہے جسنے اپنے راز کو اپنے دل کے خزانہ مین نرکھا بے ضرورت دوسرے شخص کے حوالے کردیا جب بادشاہ پہلے سزا پائیگا تو اوسکی سزا کے لیے تجویز کیجائیگی بادشاہ یہ بات سنکر وزیر کے انصاف پر بہت خوش ہوا اور امیر مجرم کا قصور بخشدیا

جمع رکھہ دل کے خزانہ مین ملام	بسقدر ہو نقد اپنے راز کا
بول مت منہ سے کہو مت دل کی بات	خوف پھر مت رکھہ کسی غماز کا

حکایت ایک دن ایک بادشاہی مجرم جو واجب القتل تھا ماخوذ ہو کر اسکندر کے روبرو آیا بادشاہ نے اوس سے انتقام نہ لیا فی الفور بخش دیا اوس وقت ایک امیر نے حاضرین دربار میں سے عرض کی کہ اگر بادشاہ کی جگہ مین بادشاہ ہوتا تو کبھی اس مجرم کو زندہ نہ چھوڑتا فرمایا کہ مینے اس بات کے شکرانہ مین کہ خداوند تعالے نے تجھکو میرے عوض مین بادشاہ نہین کیا اور یہ عزت اپنے کمال فضل و کرم سے مجھکو ہی عنایت کی ہے اس مجرم کی خطا معاف کی

بادشہ حق نے بنایا ہے تجھے | گر زبان سے اسکا شکرانہ ادا
چھوڑ دے مت لے عوض یا انتقام | گر کسی بندے سے ہو سرزد خطا

فائدہ سکندر موسوی الملت کا پابند تھا اور اوسی شرع کے مطابق ہر ایک کام مین کاربند رہتا تھا اتقا بدرجہ کمال تھا سخاوت ذاتی تھا اور شجاعت لاثانی جب وہ مر گیا تو دقیانوس بادشاہ ہوا

حکایت سکندر نے اپنی نزع کے وقت اپنی والدہ روقیا کے نام خط لکھا اور یہ وصیت کی کہ میرے مرنیکے بعد میرے ماتم مین ایسے شخصونکو اپنے ساتھ شامل کرنا جنہیں تمام عمر مین کوئی مصیبت نہ آئی ہو اور وہی لوگ میرے ماتم کے کھانے پر جمع ہون اور کھانا کھائین جو ابتدا سے عمر سے کبھی مغموم و محزون نہ ہوے ہون سکندر کے مرنیکے بعد جب کل زن و مرد اوسکی والدہ کی خدمت مین ماتم پرسی کے لیے حاضر ہوے اور کھانا تیار ہوا تو روقیا نے سکندر کی وصیت کے مضمون سے سبکو آگاہ کیا کہ اس مجمع مین سے جس جس شخص پر تمام عمر مین کوئی غم کا صدمہ نہ آیا ہو وہ اس کھانے پر حاضر ہو کوئی حاضر نہ ہوا اور کہا کہ یہ وصیت سکندر نے خاص تمکو کی ہے تاکہ تم سمجھو کہ دنیا مین کوئی بشر غم سے خالی نہین رہا تم بھی میرے مرنے کے صدمے سے بے صبر و بیقرار نہونا روقیا یہ تقریر سنکر اصل مطلب کو سمجھ گئی

رحلت آخر تو بھی اے حبیب کر جائیگا | چھوڑ کر یہ دولت و ملک و مکان

غیر کے مرنے پہ ہو کس واسطے
اتنا رونا اس قدر شور و فغان
ہو امانت روح تیرے جسم مین
چاہے جب لیلیے خدا جان

فائدہ سکندر کے مرنیکے بعد بوقت غسل غسال نے ایک تعویذ اوسکے بازو پر بندھا ہوا پایا جب کھولکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوسمین تین نصیحتین لکھی ہین اول تو دل سے دنیا کا ترک کرنا اور اوسکی محبت کے پنجہ مین گرفتار نہ ہونا سلامتی کا باعث ہے اور تقدیر پر بھروسہ قضا و قدر پر تکیہ موجب راحت کا دوسرے حسن ظن باعث زیادتی اعتبار و حسن خدمت باعث عزت و وقار ہے بدظنی باعث تکلیف و رنج و حسن ظنی باعث حصول گنج تیسرے دنیا مین اگر کوئی گناہ نہ کرتا عفو کا وصف جو ایک عمدہ جوہر انسانی جوہرون مین سے ہے کبھی ظاہر نہ ہوتا جس طرح کہ آگ کے مقابلہ پر خدا نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی اوسکی حرارت کو بجھاتا ہے اسی طرح خطا کے مقابلے پر عفو و عطا ہے پس انسان کو چاہیے کہ عفو کے وصف سے محروم نہ رہے

بخشتے کب جاتے گنہگارونکے جرم
گر نہ ہوتا یہ ذریعہ عفو کا
حق نے پانی کو بنایا اس لیے
تاکہ فوراً آگ کو دیوے بجھا

فائدہ سکندر کے عمدہ اقوال سے کتابین بھری ہوئی ہین تمام زمانہ کی زبانون پر اونکا ذکر جاری ہے اونکی تحریر خالی از طوالت نہین اسلیے مختصر طور پر یہان بھی لکھے جاتے ہین اقوال سلطنت کی لذت چار چیزون پر منحصر ہے ایک بادشاہ کا دشمن پر غلبہ پانا دوسرے دوستون کو اعلےٰ مراتب پر پہونچانا تیسرے مظلومون کی دستگیری چوتھے محتاجون کی خبرگیری پس جس بادشاہ نے یہ چار وصف حاصل نہین کیے سلطنت کا حظ نہین پاتا حکومت سے فائدہ نہین اوٹھاتا

وہی پاتا ہے لذت آدمی کی
جوان طالع جو ہون دولت شہنشاہ
ہون جسکے قہر سے مقہور دشمن
رہین مغلوب سب دولت کے بدخواہ

عزیزون کو ملے ہر وقت عزت	رہین خوشدل ہوا خواہان گدا
خبرگیری ہو مظلومونکی ہر دم	جو ہو محتاج دولت وجاہ

پیند اوستاد کا ادب اور اوسکے مراتب کا لحاظ حقیقی والد سے زیادہ چاہیے کیونکہ باپ اسکو آسمان سے زمین پر لاتا ہی اور اوستاد اوسکو زمین سے اوٹھا کر آسمان پر لیجاتا ہے

باپ سے رتبہ بڑا ہے دوستو استاد کا	دل سے کر اوسکا ادب اے بندہ نیکو نہاد
باپ لایا تھا تجھے اوج فلک سے بر زمین	لیگیا بر آسمان لیکن زمین سے اوستاد

نکتہ بہت سا کہنا اور تھوڑا کرنا مردی مین داخل نہین بلکہ تھوڑا کہنا اور بہت کرنا مردونکا کام

بر زبان ہرگز نہ لا ہر ور وہ بات	جسپر پورا کر نہ سکتا ہو عمل
ہو ظہور اوسکا دوچندان چاہیے	بات جو منہ سے ترے جاوے نکل

قول بادشاہ کے ماتحت چار قسم کے لوگ ہین اول اہل شمشیر جنسے فوج و لشکر و سپاہ لائی وغیرہ مراد ہے دوسرے اہل قلم متصدی دیوان امرا و وزرا وغیرہ تیسرے تاجر جو سوداگری و بیوپار کرتے ہین ایک ملک کے طرح طرح کے اجناس و تحائف دوسری ولایت مین لاتے ہین چوتھے زمیندار جنکا کاشتکاری کام ہے اور ہر ایک طرح کا غلہ و میوہ اونکی محنت و مشقت کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہی اور اسی سے عام وخاص سب پرورش پاتی ہے پس اون چارونکو چار عنصر کائنات کے ساتھہ مشابہت ہی یعنی اہل شمشیر آگ ہین جس طرف جاتے ہین دشمنون کو مارتے ہین بادشاہ کو اونکے حملہ سے بچاتے ہین اہل قلم ہوا کے مانند ہین کل سلطنت کا مدار اونکی تحریر و تدبیر پر ہے جیسے کہ جاندار کی جان ہوا کے بغیر تلف ہو جاتی ہے اسیطرح سلطنت انکے بغیر بیجان تصور کیجاتی ہی پانی کی ساتھہ تجار کو تشبیہ دیجاتی ہے کہ اونکے ذریعے سے ملک رونق پاتا ہی آب وتاب مین آتا ہی جسطرف وہ آتے جاتے ہین لوگونکو فائدہ پہونچاتے ہین زمیندارونکو تشبیہ خاک کے ساتھہ ہی کہ ہمیشہ زمین کے ساتھہ اونکا معاملہ رہتا ہی اور جو چیز زمین سے پیدا

ہوتی ہے اوسکے ظاہر ہونیکا ذریعہ وہی زمیندار ہین گویا مدار تمام زمانہ کا انھین پر ہے

نہین کچھ خوف دار السلطنت کو — رہین مضبوط گر یہ چار ارکان
نخست اہل قلم اور اہل شمشیر — کہ ہے جنپر مدار کار دوران
ہین پھر اہل تجارت اور زمیندار — بجسم حکم و دولت صورت جان

حکمت صاحب کرم ہمیشہ مکرم رہتا ہے اگرچہ مفلس و نادار ہو ممسک وبخیل ہمیشہ ذلیل وخوار اگرچہ مالدار ہو

ہے سخی مقبول ذات کبریا — گرچہ وہ مفلس ہے اور نادار ہے
گنج قارون گرچہ رکھتا ہے بخیل — ساری دنیا مین ذلیل اور خوار ہے

نکتہ بادشاہی خزانہ خدا کی ایک امانت بادشاہ کی تحویل مین ہے پس بادشاہ کو چاہیے کہ وہ زندونکے سپرد کرے یعنی فوج ولشکر کو دے نہ کہ مردونکے پاس رکھے یعنی زمین مین دابکے

زندہ دل زندونکو دیدیتے ہین مال — گاڑتے ہین مردہ دل زیر زمین

منوچہر بن ایرج بن فریدون

یہ بادشاہ بڑے عقیل و صاحب تدبیر وعادل وسخی بادشاہونمین مشہور ہے اسکی سلطنت کے وسط زمانہ مین شعیب و موسی نبی مبعوث ہوئے خندق کا کھودنا نقارہ کا بجانا اسی بادشاہ نے ایجاد کیا بڑی بڑی قانونکی کتابین لکھوائین ایکسو بیس سال سلطنت کی اسکا قول ہے

نکتہ کئی طرح کے حقوق بادشاہ کے رعایا و فوج و امرا پر ہین اول بادشاہ کا حق فوج پر یہ ہے کہ وہ مطیع ہو اوسکے دشمنونکے ساتھ لڑے بادشاہ کے کام کو ناتمام چھوڑ نہ بھاگے دوسرے فوج کا حق بادشاہ پر یہ ہے کہ اونکا مقررہ وظیفہ ماہ بماہ اونکو پہونچائے جانبازون و نمک حلالون کی قدر دانی کرے جب نوکر ضعیف ہوکر خدمت کے لایق نرہے تو اوسکو ضایع نچھوڑے جو سپاہی جنگ مین مارا جاے اوسکے متعلقون و متوسلونکی خبر گیری اپنے ذمہ پر واجب سمجھے تیسرے امرا و تابعین پر بادشاہ کا حق یہ ہے کہ اوسکے ملک کو جو اوسکی تفویض

مین ہو آباد اور کہین زراعت و عمارت آبادی کو ترقی دین خت بوئین رعایا کو خوش رکھین
خراج کے لینے مین کسیکو تکلیف ندین زیادہ طلبی نکرین چوتھی تابعین کا حق بادشاہ پر یہ ہے
کہ وہ اونکی خدمات پر لحاظ کرے حسب مراتب ترقی بخشے پانچوین بادشاہ کا حق رعایا پر یہ ہے
کہ وہ بدل و جان بادشاہ کے حکم مین رہے اوسکو اپنا مالک سمجھے ریاستبازی سے پیش آوے
خراج معمولی مفصل بہ فصل شاہی خزانہ مین پہونچاوے حکم کی تعمیل مین دیر نہ لگاوے چھٹے
رعیت کا حق بادشاہ پر یہ ہے کہ عدل کرے مظلوم کی داد ظالم سے لے خراج کے
لینے مین زیادتی نکرے ظالم عمال کو رعیت پر تسلط نہ بخشے ملک کی آبادی و عمارات کے
بنوانے کے لیے رعایا کو بادشاہی خزانہ سے مدد دے ارضی و سماوی آفتونکے نقصان
پر لحاظ کرکے تخفیف مناسب دیوے تاجرونکے ساتھ مہربانی سے پیش آوے ہر ایک پیشہ ور
اہل ہنر صاحب فن علما و فضلا کو عزیز جانے نئے نئے محصول اور نئے نئے رسوم ایجاد
کرکے رعایا کو نہ لوٹے اونکی قوت سے زیادہ بوجھ اونکے سر پر نہ ڈالے ہر ایک کام
بسہولت لے طرح طرح کے فریب کے دام حصول زر کے لیے نہ پھیلاوے ؛

فوج و لشکر بلکہ عام اور خاص پر — چاہیے ہو شاہ ہر دم مہربان
تاکہ ہو آباد ملک اور خلق شاد — اور رہے آرام مین سارا جہان
سارے نوکر اور رعیت شاہ کی — اوسکی تعریف مین ہون رطب اللسان

نکتہ تین خصلتین بادشاہ کی بادشاہی کو ترقی دیتی ہین اول راستی و وفا و خوش کلامی
دوم شجاعت و سخاوت و مروت و فتوت تیسری کم خشمی و تحمل و بردباری و حلم

زیب دیتے ہین بادشاہی کو — راستی و وفا و خوش خوئی
بردباری و حلم و کم خشمی — اور عطا و سخا و خوشگوئی

نکتہ بادشاہ کے مزاج مین عقوبت سے زیادہ عفو چاہیے اور غصہ سے زیادہ تحمل

چاہیے شاہنشہ ملک جہان — نیک گوی و نیک رای و نیک خو

غلبہ ہو اوسکے غضب پر حلم کو		اور عقوبت سے زیادہ عفو ہو	

اردشیر بابکان ساسانی

اس بادشاہ کا عہد دو سو برس بعد اسکندر کے سب سے اول اسنے اپنے آپ کو شہنشاہی کے خطاب سے مخاطب کیا خاندان ساسانیان مین یہ پہلا بادشاہ ہے عالم فاضل عادل اعلیٰ بطرہ دان نکتہ فہم تھا کتاب کارنامہ و آداب الجیوش اسنے لکھین بعض کے نزدیک بازی نرد بھی اسیکا اختراع ہے جسکو نردشیر بھی کہتے ہین بہت سے ملک پر اسنے تسلط پایا حضرت عیسے مسیح اسکے عہد مین مبعوث ہوے اور اسنے آبائی مذہب چھوڑ کر عیسوی دین قبول کیا اور عیسائی بنا اسکا قول ہے نکتہ عادل بادشاہ جب عدل کیطرف متوجہ ہوتا ہی رعایا اوسکی اطاعت کیطرف توجہ کرتی ہی

ہو اگر دنیا مین عادل بادشاہ		بندہ پرور سایہ گستر مہربان	
رہتا ہی ہر وقت ہر دم ہر گھڑی		سرنگون اوسکی اطاعت مین جہان	

حکمت بادشاہ کی بادشاہی کا قیام لوگون کے اجتماع پر منحصر ہے اور کثرت لوگون کی خزانہ کی موجودگی پر اور خزانہ کی معموری ملک کی آبادی پر اور ملک کی آبادی عدل و انصاف پر حصر رکھتی ہے

ہو اگر منصف شہ دورِ زمان		ملک آباد اور رعیت شاد ہے	
ہر کسیکو ہی نصیب عیش و خوشی		دام غم سے ہر کوئی آزاد ہے	

حکایت ایکروز اس بادشاہ نے اپنے بیٹے کو قیمتی پوشاک پہنے ہوے دیکھا فرمایا کہ جیسی پوشاک تمنے آج پہنی ایسی عوام لوگ بھی بہت پہنتے ہین بادشاہونکو چاہیے کہ وہ ایسی عمدہ پوشاک پہنین کہ عام کو نصیب نہو لڑکے نے عرض کی کہ وہ کونسا لباس ہے کہ بادشاہ روز زمین اپنے پہننے کا ایسا لباس بنائے جسکا تار عدل اور پود سخاوت ہو ظاہر آرائی سے غرض نہو

شاہ عادل نیکخوے نیکنام
تن یہ ہے اوسکے لباس عدل و داد
ظاہر آرائی سے کم رکھتا ہی کام
تاج دولت زینت سر صبح و شام

فائدہ چھٹے مہینے یہ بادشاہ عام دربار کیا کرتا تھا کل رعایا کے لیے اس روز حاضر کی اجازت ہوتی دربار کے وقت اگر کوئی مستغیث حاضر ہوکر استغاثہ کرتا تو بادشاہ اوسیوقت تاج سر سے اوتار کر اور تخت سے اوتر کر عوام مین کھڑا ہو جاتا اور وزیر کو حکم دیتا کہ ابھی مستغیث کے حال کی تحقیقات ہو پس اوسی وقت وہ انصاف کو پہونچایا جاتا اگر دعوی اسکا دروغ نکلتا تو مدعی کو سخت سزا ہوتی غرضکہ جبتک اوس مقدمہ مرجوعہ کا بخوبی انصاف اور فیصلہ نہو لیتا بادشاہ تخت پر نہ جاتا اور نہ سر پر تاج رکھتا اور نہ بیٹھتا ارکین دربار کے سب اوسکی معیت اور متابعت مین کھڑے رہتے غرضکہ یہ بادشاہ بڑا عادل تھا

ہرمز بن شاپور بن اردشیر

یہ بادشاہ بڑا نیکنام و عادل و خدا پرست عالم و فاضل و رعیت پرور تھا اسکا قول ہے نکتہ نیک بادشاہ مین پانچ وصف ہوتے ہین اول فہم کا دوم سخا تیسرے شجاعت چوتھے رعب پانچوین پر فراخی پس جس بادشاہ نے یہ رتبہ پایا اوسنے حکومت کا حظ اوٹھایا

بود بارعب گر شاہ نکوخو
نباشد دخل در ملکش عدو را
ذکی و باسخا و باشجاعت
بود آباد گنج و مال و دولت

پند بادشاہ ندیم کو چاہیے کہ باادب رہے اپنے رتبہ کو پہچانے اندازے سے قدم باہر نرکھے بادشاہ کی مہربانی پر مغرور نہو بے اجازت نبولے مشورت کیوقت بادشاہ کی رائے کو اپنی رائے پر ترجیح دیوے اور اگر بر خلاف اوسکے کہنا منظور ہو تو ایسے طرز سے کہے کہ بادشاہ کے مزاج پر گران نہ گذرے بادشاہ کے راز کا حافظ ہو خیر خواہی مین مصروف رہے بادشاہ زادون کا ادب رکھے کبھی بر خلاف اونکے کام نکرے شاہی خدام

حاضر باشون سے نرمی پیش آئے

اگر بود سرور ندیم بادشاہ	روبروے مالک خود باادب
یا بد از زندان بدنامی خلاص	گردد ایمن از بلاے غضب

بہرام گور بن یزدجرد بادشاہ

یہ بادشاہ بڑا نیکنام تہا عدل و سخاوت اسکا کام تہا گور کے شکار کے ساتھ اسکو کمال رغبت تھی اس سبب سے بہرام گور خر مشہور ہو گیا بہادر و دلاور بادشاہ ہو نہین یہ بادشاہ نامور گذرا ہی

حکایت شہزادگی کیوقت ایک روز عرب کے ملک مین بہرام شکار کھیل رہا تہا ہرن اوسکے گھوڑے کے آگے سے بھاگ کر ایک گانوں مین چلا گیا اور قبیلہ نام ایک اعرابی کے گھر مین جو بنی طے مین ایک معزز آدمی تہا جا گھسا بہرام اوسکے پیچھے گھسا اور اعرابی سے ہرن مانگا اوسنے ندیا بہرام تشدد کرنے لگا اعرابی نے کہا کہ اس ہرن نے میرے گھر مین آکر پناہ لی ہی اب بمقتضاے مروت نہین ہی کہ مین اسکو اپنے ہاتھ سے اوسکے دشمن کے حوالے کردون جب تک کہ توپہلے مجھکو نہ مار لیگا ہرن کو نپائیگا اور اگر مجھکو قتل کریگا تو اوسی وقت کل لوگ بنی طے کے جمع ہوکر تجکو مار دینگے پس اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ ہرن کے عوض مین تو میرا قیمتی گھوڑا جو میرے دروازے پر بندھا ہے سے لے اور چلا جاے بہرام گور کو یہ جوانمردی اعرابی کی خوش آئی اور واپس چلا آیا جب بادشاہ ہوا اعرابی کو بلا کر سرفراز کیا

سرورا اہل مروت آدمی	دائما احسان بہر انسان کند
بارمنت مید ہد بر جان خلق	روز و شب با دام و دد احسان کند

فائدہ یہ بادشاہ شاعر تہا سب سے اول فارسی زبان مین شعر کہنا اسنے ایجاد کیا پہلے اسکی رواج نہتا

حکایت بہرام کے اراکین دربار اسکی دائمی سخاوت سے تنگ آگئے اور عرض کی کہ

بنیاد سلطنت کی خزانہ ہے اور آپکا خزانہ ہر وقت خالی رہتا ہے اسکے لیے کوئی معقول تجویز عمل مین آئے فرمایا کہ اگر مین خزانہ جمع رکھون تو سپاہ اور اچھے اچھے کارگزار جو میرے پاس جمع ہین پریشان و متفرق ہو جائینگے اور اگر اونکے جمع رکھنے کیطرف توجہ کرتا ہون تو خزانہ خالی ہو جاتا ہے ان دونون امور سے جو بہتر ہو کیا جائے امیرون نے عرض کی کہ خزانہ کا جمع رکھنا سب سے مقدم ہے اگر خزانہ معمور ہو گا تو ضرورت کیوقت نئی فوج و اہلکار ملازم رکھے جا سکتے ہین ہر ایک قسم کا آدمی بہم پہونچ سکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اس بات پر کوئی دلیل بھی ہے امراے فی الفور ایک جام شہد کا بھرا ہوا لے آئے اور سر دربار رکھدیا اسیوقت مکھیونکا ہجوم شہد پر ہو گیا فرمایا کہ اس بات کا جواب تمکو آج رات کو دیا جائیگا جب رات ہوئی تو سب امرا و اراکین پھر بلائے گئے اور وہی شہد کا جام پھر روبرو رکھا گیا ایک مکھی بھی نہ آئی فرمایا کہ اگر اس وقت مکھیون کے جمع کرنیکی ضرورت ہو تو کیا کیا جاے امرا و بادشاہ کا یہ جواب سنکر خاموش رہے

فکر کار خویش پیش از وقت کن — فہم کن در ابتدا انجام کار
خرج کن بر وقت گنج سیم و زر — باش بہر اختتام امیدوار

فائدہ واقعۂ وفات اس بادشاہ کا اس طرح پر ہوا کہ ایک روز بہرام شکار کو گیا گور کے پیچھے گھوڑا دوڑایا دوڑتے ہوے گھوڑے نے ناخن لیا اور بادشاہ گھوڑے سے گر کر ایک کنوئین مین جا پڑا گرتے ہی ایسا غائب ہوا کہ پھر اوسکا نشان نملا ہر چند دھونڈھا سراغ نپایا امرا نے بہت تلاش کی آخر نا امید و مایوس ہو کر رہ گئے

نوشیروان عادل بن قباد

انصاف و عدالت مین یہ بادشاہ ضرب المثل زمانہ کا ہے کسریٰ اسکا خطاب تھا اسنے اپنے قلمرو کے ملکون مین چار طرح کی تقسیم کی تھی اول خراسان و سجستان دوم عراق

وعجم و آذربائجان سوم فارس و اہواز ہوتے عراق عرب تا سرحد روم شہر رومیہ
اسنے آباد کیا مداین کو تختگاہ بنایا بیاطلہ کے شہرونکو فتح کیا ماوراءالنہر مین جاکر خاقان
پر نصرت پائی اور صلح کرکے واپس آیا دشت قبچاق کے حاکم کو بھی لوٹا قیصر روم کو زیر کرکے
اس سے دوستی قائم کی ہند مین ایلچی بھیجکر قنوج تک کے راجونکو باجگذار کیا این کا
ملک لیا غرجستان و ماوراءالنہر و خراسان و طبرستان و جرجان و آذربایجان و
فارس و کرمان و چند علاقہ جات ہندوستان کے جزیرہ عمان و عراقین و
بحرین و یمامہ و شام و سرحد روم اسکے قبضہ اقتدار مین تھے

حکایت اسکے وقت مداین مین ایک جوہری محسن و مہمان پرست تھا لنگرا اوسکا ہمیشہ
جاری رہتا جسوقت کوئی مہمان مسافر آتا محروم نہ جاتا اوسکے امتحان کے لیے نوشیروان
بتغیر لباس اوسکے گھر گیا اوسنے نہ پہچانا اور حسب العادت بڑی خاطر کی جو کچھ مانگا
بلا تامل دیا رخصت کیوقت نوشیروان سے کہا کہ تمہاری ہماری اب دوستی قایم ہوگئی ہے
مین بھی اپنے گھر کا امیر ہون اگر کوئی چیز مرغوب خاطر ہو تو فرمایئے کہ بلا توقف خدمت
مین ارسال ہو سوداگر نے کہا کہ اگر تھوڑے سے انگور بھجوا دو تو مہربانی ہے بادشاہ نے فرمایا
کہ تمھارے گھر کے باغ مین طرح طرح کے انگور موجود ہین وہاں سے کیون نہین منگوا لیتے
کہا میرے انگور کے باغ بھی تو سب پک کر تیار ہو چکے ہین مگر ہمارا بادشاہ نوشیروان
سخت غافل ہے سلطانی عشر لینے والا عامل اسنے ابتک نہین بھیجا اگر وہ آجاتا اور
سلطانی حصہ لیجاتا تو انگور توڑوائے جاتے اب مین اپنے باغ کے میوے مین تصرف
نہین کرسکتا اور ڈرتا ہون کہ بادشاہ کی غفلت مین بھی خاین بنجاؤن اور خیانت
کی رفتہ رفتہ مجھکو عادت نہ ہوجائے بادشاہ یہ بات سنکر رویا اور کہا کہ وہ غافل
بادشاہ اور بےخبر حاکم مین ہون اوس روز سے ہر ایک کام مین غفلت چھوڑ دی

سر یہ غافل کے بار غفلت ہے	دل مین غافل کے خار غفلت ہے

اہلکارون کے روبرو سرو سا ۔۔۔ ہے بیکار کار غفلت ہے

حکایت آذربایجان کے حاکم نے ایک ضعیفہ کی زمین اوسکی بے رضامندی لیکر اپنی حویلی مین داخل کرلی ناچار بوڑھیا قیمت کے لینے پر راضی ہوئی قیمت بھی دو سال تک نہ ملی اس لیے وہ مداین کو آئی اور چھ ماہ تک اوسکو بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونیکا موقع نہ ملا آخر وہ شکارگاہ مین پہونچی اور بادشاہ کو شکار کھیلتے ہوے پاکر گھوڑے کی باگ پکڑلی اور اپنا حال نزار بدیدہ اشکبار عرض کیا بادشاہ نے ایک خدمتگار خاص خفیہ آذربایجان کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہان جاکر اصل حال اس مدعیہ کے دعوے کا دریافت کرے اور بعد دریافت حضور مین بے کم وکاست کیفیت پہونچاے خادم وہان گیا اور تحقیقات کرکے واپس آیا اور باثبات پہونچا کہ مدعیہ کا دعوی راست ودرست ہی اوسپر مدعا علیہ کی فوراً طلبی ہوئی جب وہ آیا تو بلا سماعت عذر گردن مارا گیا حویلی اوسکی بوڑھیا کو دی گئی اور بادشاہ نے متنبہ ہوکر اوس روز سے اپنا عام دربار کردیا اور حکم دیا کہ دربار کیوقت جو دادخواہ آئے فی الفور روبرو پہونچایا جاے بلکہ اپنے خاص محل کی دیوار کے ساتھ بادشاہ نے ایک بڑی زنجیر لگائی اور گھنٹہ اوسکے ساتھ باندہ دیا اور منادی کردی کہ رات کے وقت جو مستغیث آئے اس زنجیر کو ہلائے گھنٹے کی آواز سنکر بادشاہ خود مستغیث کی خبرگیری کیلیے حاضر ہوگا

ہے وہ سردار دنیا مین	باز جسکا در عدالت ہی
دستگیر جہانیان سرور	بس وہی سرور عدالت ہے

حکایت ایک وزنوشیروان دربار عام مین عزت و اجلال کے تخت پر اجلاس کررہا تھا ناگاہ ایک سانپ آیا اوسکو دیکھکر لوگ اوسکے مارنیکی فکر مین ہوے فرمایا کہ اسکو مت مارو شاید دادخواہ ہو سانپ تخت کے روبرو آکر ٹھہر گیا بادشاہ نے جانا کہ یہ کوئی ظلم رسیدہ ہی حکم دیا کہ چند سپاہی اسکے ساتھ جائین اسکے حال کی خبر لائین

یہ سنکر سانپ واپس گیا شاہی ملازم اوسکے ساتھ ہولیے آخروہ جنگل مین جاکر ایک غیر آباد کنوئین کے سر پر ٹھہر گیا اس حال سے نوشیروان کو خبر دی گئی حکم دیا کہ کنوئین کے اندر جاکر دیکھو جب وہ اوترے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا سانپ مرا پڑا ہے اور ایک سیاہ عقرب اوسکے سر پر بیٹھا ہی سپاہیون نے فی الفور عقرب کو مارڈالا اور سانپ کی دوسری دشمن عقرب ہے جسنے سانپ کے بچے کو مارڈالا تھا الی دوسرے روز عین دربار کے وقت پھر سانپ آیا اور چند تخم کسی چیز کے اپنے منہ مین لایا روبرو آکر تخم زمین پر ڈال دیے اور چلا گیا بادشاہ نے جانا کہ سانپ ہماری دادرسی کے شکریہ مین کچھ تحفہ لایا ہے وہ تخم لے لے اور بونے کا حکم دیا ریحان پیدا ہوا اوس سے پہلے ریحان کا پھول کسی نے نہین دیکھا تھا نوشیروان نے اسکا نام شاہ اسرام رکھا ہے جواب ریحان مشہور ہے

شاہ عادل کے سبھی مشتاق ہین	آدمی و دام و دد وحش و طیور
کانپتے ہین لوگ اوسکے رعب سے	ڈرتے ہین جن و پری و مار و مور

حکایت نوشیروان جب اپنا کوشک بنوا چکا دربار عام کیا اور امیرون سے پوچھا کہ شاہی محل کو تمنے دیکھا کہو اس مین کیا خوبی اور کون کون عیب ہے سبنے باتفاق عرض کی کہ یہ عالیشان مکان ہر ایک طرح کے عیب سے پاک ہے مگر یہ عیب ہے کہ حرم سرا کی دیوار کے نیچے ایک بوڑھیا کا پورانا گھر ہے وہ بے زیب معلوم ہوتا ہی اور اوسکا دھوان خاص محل مین جاتا ہے دیوارین سیاہ ہوتی ہین حرم کے لوگ تکلیف پاتے ہین قلعہ کے اندر اس گھر کا باقی رہنا کیا ضرور ہے اسکے عوض مین بڑھیا کو اگر شہر مین مکان دیا جاے اور یہ لیا جاے تو بہتر ہے فرمایا کیا کرون بڑھیا میرا کہنا نہین مانتی پہلے مینے اس سے کہا کہ تو اپنے گھر کی قیمت جسقدر تیرا جی چاہے لیلے اور کہین اپنے رہنے کے لیے مکان خرید لے اوسنے نہ مانا اور کہا کہ میرا انس اسی

مکان کے ساتھ ہے مین یہان سے نہین جاونگی پہر اوسکو کہا گیا کہ تو اپنے گہر مین کھانا
نہ پکایا کر شاہی باورچیخانے سے دو وقت کھانا تیرے گہر پہونچا کریگا یہ بات بہی اوسنے
قبول نہ کی اور کہا کہ مین اپنے ہاتھ کی مزدوری اور اپنے دست مزد سے کھانا
کھاؤنگی شاہی کھانے اور باورچیخانے کی پرواہ نہین کرتی پس اگر بڑہیا کھانا گہر مین
کھانا نہ پکاتی تو دہوان اوسکا حرم سرا کی دیوارونکو نہ سیاہ کرتا بلکہ بڑہیا کے پاس ایک
گاے ہے کہ وہ محلسرا کے عین دروازے کے آگے باندہ دیتی ہے اوسکے بول و براز
کی بدبو محل کے اندر پہیل جاتی ہے اگر منع کرین تو کہتی ہے کہ یہ میری زمین ہے گاے کے
باندھنے مین میرا اختیار ہے چونکہ فی الحقیقت وہ زمین بڑہیا کی ملکیت ہے زبردستی کرنا
انصاف نہین علاوہ اسکے حق ہمسایگی مانع ہے اور ظلم نہین کیا جاتا کہ ظالم کا گہر
دوزخ ہے اپنے اوپر تکلیف گوارا ہے مگر غیر کو تکلیف نہین پہونچائی جاتی

ظلم ہی آخر عوض ہے ظلم کا	رنج کا بدلہ ہے آخر کار رنج
ہو اگر فرصت کسے تم امیدوار	لوگون کو پہونچاؤ مت زنہار رنج

حکایت نوشیروان کے وقت مین ایک آدمی جنگل مین شکار کو گیا کیا دیکہتا ہے
کہ ایک آدمی کو کسی نے قتل کرکے چہری اوسکے سینے پر رکہدی ہے وہ اوسکے حال
کو دیکہکر متحیر اور چہری کو اوٹھا کر دیکہہ ہی رہا تہا کہ اتنے مین وہان کوتوال آپہونچا اور
اوس بیگناہ کو مقتول کا قاتل جانکر پکڑ لیا چند روز کے بعد اوسی معاوضہ مین ماخوذ
کو پھانسی دینے کے لیے شہر کے چوک مین لائے جب پھانسی پر چڑہایا تو مجمع
کے اندر سے ایک ور شخص نکل آیا اور آواز دی کہ اوس مقتول کو مینے قتل کیا تہا
قصاص اوسکا مجہپر جاری کرنا چاہیے شاہی ملازمون نے فی الفور ماخوذ کو چہوڑ دیا
اور اقبالی مجرم کو پکڑکر نوشیروان کے روبرو لائے بادشاہ نے اوسکی
بہی رہائی فرمائی اور فرمایا کہ اگر اسنے ایک شخص کو قتل کیا ہے تو

دوسرے کو قتل سے بچایا ہے اور اوسکے بچانے کے لیے موت کی بلا اپنے سر
پر لی ہے ایسے شخص کو پھانسی دینا چاہیے پہلے یہ قاتل تھا اب یہ فدائی ہے

سرورا غیرون کی فرحت کیلیے	اپنی گردن پر اوٹھالے بار رنج
غیر جو حاضر ہو محتاج اوسکو بخش	تاکہ ہو حاصل تجھے دولت کا گنج

حکایت ساسانی بادشاہون کے یہان رسم تھی کہ اگر کوئی اونکے روبرو اچھی بات
یا لطیفہ کہتا اور اوسپر بادشاہ خوش ہوکر آفرین کا کلمہ زبان پر لاتا تو ایکہزار درہم کا انعام
اوسی وقت اوسکو مل جاتا ایک دن نوشیروان جنگل مین سیر کر رہا تھا دیکھا کہ ایک زمیندار
سو برس کی عمر کا خرمے کا تخم بو رہا ہے بادشاہ ہنسا اور فرمایا کہ اس درخت کے
پیدا ہوتے اور سرسبز ہوتے اور پھل دینے تک تو زندہ نہین رہیگا پس تو کس امید
پر اسکا تخم بوتا ہے زمیندار بولا کشتند خوردیم کاریم خورند بادشاہ کو یہ بات پسند
آئی اور کہا کہ آفرین خازن نے اوسی وقت ہزار درہم کی تھیلی زمیندار
کے حوالے کی درہم لیکر زمیندار بولا کہ دیکھو میرا بویا ہوا تخم پیدا ہونے سے
پہلے ہی پھل لے آیا اور مینے ابھی وقت کھا لیا یہ برکت بادشاہ قدردان
کے تشریف لانے سے ظہور مین آئی ہے اور یہی کرامت ظاہر ہوئی ہے
بادشاہ یہ تقریر سنکر پھر ہنسا اور کہا آفرین خزانہ دار نے دوسری تھیلی
بھی اوسی وقت زمیندار کے حوالے کی وہ لیکر بولا کہ اور زمیندارون کے
درخت ایک سال کے بعد ایک دفعہ پھولتے پھلتے ہین اور میرا تخم کہ ابھی
زمین سے باہر نہین نکلا دمبدم پھل دیتا ہے یہ لطیفہ سنکر بادشاہ نے پھر تبسم
کیا اور زبان سے کہا آفرین خزانچی نے تیسری تھیلی زمیندار کے آگے
رکھدی اور زمیندار بادشاہ کی مہربانی کا پھل کھا کر نہال ہو گیا

تجھسے پہلے بو گئے تھے جتنے لوگ	اونکی محنت کا ثمر تجھکو ملا

سعی کر تو بھی کہ تیری سعی سے	لوگ پائین تا قیامت فایدہ

حکایت ایک شخص نے نوشیروان سے پوچھا کہ عدل کیطرف تجھکو کس چیز نے رہبری کی فرمایا کہ ایک روز مینے شکارگاہ مین دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کے ایسی لکڑی ماری کہ کتے کی ٹانگ ٹوٹ گئی چند قدم ہی چلا تھا کہ ایک مسافر سوار کے گھوڑے نے اوسکو لات ماری جس سے اوسکی بھی ٹانگ ٹوٹ گئی تھوڑی دور وہ گھوڑا گیا تھا کہ گھوڑیکا پاؤن زمین مین دھنس گیا گھوڑے نے چاہا کہ زور سے نکالے نکالنے کے وقت گھوڑیکے پاؤن کو ایسی ضرب آئی کہ چلنے سے عاری ہو گیا اس روز سے میری طبیعت سے تندی جاتی رہی اور جان لیا کہ ہر ایک عمل کے عوض مین جزا و سزا ملنے والی ہے اگر مین بھی ظلم کرونگا تو اوسکا بدعوض پاؤنگا و اگر عدل کرونگا تو عادل کہلاؤنگا

برائی کے بدلے برائی ملیگی	بھلائی سے ہوتی ہے حاصل بھلائی
رہیگا نہ تو اور تیرا زمانہ	رہیگی مگر یہ بھلائی برائی

حکایت قیصر روم نے سنا کہ نوشیروان کے خزانہ مین روپیہ جمع نہین رہتا عند الضرورت قرض لینا پڑتا ہے اس لیے اوسنے طنزاً تحریر کیا کہ جمع رہنا خزانہ کا سلطنت کا جزو اعظم ہے اور یہ کمال شرم اور عیب کی بات ہے کہ تیرے جیسا بادشاہ عالی دماغ رعایا کا قرضدار ہو بلکہ مناسب یہ ہے کہ بادشاہ کی توجہ خزانہ کی درستی و معموری کی طرف ہو نوشیروان نے اسکے جواب مین لکھا کہ بادشاہ کے لیے جمع رکھنا لشکر کا ضروری امر ہے نہ کہ خزانہ کا عند الضرورت رعایا سے قرض لینا بھی عیب نہین ہے کہ رعیت مددگار بادشاہ عادل کی ہے

اور بادشاہ مددگار رعایا کا دو دوستونکا مال باہم مشترک ہے

ہست اموال رعیت مال شاہ	اگر بود باہم وفاق و اتفاق
مال یاران است باہم مشترک	گر نباشد درمیان بعض نفاق

حکایت ایک روز ایک مصاحب نے نوشیروان کی خدمت مین حاضر ہوا اور مبارکباد دیکر کہا کہ آج فلان دشمن اس خاندان کا مر گیا ہے فرمایا کہ آخر مجھکو بھی وہان لیجائینگے جہان وہ گیا ہے پس کیا موقع خوشی اور مبارکباد کہنے کا ہے بلکہ مقام حسرت و افسوس کا

ترا دشمن اگر مرجائے سرور　　نہ کر مرگ عدو پر دلکو خرسند
کہ تو بھی ایکدن آخر اوسی طرح　　جہان سے توڑ کر جاوے گا پیوند

حکایت نوشیروان اکثر اوقات رات کیوقت دو چار اشخاص خدام خاص کو ساتھ لیکر رعایا کی خبرگیری کیلیے پھرا کرتا تھا ایک روز ایک خیرخواہ امیر نے آداب بجا لاکر عرض کی کہ بادشاہ کا ایسی حالت کے ساتھ رات کیوقت شہر مین گشت کرنا اچھا نہین ہے اندیشہ یہ ہے کہ موقع پاکر کوئی دشمن کسیطرح کا صدمہ پہونچائی فرمایا کچھہ اندیشہ نہین ہے کیونکہ عادل بادشاہ اور منصف حاکم کا حافظ حقیقی پاسبان اور نگہبان عدل ہے

شاہ عادل راز تنہائی چہ غم　　زانکہ عدل او دست ہر دم پاسبان
ناصرش باشد خداوند کریم　　در جہان ہر روز و ہر شب ہر زمان

حکایت ایک مخبر نے مخبری کی کہ فلان خزانچی نے خزانہ شاہی سے بے اجازت بہت سا روپیہ غربا و فقرا کو دیدیا اور زر خطیر خیرات مین صرف کیا ہے فرمایا کہ جسقدر روپیہ خزانچی نے مسکینون و محتاجون کو دیا ہے اور وہ ہماری ہی خزانہ مین جمع ہے کہین نہین گیا

دولت اور مال کی حفاظت مین　　کیون اوٹھاتا ہے تو مصیبت و رنج
خرچ کر راہ حق مین دولت و مال　　جمع کر عاقبت کے گھر مین گنج

حکایت نوشیروان کیوقت مین ایک شخص بازار مین کہتا پھرتا تھا کہ میری تین باتون کا مول تین ہزار دینار ہے اگر کوئی خریدے تو مین اوسکو بتلاؤن نوشیروان کو خبر ہوئی اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ہمنے تیری باتون کو خریدلیا کہو وہ کون باتین ہین وہ بولا اول یہ بات ہے کہ دنیا مین دوست نہین ملتا دوسرے ناچار دشمن سے بھی

بھی ملجانا چاہیے تیسرے اوسنے ملو جنسے ضرورتاً ملنا پڑجاے نوشیروان نے یہ باتین سنکر حکم دیا کہ تین ہزار دینار اسکو دیدو حکیم نے دینار نہ لیے اور کہا کہ مین اس بات کا امتحان کرتا تہا کہ آیا حکمت کے اقوال کا بھی کوئی خریدار دنیا مین باقی رہا ہے یا نہین

دوست کوئی بھی گر نہو پیدا	کسی دشمن سے دوستی کرلے
کام اپنا چلاے دنیا مین	حاصل آرام زندگی کرلے

حکایت ایک روز ایک کوتاہ قد دادخواہ نوشیروان کے روبرو آیا اوسکو دیکھکر فرمایا کہ کوتاہ قد آدمی مفتری و شریر ہوتا ہی شاید اسکا دعوی بھی جھوٹھہ ہو جب تحقیقات ہوئی تو قول بادشاہ کا درست نکلا پھر چند روز کے بعد ایک اور کوتاہ قد مستغیث حاضر ہوا بادشاہ پھر وہی سخن زبان پر لایا دادخواہ بولا کہ بادشاہ میرے کوتاہ قد کو دیکھکر مجھکو مفتری و شریر اور جھوٹا نہ کہے کیونکہ مدعی علیہ میرا مجھسے زیادہ کوتاہ قد ہے یہ سنکر بادشاہ ہنسا اور حقرسی فرمائی

بندہ کوتاہ قد کوتاہ عقل	آفتین کرتا ہے برپا سیکڑون
شر اوٹھاتا ہے ہزارون وہ شریر	مخمصے کرتا ہے برپا سیکڑون

تذکرہ جب نوشیروان مرگیا تو اوسکی وصیت کے بموجب تابوت اوسکا اوسکے تمام قلمرو مین لیکر پھرے تابوت کے آگے منادی ندا کرتا جاتا تہا کہ جس مظلوم یا قرضخواہ کا حق اس بادشاہ کے ذمہ ہوا سوقت حاضر ہوکر اوسکی حقرسی کیجاے پس کوئی حاضر نہوا بلکہ ہزاران ہزار بلکہ بیشمار رعیت ہر ایک شہر دگانون کے جنازہ کی ہمراہ بدیدہ اشکبار و دل بیقرار ہوگئے

زمانے مین مرجاے جو آدمی	ہر اک آدمی اوسکا کرتا ہے غم
و لیکن اگر شاہ عادل مرے	ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم

حکایت مامون خلیفہ عباسی کے وقت اوسکے دربار مین ایک حکیم نے ذکر کیا

بادشاہ عادل کا جسم قبر مین متفرق نہین ہوتا اور نہ اوسکو مٹی کھاتی ہو بدستور صحیح و
سالم رہتا ہی خلیفہ اس امر کے امتحان لینے کے لیے مدائن مین گیا اور نوشیروان کی
قبر کا تعوید کھلوایا دیکھا کہ جسم اوسکا اوسی طرح درست اور قایم ہے اور ایسا معلوم ہوتا
ہو کہ ابھی سویا ہے تین انگشتریان اوسکے ہاتھ مین پائین ہر ایک کے نگینے پر ایک ایک
نصیحت کندہ کی ہوئی دیکھی اول یہ کہ صالح آدمی دوست اور دشمن کے ساتھ صلح کرتا
ہے کسی سے بہ مخالفت پیش نہین آتا دوسرے یہ کہ بے مشورت کام خراب ہوتا ہی
اور بے تدبیر مہمین ابتر ہو جاتی ہین تیسرے یہ کہ رعایت رعیت کی سب پر مقدم ہو

بدنیا مرد صالح مے کند صلح	بہر نیک و بد و با یار و اغیار
کند ہردم رعایت با رعیت	نسازد در جہان بے مشورت کار

فایدہ اس بادشاہ کے نصایح کتب تواریخ مین بیشمار لکھے ہین اس مختصر مین ونکی تحریر
کی گنجایش نہین مگر تبرکاً و تیمناً یکے از ہزار و مشتے از خروار درج کیے جاتے ہین
نصایح جوانی پر غرور نکرو خدا کو نہ چھوڑو خودی نہ پکڑو کیے ہوے کام کو کیا ہوا
نہ سمجھو عبادت کی ہوئی کو نہ کی ہوئی جانو آج کا کام کل پر نہ چھوڑو مان باپ پر
مت ہنسو زندگانی دراز کو صرف ایک ہی دم تصور کر رکھو کینہ ور اور کینہ توز
آدمی سے ڈرتے رہو اور دیوانے کے پاس تک نہ جاؤ عورتوں کی صحبت سے باز آؤ منشی
اور شاعر سے دشمنی نہ رکھو اپنی روٹی کو غیر کے دسترخوان پر رکھکر مت کھاؤ علم پڑھنے
کے وقت اپنی ضعیفی و بے عمری کو حصول علم سے مانع نہ جانو ناخواندہ مہمان کے لیے
مت ہو آزمائے ہوے کو نہ آزماؤ دولتمندون کے ساتھ عداوت مت رکھو سلطان وقت
کی اطاعت مین رہو دشمن کے مرنے پر خوشی مت کرو تندرستی و صحت کو بڑی نعمت
جانو دوست کی قدر پہچانو دیر کے بعد سوؤ جلد اوٹھو میٹھو تھوڑا کھاؤ کم بولو بہت
روؤ کم ہنسو مرگ کو سچ زندگی کو جھوٹ جانو عالم الغیب خدا کو پہچانو

پند ہر ناصح بشنو ای مہربان	تا شوی روشن باوج عز و جاہ
کن عمل بر گفتۂ اہل عمل	نہ قدم اندر سلوک اہل راہ

قول بھاری بوجھ کا اوٹھانا دور لیجانا آسان ہے مگر غیر جنس کی صحبت مین جانا مشکل کیونکہ بوجھ اسکا جسم پر ہے اور بار اوسکا روح پر

بُری ہوتی ہے صحبت غیر جنس	حقیقت مین ہی وہ عذاب الیم

نکتہ بادشاہ کے قلمرو مین اگر کوئی پل پرانا ہو جا اور اوسکی چھت کے سوراخ مین کسیکی بکری کا پانون جا کر ٹوٹ جای تو خدا کے رو برو بازپرس اوسکا بادشاہ سے ہوگا

انچہ اندر ملک سے یا بد ظہور	از نکوئی و بدی و اہل شر
باز پرس وست پیش ذو الجلال	سرور از فرمانروا ے دادگر

نکتہ عقلمند بادشاہ امیرون کی تجویز اور مشیرونکی مشورت سے مستغنی ہی جس طرح دانا عورت کی خاوند کو احتیاج خانگی امور مین نہین ہوتی اور نیک گھوڑا تازیانہ نہین کھاتا

نباشد با وزیران احتیاجش	بود لایق اگر شاہِ زمانہ
ز شوہر ہست مستغنی زن خوب	خورد کے اسپ تازی تازیانہ

نکتہ بے مال مفلس بے آبرو ہے بے اولاد نابینا بے برادر بیکس بے زن بے عیش اور جو انسان ان چارون مین سے کچھ نہین رکھتا وہ سب سے زیادہ بیغم اور بے اندیشہ ہے

مرد مفلس سر بسر بے آبروست	شخص بے اولاد نابینا بود
بے برادر بیکس ست اندر جہان	زن ندارد ہر کہ او تنہا بود
آنکہ او دارد نہ زینان ہیچکس	بیغم و بیخوف بے پروا بود

حکمت ہوا کے چلنے کا دن سونے کے لیے ابر کا دن شکار کے واسطے بارش کا شراب پینے کے واسطے آفتابی دن عدل و انصاف و ضروری کامون کے انجام کے لیے ہر ایک رات بندگی اور عبادت کیلیے

صبح سے تا شام جتنا وقت ہی — اوس مین کر لو اپنے سارے کاروبار
شب کو غیر از بندگی کچھ مت کرو — تاکہ ہو راضی جناب کردگار

نکتہ جس کام کے کرنیسے پہلے کوئی اور شخص ذلت پا چکا ہو اوسکا ذکر کرنا محض نادانی ہے

ہو چکا ہو جس سے بیعزت کوئی — کام وہ کرتا ہے تو کسواسطے
خوار کیون کرتا ہو اپنے آپکو — ہوتا ہے بے آبرو کسواسطے

نکتہ بادشاہ کی مصاحب پر آرام حرام ہی بی آرامی اوسکا کام ہے بے قرار اوسکا نام ہی

ڈرتا رہتا ہے ندیم بادشاہ — خوف سے کرتا ہے وہ ہر ایک کام
بیقراری ہی فقط اوسکے نصیب — عیش و آرام اوسپہ رہتا ہے حرام

نکتہ دنیا مین جسکی زیست بامراد نہین دل اوسکا شاد نہین اوسکو زندہ نجانو مردہ سمجھو

زیست کی راحت نہو جسکے نصیب — محض لاحاصل ہی اوسکی زندگی
بہتر ایسی زندگی سے مرگ ہی — خوش نہو جس زیست مین بشاش جی

نکتہ کسیکی ناراضی کے سبب سے سچ بات کا چھپانا اور جھوٹھ بولنا سراپا منع ہے

ازرہ راست سرمپیچ ایدوست — گر دران رہ خوف جان باشد
ایمن ست از جہان واہل جہان — ہر کہ از کذب در امان باشد

نکتہ بھوکھ کے عذاب سے مرنا بہتر ہی کہ سفلونکا کھانا کھانا اور انکے احسان کا بار اوٹھانا

اہل ہمت گرسنہ میرد اگر — دست عیش سفلہ کے سازد دراز
زیر بار ہمت دون ہمتان — سرنگون گردد نہ مرد [illegible]

حکمت بادشاہ لشکر کے ساتھ ہے لشکر مال کے ساتھ مال خراج کے ساتھ خراج ملک کے ساتھ ملک آبادی کے ساتھ آبادی ملک کی عدل کے ساتھ عدل عالمونکی نیک نیتی کے ساتھ نیک نیتی عالمونکی وزرا کی استقامت کے ساتھ وزرا کی استقامت بادشاہ کی قدردانی و جوہر شناسی کے ساتھ

مملکت آباد ہے انصاف سے — عدل ہے سرور مدار انتظام

لشکر آسودہ خزانہ جمع ہو	ہوا گر وہ پیش کار انتظام

حکمت چار چیزوں سے چار شخص نقصان پاتے ہین ذلت اوٹھاتے ہین اول بخل سے بادشاہ دوم رشوت سے قاضی سوم بیشرمی سے عورت چہارم ظلم وستم سے عمال

مملکت گردد خراب وخستہ حال	بادشہ باشد اگر مرد بخیل
اہل حکم از ظلم گردد شرمسار	قاضی از رشوت شود خوار وذلیل
در صفت مردان زنان بدخصال	میشوند آخر خجل بے قال وقیل

خسرو پرویز بادشاہ

یہ شخص بڑا بادشاہ تہا پرویز اسکا خطاب تہا جسکے معنی فتحمندی کے ہین اسکے پاس آٹھ خزانے تھے اونمین سے ایک کا نام باد آورد تہا اور اس طرح یہ حاصل ہوا کہ قیصر روم نے وہ خزانہ جہاز پر لادکر کسی بحیرہ کو روانہ کیا تہا اتفاقاً دریا مین ہوا کا طوفان آیا ہوا اور طوفان کے زور سے جہاز اس بادشاہ کے علاقہ مین آگیا اسکی گماشتون نے وہ خزانہ تمام وکمال لے لیا اور اسکی خدمت مین بہیجدیا اوس خدا داد خزانہ کو دیکھکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اوسکا نام گنج باد آورد رکہا۔

فائدہ اس بادشاہ کے خزانہ مین بیس ہزار زین مرصع پچاس ہزار قیمتی گھوڑا بارہ ہزار اونٹ خاص بادشاہی اسباب لادنیکا نوسو ہاتھی خاص سواری کے تھے دو سو آدمی غلام خوشبو کے ڈبے اوٹھاکر سواری کے ساتھ جاتے تھے کہ سواری کے وقت بھی معطر ہوا بادشاہ کے دماغ مین پہونچتی رہے ایکہزار سقہ بادشاہ کی سواری کے آگے پانی چھڑکا کرتا تہا بادشاہ کے گھوڑون کے نعل بھی سونیکے تھے میخین اوسمین لکڑی کی لگائی جاتی تہین اس مراد سے کہ وہ نعل بہت جلد گر پڑین اور لوگ اوٹھاکر لیجاوین فیض پاوین اور اوسکے عوض مین نئے لگائی جاوین

قاعدہ اس بادشاہ کے پاس ایک کاسہ تھا ایکمرتبہ اوسمین پانی بھرکر اگر تمام دربار والے
پیتے وہ خالی نہ ہوتا بارہ ہزار خوبصورت کنیز اوسکے محلسرا مین تھی اور شیرین
جیسی عورت جمیلہ کہ اوسوقت وہ حسن وخوبی مین سرزمین کی عورتون مین لاثانی
تھی اسکی منکوحہ تھی بادشاہی کھانیکے لیے جو بزغالہ ہر روز ذبح کیا جاتا تھا اوسکے پکانے
پر دو ہزار دینار خرچ ہوتا تھا پہلے بزغالہ زرد رنگ ازرق چشم بہتیری کے دودہ سے
پلا ہوا ہر روز بہم پہونچایا جاتا ایک ایک تنور چاندی کا بناکر عود کی لکڑیون سے تپایا
جاتا مشک اور زعفران بھی جلایا جاتا پھر بزغالہ ذبح کرکے اور چاندی کے طشت
مین رکھکر تنور کے اندر رکھا جاتا جب پک جاتا تو سونیکے طشت مین رکھکر سونے
کی چھری سے اوسکے گوشت کے ٹکڑے کیے جاتے اور بہت سا جواہرات قیمتی پیسا ہوا
اوسپر ڈالا جاتا خوشبودار مصالحہ بمزہ ذائقہ قسم قسم کے اوسپر انڈیلدیے جاتے جب
بادشاہ کھانے سے فراغت پاتا وہ چاندی کا تنور وطشت طلائی وطشت نقرہ
وچھری وغیرہ روز کے روز ٹکڑے ٹکڑے کرکر غریب مسکینون محتاجونکو تقسیم کردیے جاتے
آئندہ روز کے لیے نئے تیار کیے جاتے غرضکہ بادشاہ بڑا باتکلف آدمی تھا

حکایت ایکروز کسی مخبر نے ایک امیر کی نسبت مخبری کی کہ وہ بادشاہی مال میں سے
بہت سا روپیہ کھا گیا ہے بادشاہ نے اسکی تحقیقات کے لیے حکم نافذ فرمایا جب جرم ثابت
ہوچکا تو امراے دربار سے اوسکی سزادہی کے لیے مشورہ لیا گیا سبنے اوسکو قید کرنیکی
راے دی مگر بادشاہ نے برخلاف اونکی راے کے اوسکا رتبہ پہلے سے دوچندان کردیا
جاگیر ومنصب بڑھا دیا یہ حال دیکھکر تمام امرا حیرت مین آئے اور بادشاہ سے اس عنایت
ومہربانی کا باعث پوچھا فرمایا کہ تمہاری تجویز اسکے باب مین یہ تھی کہ مین اسکو قید
کرون مین احسان ومروت سے زیادہ اور کون قید ہے اسلیے مینے اوسپر احسان کیا اور
ایسی زنجیر مروت کی اوسکے ہاتھ اور پانون پر رکھی کہ تادم عمر وہ کبھی گردن نہ اٹھاسکے کیونکہ ظاہر ہے

قید اوسکے صرف جسم پر ہوتی اور احسان و مروت کے بند اوسکی روح اور جان پر

بند احسان ست بند آہنین	کاندران تا زیست انسانست بند
بند بندش بند در بند و بیست	روح محبوس ست ہم جان ست بند

عمر بن عبد العزیز

خلفاے بنی امیہ مین یہ بادشاہ بڑا عادل و خدا پرست تمام خاندان مین سے بعد حضرت عثمان خلیفہ ثالث کے اسی خلیفہ نے عبادت و عدالت و حکومت مین نام پایا اور بکمال زہد و ریاضت و خلق و آداب و رحم و کرم و خوبی کے ساتھ عمر بسر کی

فائدہ یہ خلیفہ بیت المال کا روپیہ اپنے تصرف مین نہ لاتا اپنے ہاتھ کی محنت و مزدوری اپنی اور اپنی منکوحہ کی خوراک و پوشاک کا انتظام کرتا دنیا کی زینت کا شوق نہ تہا ظاہر آرائی کا ذوق نہ تہا ایک منکوحہ کے بغیر اسکے گہر مین کوئی کنیز و خادمہ نہ تہی چکی کا پیسنا کھانا پکانا کپڑون کا سینا اور سب خانہ داری کے کام اوسی ایک منکوحہ کی تفویض تھے ایک مرتبہ بی بی نے خلیفہ سے کثرت کار خانہ داری کی شکایت کی اور درخواست کی کہ ایک خادمہ گھر کی خدمت اور اوسکی امداد کے لیے بہم پہونچائی جائے جواب دیا کہ مین اپنی محنت و دستکاری کی جو اجرت پاتا ہون وہ کھانے اور پہننے کے خرچ مین صرف ہوجاتی ہے اور بیت المال کا روپیہ تمام مسلمانون کا حق ہے میرا ملک نہین ہے اوسمین تصرف نہین کرسکتا اگر مددگار کی حاجت ہے تو مین خود ہر ایک کام مین مدد دیسکتا ہون بی بی یہ تقریر خلیفہ کی سنکر خاموش رہی کچھ جواب نہ دیا

فائدہ باوجود اسقدر سلطنت اور عالی جاہی کے اس خلیفہ کے گھر مین ہرگز کچھ خانہ داری کا سامان نہ تہا صرف وضو کا گلی لوٹا نماز کا بوریا لکڑی کا پیالہ مٹی کی ہنڈیا پتھر کا توا کھانس کا فرش اینٹ کا تکیہ ایک ہی پوشاک تھی جب وہ میلی ہوجاتی تو گھر مین

دھولائی جاتی اور جب تک کپڑے دھلکر سوکھ نہ جاتے خلیفہ عریان تن گھر میں رہتے دو پوشاکیں نئی سال بھر میں یہ خلیفہ بنوا تا اور عیدین کے دن زیب تن فرماتا

سلطان محمود غزنوی

مسلمان بادشاہوں میں یہ عظیم الشان بادشاہ تھا اسنے سلطنت وسیع پائی بارہ حملے ہندیر کیے اور بیشمار مال غارت میں لیگیا سومنات کا حملہ اوسکا ہر ایک حملہ سے بڑا حملہ شمار کیا جاتا ہے کہ اسنے بڑی جوانمردی کی اور اتنی دور کا سفر اپنی ذات پر روا رکھکر لشکر وہاں پہونچایا مندر گرایا بت توڑا بہادرانہ لڑائی ہندؤں کے ساتھ لڑا سلطان محمود غازی یمین الدولہ خطاب لیا

نکتہ یہ بادشاہ بدشکل تھا جلوس کے روز آئینہ لیکر اسنے اپنی صورت کو دیکھا اور کہا کہ ایسے بدشکل بے رعب بادشاہ کا حکم کون مانیگا وزیر آداب بجالایا اور عرض کی کہ سخاوت کی خوبی اور شجاعت کا جمال ظاہری صورت کے جمال سے اعلے وبلند تر ہے اگر بادشاہ مال کو دشمن تصور فرمائیگا تو تمام زمانہ دوست دشمن اوس کے دوست ہوجائینگے

اگر دولت کو تو دشمن سمجھ لے	نر کھے اوس سے الفت ذرو بھی تو نہ
بنے فی الفور سب خلقت تری دوست	نگوں خدمت میں ہو سارا زمانہ

حکایت محمود کے وقت میں ایک شخص نے ہزار دینار زر سرخ کی تیلی سر مہر قاضی کے سپرد کی کہ اوسکی امانت اپنے پاس رکھے اور آپ سفر کو چلا گیا جب واپس آیا تو بجنس تھیلی واپس لی مگر جب اوسکو کھولکر دیکھا تو تانبے کے دینار پائے قاضی سے پوچھا تو اوسنے کہا کہ تیری سر مہر تھیلی تیرے حوالے کردی ہے دیناروں کا حال مجھے کیا معلوم مجھکو علم نہ تھا کہ اوسکے اندر کیا ہے قاضی سے ناامید ہوکر مدعی بادشاہ کے پاس گیا اور حال بیان کیا بادشاہ نے جانا کہ بے ایمان قاضی نے تھیلی چیر کر اسکے دینار سرخ نکال لیے ہیں اور پھر

تا بنے کے دینار بہر کر تھیلی کسی استاد رفوگر سے سلادی ہی جسکا رفو معلوم نہین ہوتا کہ
کہان کیا ہی یہ سوچکر مدعی کو حکم دیا کہ تین روز کے بعد حاضر ہونا اور خود یہ تجویز کی کہ ا
رات کو اپنی خوابگاہ کا فرش ایک طرف سے پھاڑ ڈالا اور خود علی الصباح سوار ہوکر
شکارگاہ کو چلا گیا بادشاہ کے جانیکے بعد فراش نے جب شاہی فرش کو پھٹا ہوا پایا تو
بہت گھبرایا کہ اب سیاست سلطانی سے جان بچانا محال ہے آخر رفوگر کی تلاش مین
مصروف ہوا اور اوستاد رفوگر سے جسنے وہ دینارونکی تھیلی قاضی کے کہنے سے رفو
کی تہی شاہی مسند کو رفو کرایا اور بادشاہ کے آنیسے اول وہ مسند موقع پر بچھا رکھی
رات کو جب بادشاہ شکارگاہ سے واپس آیا مسند کو درست پایا فی الفور فراش کو
بلایا اور حال دریافت فرمایا فراش نے سب کیفیت بے کم و کاست بیان کردی پہر رفوگر
کی طلبی ہوئی اور وہ اصل تھیلی دکھلاکر حال پوچھا اوسنے عرض کی کہ ہان اسی سال مین یہی
یہ تھیلی قاضی کے حکم سے رفو کی تہی اوسوقت اسمین مسی دینار بھرے ہوی تھے یہ حال
تحقیق کرکے بادشاہ نے قاضی کو بلایا اور سخت مواخذہ کی بعد ہزار دینار سرخ قاضی سے مدعی کو
دلوائے اور آیندہ پنجاہ ہزار جرمانہ لیکر قاضی کو ہزار رسوائی دیدیا نامی عہدہ جلیلہ قضا سے معزول کیا

قاضی و ملا و مفتی و فقیہ	ہین یہ چارون چار ارکان جہان
اپنے گر ہوجاے سرزد کار بد	الامان ہے الامان ہی الامان

حکایت سنا کے علاقے کے حاکم نے ایک سوداگر کا مال ناحق لیلیا وہ سلطان
کی خدمت مین آیا اور دادخواہ ہوا سلطان نے اپنا مہری پروانہ سوداگر کے استرداد مال کیلیے
حاکم کے نام جاری کیا مگر حاکم نے پہر بھی نہین دیا اور بہت ناراض ہوا سوداگر واپس آیا
حال کہہ سنایا اتفاقاً اوسوقت محمود تنگدل بیٹھا تہا سوداگر کا حال سنتے ہی چین بر
جبین ہوگیا اور کہا کہ اگر وہ تیرا مال نہین دیتا تو مین کیا کرون سوداگر نے کہا کہ اگر بادشاہ
کچھ نہین کرسکتا تو مجھسے کیا ہوسکتا ہی فرمایا کہ اپنے سر پر خاک ڈال اوسنے عرض کی کہ درست ہے

جس وقت کہ بادشاہ کا حکم نوکر نہ مانے داد خواہ کو سر پر خاک ڈالنے کے بغیر اور کیا نصیب ہے محمود
اس تقریر کے سننے سے سخت متاثر ہوا اور بولا کہ مینے غلط کیا ہے مجکو چاہیے کہ اپنے سر پر خاک
ڈالون یہ کہکر اوسی وقت عاملہ کی گرفتاری کے لیے حکم نافذ کیا چند روز کے بعد وہ پکڑا آیا
تو وہی پروانہ جسکی تعمیل اوسنے نہین کی اوسکے گلے مین ڈالا اور گدھے پر سوار کر کے
شہر مین سوار پھرایا اور نہایت تشہیر و رسوائی کے بعد گردن مارا [illegible]

جو بندہ ہو مالک کا خدمت گزار
نمانے جو محکوم حاکم کا حکم
اطاعت مین جو حاضر سدا چاہیے
اوسے فی الحقیقت سزا چاہیے

حکایت ایک روز ایک غریب درویش سلطان کی خدمت مین آیا اور عرض کی
کہ ایک ترک بادشاہی ملازم میری بی بی خوبصورت پر عاشق ہی دوسری تیسری رات
وہ زبردستی میرے گھر مین آجاتا ہی اور میری منکوحہ کے ساتھ جبراً زنا کرتا ہی مجکو بولنے نہین دیتا
اور کہتا ہی کہ اگر تو بولیگا تو فی الفور تجکو گردن مارونگا مین جان کے خوف سے اوسوقت دم
نہین مار سکتا اور اپنی آنکھون سے وہ حالت دیکھتا ہون یہ تقریر اوسکی سنکر کمال غضبناک
ہوا اور فرمایا کہ اب جس رات وہ آئے اوسیوقت کوتوال کے آدمی کو جو تیرے گھر کے
پاس خفیہ مامور ہوگا خبر کر دینا اوسیوقت کوتوال کو بلاکر مدعی کے گھر کا نشان اوسکو سمجھا دیا
اور ارشاد کیا کہ ہر رات شام سے صبح تک اپنا سپاہی بتغیر لباس مدعی کے گھر کے پاس مامور
رکھو جب مستغیث کیطرف سے تمکو اطلاع ملے کہ مجرم اوسکے گھر مین موجود ہے تو اوسی وقت
اوسکے گھر مین جاؤ مجرم کو گرفتار کرو اور اوسی وقت وہ اطلاع مجکو پہونچاؤ چوتھی
رات کو پھر وہ ترک آیا اور اپنے کام مین مصروف ہوا درویش نے فرصت پاکر کوتوال
کے سپاہی کو خبر کی کوتوال فوراً پہلے درویش کے گھر آیا اور ترک کو گرفتار کر کے
وہان ہی چھوڑ گیا پھر بادشاہ کے پاس پہونچا بادشاہ اوسی وقت کوتوال کے
ساتھ روانہ ہوا جب درویش کے گھر پہونچا حکم دیا کہ چراغ گل کر دو جب چراغ گل ہو چکا

بادشاہ نے مجرم پر تلوار سر کی اور اوسکا کام تمام کرکے پھر چراغ روشن کرایا اور درویش کو فرمایا کہ اگر تیرے گھر مین کچھ کھانا موجود ہو تو حاضر کر درویش جو کی خشک روٹی اور سرکہ حاضر لایا بادشاہ نے بڑی خواہش سے وہ کھانا کھایا پھر مقتول کا چہرہ دیکھکر دوگانہ شکر کا ادا کیا اور اپنے گھر کا راستہ لیا درویش اوس وقت آداب بجا لایا اور باعث چراغ کے گل کرانے اور کھانا کھانے اور دوگانہ پڑھنے کا پوچھا فرمایا کہ آج تیسرا روز ہے کہ تو نے اپنا حال مجھے کہا تھا اوسوقت مینے قسم کھائی تھی کہ جب تک مین تیرا انصاف نہ دون کھانا نہ کھاؤن آج مین سخت بھوکھا تھا اسلیے مینے مجرم کے قتل کے بعد تجھسے مانگ کر کھانا کھایا چراغ کے گل کرانیکا یہ موجب تھا کہ مجکو منظور ہوا کہ مجرم کو اندھیرے مین قتل کرون روشنی مین قتل سے پہلے اوسکا چہرہ نہ دیکھون کیونکہ اگر وہ کوئی میرا بھائی برادر یا عزیز ہوتا تو مین اوسکو قتل کرنے سے رُک جاتا حق عدالت کا ادا نہ ہوتا آخر جب قتل کے بعد اوسکو روشنی مین دیکھکر بیگانہ پایا تو دوگانہ شکرانہ کا پڑھا

نہین ظالم کو غیر از ظلم حاصل	اوٹھاتا ہے ستم آخر ستمگار
جفا جو کو جفا ملتا ہے بکثرہ	سدا آزار پاتا ہے دل آزار

حکایت ایک روز ایک عورت کوہ بلوچ سے جو ممالک رے کے علاقہ مین سلطان کے پاس آکر دادخواہ ہوئی کہ میرا اور میرے خاندان کا مال و اسباب ہانکے رہزن لوٹ لیگئے ہین رستہ آمد و شد مسافرونکا بند کردیا ہے سلطان نے پوچھا کہ کوہ بلوچ کہان ہے بڑھیا بولی کہ بادشاہ کو چاہیے کہ اس قدر ملک اپنے قبضے مین رکھے جسکی خبرگیری کر سکے اور اگر ایسا ہو کہ بادشاہ اپنے قلمرو کے ملکون کے نام سے بھی واقف نہو تو اوسکے کہ ایک روز اوسکی سلطنت پر زوال آئیگا حشر کی بازپرس کا صدمہ اوٹھائیگا سلطان نے یہ سنکر فرمایا کہ تو سچ کہتی ہے اوسیوقت ایک قافلہ تیار کیا

بیشمار سیب اونٹون پر لاد کر اونکے ہمراہ کیے چند شیشے زہر ہلاہل کے دیے اور
فرمایا کہ تم کوہ بلوچ پر چلے جاؤ جب وہان پہونچو سیبون کو زہر آلودہ کر دو بار اوتار کر
اونٹون کو جنگل مین چھوڑ دو خود اسباب اور بار ونکو چھوڑ کر کمینگاہ مین چھپ رہو جب
رہزن آئین اور تمہارا اسباب لوٹنے لگین تو اونکے مزاحم مت ہو یہ حکم سنکر
وہ قافلہ بڑھیا کے ساتھ کوہ بلوچ کو روانہ ہوا دو روز اول وہان کے پہونچنے
سے کل سیبون کو زہر آلود کر دیا موقع پر پہونچکر بار اوتار دیے اور خود چھپ رہے
رات کے وقت رہزن آئے قافلہ کا مال لے لیا اور سیب ذائقہ دار کھانے
شروع کیے تھوڑی دیر کے بعد زہر کی تاثیر ہوئی اور سبکے سب ہلاک ہوے
بادشاہ نے رہزنون کے مالکی ضبطی کر کے تمام وکمال بڑھیا کو دے دیا
جس سے بوڑھیا مالا مال دولت سے نہال ہو گئی

مرد با انصاف ہی انصاف دوست — شاہ عادل ہے خبر گیر جہان
کانپتے ہین جو اوسکے رعب سے — راہ پر آتی ہے قوم رہزنان

مثنوی در خاتمہ کتاب

سرور اب بس کر نکر زیادہ کلام — تاکہ ہو یہ مخزن حکمت تمام
ہو یہ گنجینہ بفضل کردگار — دائما مطبوع طبع روزگار
جو عمل اسپر کرے وہ پائے فیض — جو ادھر آجائے وہ لیجائے فیض
پائے ہر اہل مراد اس سے مراد — ہو دل اندوہگین فی الفور شاد
دیکھین اہل شوق اسکو شوق سے — ذوق کر لین حاصل اسکے ذوق سے
پائے اس مخزن سے ہر اہل ثبات — حکمت حکمت نکتہ نکتہ بات بات
ہو گہر ریزی سے اسکی ماہ و سال — پر گہر دامان ہر اہل کمال

پائین ارباب بصیرت اس سے نور
تیرگی ہو دیدۂ عالم سے دور

حشر کے دن تک سے پھلے پھولے یہ باغ
روشن اس صورت سے گھر گھر ہو چراغ

سالکان منزل صدق و صواب
نقد جان دیکر بھی لیلیں یہ کتاب

رکھے حق روشن اسی سے صبح و شام
سرور گمنام کا دنیا مین نام

آسمان جبتک زمین ہی جب تلک
مہر و مہ کرسی نشین ہی جب تلک

فائدہ اس سے کرے حاصل جہان
مستفید اس سے رہے دور زمان

قطعۂ تاریخ از مصنف کتاب ہذا

ہوا ظاہر بفضل ایزدی جب
یہ فضل و علم و حکمت کا دفینہ

لبِ سال خاتمہ ہاتف نے سرور
کہا ہے عمدہ حکمت کا خزینہ
۱۲۹۵ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج فکر و طبع رسای مصنف اہل کمال افتخار شعرای فصیح حال جناب رای بہادر کنہیالال اکزکٹو انجنیر لاہور ڈویژن المتخلص بہ ہندی

چہ نادر مخزن است این، مخزن ہوش و خردمندی
سراپا بحر فضل و عین علم معدنِ حکمت

چہ بستانی ست این بستان سرای فیض حقانی
چہ گلبن گلبن عرفان چہ گلشن گلشنِ حکمت

مدد جستم ز ارواح حکیمان بہر تاریخش
ندا از جان افلاطون مکمل مخزن حکمت
۱۲۹۵ھ

خاتمۃ الطبع

لله الحمد والمنة که کتاب افادت درجت موسوم به **مخزن حکمت** جسکو ایک
مجموعہ علوم حکمت و بلاغت لکھا جاوے تو بجا ہے بلکہ جو جامع حالات حکماے
متقدمین و متاخرین و گنجینہ اونکے اقوال و آداب پند و نصایح کا کہا جاوے تو
رواہے تصنیف سخنور نازک خیال شاعر عدیم المثال جامع علم و ہنر منشی
غلام سرور صاحب لاہوری که مصنف نے بکمال محنت و عرقریزی سے ہر ایک
حکیم کا حال معتبر کتابون سے انتخاب کرکے اسمین درج کیا ہے اور حکما کے اقوال و
آداب و پند و نصایح بھی ہر ایک حکیم کے ذکر کے ساتھہ لکھکر کتاب کو ایسی زیب
زینت دی ہو کہ اس ترتیب و ترکیب کی کتاب اخلاق کے علما اور حکما کے ذکر مین کم
دیکھنے مین آئی ہے علاوہ اسکے جسقدر عبارت پند و نصایح کے متعلق درج کتاب ہوئی ہو
وہی مضمون نظم مین منظوم کیا گیا ہے جس سے کتاب کی خوبی المضاعف ہوگئی ہے
طالب علم مبتدی و منتہی دونون کو فائدہ کامل اس سے ہوسکتا ہے مبتدی کو
تو حکما کے تاریخی حالات اور مضامین اخلاق سے بہرہ ملتا ہے اور منتہی نظم و
نثر سے ذوق پاتا ہے اس مصنف علام کی تصانیف سے مثل کتاب گلدستہ
کرامت و خزینۃ الاصفیا و گنجینہ سروری و اخلاق سروری و گلزار شاہی و
حدیقۃ الاولیا و نعت سروری و دیوان سروری و مخزن پنجاب و گلشن سروری و
ولغات سروری وغیرہ کے بہت سی کتابین ہین جو بار بار چھپ کر مطبوع طبع شائقین
و منظور ناظرین ہوچکین اور ہوتی ہین یہ کتاب بھی پہلے دو بار مصنف صاحب
نے لاہور مین چھاپ کر شائع کی مگر پھر تیسری مرتبہ کے چھاپنے کے وقت اس کتاب
کو پھر دیکھا اور بہت سے منظوم اشعار ایزاد کرکے کتاب کو مکمل کر دیا اور قلمی نسخہ

لکھکر مطبع مین بھیجا جسکو امیر نامی عالیجناب علی القاب مشہور امصار و دیار نامور زمانہ منشی نول کشور صاحب سی - آئی - ای مرحوم نے اپنے مطبع اوده اخبار مین بکمال قدردانی چھاپا اب شکر خدا کہ یہ نادر نسخہ حسب خواہش شایقین با تمکین مطبع منشی نول کشور واقع کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلے القاب بلند اقبال ستوده خصال سخی باذل امیر دریا دل رای بہادر منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام منصرم شمائل منشی بھگوانديال صاحب عاقل جنرل ایجنٹ مطبع کے حسن انتظام سے بماه مئی ۱۹۱۲ عیسوی بار ہفتم چھپا

قطعہ تاریخ طبع از منشی نراین بخش صاحب راقم

خوشا مطبوع این تصنیف سرور ۔ پُر از حکمت حکایت پند و نکتہ
سن طبعش براقم ہاتف غیب ۔ چہ زیبا موعظت حکمت بگفت
۱۲ ۱۹ ع

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوانديال صاحب عاقل ایجنٹ

حکیمان سلف کی جی بدل تاریخ لکھی ہے ۔ جناب حضرت سرور نے بس نام خدا عمدہ
عبث کرتے ہو عاقل فکر تم تاریخ ہجری کی ۔ بیاض و لبہ لکھی مخزن حکمت ہی کیا عمدہ
۱۲

از سخنور سحر بیان ہمپایہ سحبان محمد حامد علیخان حامد شاہ آباد محافظ عملہ تصحیح

حضرت سرور نے لکھی خوب ہی تاریخ یہ ۔ ان حکیمانِ جہان کی جو کہ تھے اہلِ کمال
فکر ای حامد تمھین ہی سال ہجری کی عبث ۔ ہی معلّے مخزنِ حکمت ۔ لکھو تاریخ سال
سنہ ۱۳۳۰ ہجری

سیر الاقطاب اذکار اولیاء اللہ ترجمہ
اذکار الاولیاء اللہ از حضرت اللہ یا چشتی۔
گنجینۂ سروری معروف بہ گنج تاریخ
ولادت و وفات اولیای کرام۔
وقائع شاہ معین الدین چشتی
از منشی بابو لال۔
خزینۃ الاصفیا۔ دو جلدین اولیا اور
اہل اللہ کا تذکرہ از مفتی غلام سرور لاہوری۔
گل فردوس۔ در احوال خواجگان
فردوس از شاہ امین احمد۔

کتب متفرقات دینیہ

تحریم النسا۔ مسائل کہ کن عورتون سے نکاح
درست ہے اور کن سے نہین از مولوی نواب
قطب الدین خان۔
رسالہ کلید باب الحج۔ احکام الحج از
مولوی سید الز علی(?)۔
رسالہ فضائل الشہور والصیام فے
اوراد اللیالی والایام۔ فضائل مہینون
کے خصوص ماہ رمضان کا۔
شبیہ احمدی۔ سراپاے رسول کا بیان
از جمال الدین حسین خان۔
مثنوی زائر۔ دعوت کرنا اسلام کا قبائل
قریش کو از نواب شیر علیخان۔
دوازدہ مجلس۔ از مولوی محمد
قمر الدین گوپاموی۔
اسرار کربلا۔ از منشی ظہیر الدین بلگرامی۔

چہار دہ مجلس۔ بنا بر روایات
مذہب امامیہ از سید وزیر حسن
سب جج راے بریلی۔
دہ مجلس منظوم۔ موسوم کربلا علی الترتیب جو مجلس میں
دہ مخزن۔ مصائب کربلا از حکیم نصر اللہ خان
وصال تخلص
چہل مجلس مسمی بہ ذائقہ ماتم از سید
وزیر حسن رضوی۔ شہدای اثنا عشری۔
دہ مجلس نثر مسمی بہ عین البکا۔ مع رسالہ
نقط غرا۔ مشہور بہ چہل مجلس۔
مہر نبوت۔ از نواب محمد مردان علیخان نظام مرحوم
رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان
از محمد حسین علی ہانفی(?)۔
آثار محشر۔ ذکر علامات قیامت۔
صبح کا ستارہ۔ حالات قیامت و بہشت
و دوزخ از مولوی عباس علی۔
قیامت نامہ بہشت نامہ۔ از مولوی
فیاض الحق آثار قیامت۔
قیامت نامہ مسمی بہ آئینۂ نشور۔ از مولوی
شمس الدین احمد بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
بارہ بنکی۔
تحفۂ درود ملقب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد
رسالہ کسب الانبیاء۔ از مولوی ظہور الحق۔
مجموعہ توشۂ عقبیٰ۔ در وظائف اسماے
الٰہی و اسماے رسالت پناہی۔
مجموعہ نو دونہ نام۔ شامل چھ رسالہ۔
(۱) دعای مغنی۔ (۲) قصیدہ بردہ (۳)
قصیدہ بانت سعاد۔ (۴) قصیدہ غوثیہ

(۵) دعاے سریانی (۶) قصہ اویس قرنی۔
انوار محمدی ۔ مع نقشہ شجرہ مشرق قدریہ
وچیرہ وغیرہ از مولوی محمد امیر اکبر آبادی۔
شرح چہل حدیث ۔ از مولوی امیر علی۔
مجموعہ وفات نامہ ۔ شامل پانچ رسالہ
(۱) وفات نامہ (۲) قصیدہ نعتیہ (۳)
قصہ حضرت بلال (۴) قصہ دائی حلیمہ
(۵) حلیہ شریف معروف بہ نبوت نامہ۔
مولد شریف شہید کلان ۔ از مولوی
غلام امام شہید آلہ آبادی۔
ایضا خورد ۔ مصنفہ ایضاً
مولد شریف عزیزیہ ۔ از حافظ عبد العزیز۔
مولد شریف جدید ۔ از مولوی احمد خان صاحب فی
زیور ایمان مولد شریف عورات و مستورات
کی زبان مین از مولوی محمد انور علی۔
مولد شریف عشقیہ ۔ از سید اشرف حسین۔
مولد شریف عربی ۔ با ترجمہ اردو از مولوی سلامت اللہ
نصرت احمدیہ ۔ فی رد قول النجدیہ
در ثبوت محفل میلاد شریف از سید احمد علی۔
مخزنے المستہزی ۔ تردید معترضان دیگر بر مذہب
وہابی از مولوی محمد سعد الدین بدایونی۔
منظہر المیلاد مولد شریف منظوم ۔
از شیخ وزیر علی تخلص عاقل۔
شمس الضحی فی میلاد المصطفے مولد شریف ۔
از مولوی حبیب اللہ۔
مجموعہ میلاد مصطفوی ۔ شامل تین رسالہ (۱)
میلاد مصطفوی (۲) وظائف المومنین (۳)
شکریہ وزیر ۔ بنا بر مذہب امامیہ مصنفہ سید مشہدی

جوشن صغیر و کبیر ۔
حدیقہ میلاد ۔ حال متبرک ولادت حضرت
غوث الاعظم۔
نسب نامہ رسول ﷺ حال عرب سے وفات مبارک تک
نور نامہ و شمائل نامہ ۔ نور محمدی اور شمائل کا ذکر
از مولوی عبد اللہ۔
خدا کی رحمت ۔ حال پیدائش رسول اعظم از
مولوی سلامت اللہ۔
اسرار نبوت ۔ نبوت ۔ یہ نعم البدل مولد
شریف کا ہے از منشی ظہیر الدین بلگرامی۔
محامد خاتم النبیین ۔
سراپاے سید المرسلین ۔ بطور مسدس
از مولوی محمد عبد الرزاق تخلص راسخ۔
ہدیہ مہدویہ ۔ تردید مذہب مہدی۔
گلدستہ محسن ۔ شامل چار رسالہ۔
(۱) مدیح خیر البشر (۲) مخمس نعتیہ (۳)
صبح تجلی ۔ (۴) سراپاے رسول از
مولوی محمد محسن۔
خمسہ محمدیہ ۔ در فضائل پیغمبر ختمی مآب از
مولوی نجم الدین۔
مجموعہ نسیم جنت ۔ شامل چار کتاب (۱)
نسیم جنت (۲) قصیدہ نعتیہ (۳) خیال فردوس
(۴) فضائل درود از مولوی محمد کافی۔
سبیل الجنان ۔ ترجمہ اردو تکمیل الایمان
ترجمہ میر علی میر۔
تذکرۃ الجمعہ ۔ فضائل جمعہ از مولوی قطب
الدین خان بہادر دہلوی۔
احکام العیدین ۔ از مولوی قطب الدین خان بہادر۔

(۵) دعاے سریانی (۶) قصۂ اویس قرنی۔

انوار محمدی ۔ مع نقشۂ شجرۂ مشرق قدریہ وچشتیہ وغیرہ از مولوی محمد امیر اکبرآبادی۔

شرح چہل حدیث ۔ از مولوی امیر علی۔

مجموعۂ وفات نامہ ۔ شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ (۲) قصیدۂ نعتیہ (۳) قصۂ حضرت بلال (۴) قصۂ دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف بہ نبوت نامہ۔

مولد شریف شہید کلان ۔ از مولوی غلام امام شہید آلہ آبادی۔

ایضاً خورد ۔ مصنفۂ ایضاً

مولد شریف عزیزیہ ۔ از حافظ عبد العزیز۔

مولد شریف جدید ۔ از مولوی احمد خان صوفی۔

زیور ایمان مولد شریف عورات ومستورات کی زبان مین از مولوی محمد انور علی۔

مولد شریف عشقیہ ۔ از سید اشرف حسین۔

مولد شریف عربی ۔ با ترجمۂ اردو از مولوی سلامت اللہ

نصرت احمدیہ ۔ فی رد قول النجدیہ در ثبوت محفل میلاد شریف از سید احمد علی۔

مخبر سے المستہزی ۔ تردید معترضان دیگر بدعت وہابی از مولوی محمد سعد الدین بدایونی۔

مظہر المیلاد مولد شریف منظوم ۔ از شیخ وزیر علی تخلص عاقل۔

شمس الضحیٰ فی میلاد المصطفیٰ مولد شریف ۔ از مولوی حبیب اللہ۔

مجموعۂ میلاد مصطفوی ۔ شامل تین رسالہ (۱) میلاد مصطفوی (۲) وظائف المومنین (۳) شکریہ وزیر۔ بنا بر مذہب امامیہ مصنفۂ سید مشہدی

جوشن صغیر وکبیر ۔

حدیقۂ میلاد ۔ حال متبرک ولادت حضرت غوث الاعظم۔

نسب نامہ رسول ۔ حال بعثت سے وفات مبارک تک

نور نامہ وشمائل نامہ ۔ نور محمدی اور شمائل کا ذکر از مولوی عبد اللہ۔

خدا کی رحمت ۔ حال پیدائش رسول اعظم از مولوی سلامت اللہ۔

اسرار نبوت ۔ نبوت۔ یہ نعم البدل مولد شریف کا ہے از منشی ظہیر الدین بلگرامی۔

محامد خاتم النبیین ۔

سراپاے سید المرسلین ۔ بطور مسدس از مولوی محمد عبد الرزاق تخلص راسخ۔

ہدیۂ مہدویہ ۔ تردید مذہب مہدوی۔

گلدستۂ محسن ۔ شامل چار رسالہ۔ (۱) مدیح خیر البشر (۲) مخمس نعتیہ (۳) صبح تجلی (۴) سراپاے رسول از مولوی محمد محسن۔

خمسۂ محمدیہ ۔ در فضائل پیغمبر ختمی مآب از مولوی نجم الدین۔

مجموعۂ نسیم جنت ۔ شامل چار کتاب (۱) نسیم جنت (۲) قصیدۂ نعتیہ (۳) خیال فردوس (۴) فضائل درود از مولوی محمد کافی۔

سبیل الجنان ۔ ترجمۂ اردو تکمیل الایمان ترجمہ میر علی میر۔

تذکرۃ الجمعہ ۔ فضائل جمعہ از مولوی قطب الدین خان بہادر دہلوی۔

احکام العیدین ۔ از مولوی قطب الدین خان بہادر